فیضانِ اعظم امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ
اگست/ستمبر 2018ء

مُعاف کرنے سے ویلیو (Value) کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔

اپنے وطن سے محبت کا تقاضا

اللہ ربُّ العزّت کی بے شمار و بے حساب نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت **سُواری** بھی ہے جس کے ذریعے ہم مہینوں کا سفر دِنوں، دِنوں کا سفر گھنٹوں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کر کے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اِس نعمت کا ذِکر اللہ پاک نے قراٰن پاک میں کئی مقامات پر فرمایا ہے۔ پارہ 14 سورۃُ النحل کی آیت نمبر 8 کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اِس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے فائدے، راحت و آرام اور آسائش کے کام آتی ہیں اور وہ اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ بَحْری جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز اور اِس طرح کی ہزاروں، لاکھوں سائنسی ایجادات۔ اور ابھی آئندہ زمانے میں نہ جانے کیا کیا ایجاد ہو گا لیکن جو بھی ایجاد ہو گا وہ اِس آیت میں داخِل ہو گا۔ (صراط الجنان، 5/285)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورانِ سفر بَسا اوقات آزمائش کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے مثلاً ٹریفک کا جام ہو جانا، ڈرائیور کا گاڑی بالکل آہستہ چلانا، گاڑی خراب یا پنکچر ہو جانا، گاڑی کا وقت پر نہ ملنا، بس وغیرہ میں بیٹھنے کے لئے سیٹ نہ ملنا اور گاڑی کا حَادِثہ (Accident) وغیرہ ہو جانا، بار بار سگنل بند ملنا، یہ سب ایسے اُمور ہیں جن سے عُموماً ہر ایک کا وَاسِطہ پڑتا ہے۔ ایسے مَواقع پر اَوْل فَوْل بکنے، آپے سے باہر ہو جانے اور بے صبری کا مُظاہرہ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں کیونکہ بے صبری سے نہ تو نظام بہتر ہو جائے گا اور نہ ہی رکی ٹریفک چلنا شروع ہو جائے گی اور سگنل بند ہونے کی صورت میں جلد بازی کرنا اور سگنل توڑنا قانوناً اور شرعاً منع ہے کہ پکڑے جانے کی صورت میں رشوت دینے یا بے عزّتی ہونے کا شدید اندیشہ ہے، لہٰذا ایسے مواقع پر صَبر کا دامن تھامے رہنا ہی عقلمندی ہے۔ صبر کے بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: جو صَبر کرنا چاہے گا اللہ پاک اُسے صبر کی توفیق عطا فرمادے گا اور صبر سے بہتر اور وُسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔ (مسلم، ص406، حدیث: 2424)

بعض لوگ تو ٹریفک جام ہونے پر اپنے پیارے وطن پاکستان ہی کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں، یاد رکھئے! یہ پیارا وطن یونہی بنا بنایا تحفے میں نہیں مل گیا، اس کی آزادی کے لئے طویل جدوجہد ہوئی ہے اور بے شمار مسلمانوں کی جانیں قربان ہوئی ہیں، اس لئے ایسے مَواقع پر خاموشی اختیار کرنا اور غصے کا اظہار نہ کرنا بھی اپنے وطن سے مَحبّت کا تقاضا ہے اور اپنے وطن اور شہر سے محبت کرنا اور اُلفت رکھنا صالحین اور اللہ والوں کا طریقہ ہے۔ یاد رکھئے یہ مصیبتیں اور پریشانیاں بَسا اوقات مومن کے لئے رَحمت ہوا کرتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمان کو مَرَض، پریشانی، رَنج، اَذِیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ پاک اُسے اُس کے گناہوں کا کَفّارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری، 4/3، حدیث: 5641)

میری تمام عاشقانِ رَسول سے **فریاد** ہے کہ جہاں ٹریفک جام یا گاڑی وغیرہ خراب ہو جانے کی وجہ سے اِنتظار کرنا پڑے تو ممکنہ طور پر ذِکر و دُرُود میں اپنا وقت صَرْف کریں، گاڑی میں سُنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ لگا کر سُننے کی ترکیب بنا لیں۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَبر کرنے کے ساتھ ساتھ علمِ دین کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا۔

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ جلد: 2
اگست/ستمبر 2018ء شمارہ: 9

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 480 رنگین: 720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)
گرافکس ڈیزائننگ: شاہد علی حسن

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

حمد / مناجات

یا خدا حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں

یا خدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں
کاش! اِک بار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں

پھر مُیَسَّر ہو مجھے کاش وُقُوفِ عَرَفات
جلوہ میں مُزدلفہ اور مِنٰی کا دیکھوں

جھوم کر خوب کروں خانۂ کعبہ کا طواف
پھر مدینے کو چلوں گُنبدِ خضرا دیکھوں

سبز گنبد کا حسیں جلوہ دکھادے یارب!
مسجدِ نبوی کا پرنور مَنارہ دیکھوں

چُوم لوں کاش! نگاہوں سے سنہری جالی
اشکبار آنکھوں سے مِنْبر کا بھی جلوہ دیکھوں

تیرے احسان کروڑوں ہیں ہو یہ بھی احسان
یا خدا نزع میں جلوہ میں نبی کا دیکھوں

دوڑ کر قدموں میں عطّار گروں میں اُس دم
حشر میں جس گھڑی سرکار کو آتا دیکھوں

وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص260
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکادے چمکانے والے

بَرَستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینہ کے خِطّے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رَستے میں ہیں جابجا تھانے والے

حَرَم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے اَو جانے والے

رَضَاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چَندرانے والے

حدائقِ بخشش، ص158
از امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

منقبت

ضیاءِ پیر و مرشد مرے رہنما ہیں

ضِیاءِ پیر و مرشد مِرے رہنما ہیں
سُرورِ دل و جاں مِرے دِلرُبا ہیں

کلی ہیں گلستانِ غوثُ الْوَرٰی کی
یہ باغِ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

سہارا ہیں بے کس کا، دکھیوں کے والی
سخا کے ہیں مَخْزن تو کانِ عطا ہیں

خدا کے مَحبَّت سے سرشار ہیں وہ
دل و جان سے مصطفٰے پر فدا ہیں

تصوّر جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں

نہ کیوں اہلِ سنّت کریں ناز ان پر
کہ وہ نائبِ غوث و احمد رضا ہیں

مُنوَّر کریں قلبِ عطّار کو بھی
شہا آپ دینِ مُبیں کی ضیا ہیں

وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص564
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ(۳۰) ﴾ ترجمہ: بے شک جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنّت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (پ24، حٰمٓ السجدۃ: 30)

استقامت کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہو چکا کہ اس کا حکم بھی قرآن پاک میں دیا گیا ہے اور اس کی عظیم الشان فضیلت یعنی فرشتوں کی تائید و نصرت، جنت کی بشارت، خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مہمانی اور نعمتوں کی فراوانی کا ذکر بھی قرآن میں موجود ہے۔ اس کے باوجود صورتِ حال وہی ہوتی ہے جو اِس مضمون کے پہلے حصے میں ذکر کی گئی کہ لوگ وقتی جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذکر و درود اور درس و مطالعہ سب شروع کرتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد جذبات ٹھنڈے اور اعمال غائب ہو جاتے ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا نیک اجتماع میں یا مرید ہوتے وقت گناہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرتے ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتے ہیں لیکن تھوڑے دنوں بعد وہی گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور سر سے پاؤں تک گناہوں میں لتھڑے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ استقامت پانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ کچھ امور وہ ہیں جو ایمان، نیک اعمال اور گناہوں سے اجتناب وغیرہا ہر طرح کے معاملات میں استقامت پانے کے لئے مشترک اور برابر معاون ہیں، اس مضمون میں اُنہی کا بیان کیا جائے گا۔

استقامت کے لئے معاون امور میں سب سے پہلی چیز نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا ذہن ہے۔ اگر کسی کے دل و دماغ میں یہ سوچ ہی موجود نہیں تو استقامت تو دور کی بات ہے اسے تو کچھ کرنے ہی کی توفیق نہیں ملے گی، مثلاً تلاوتِ قرآن کرنے یا گانے سننے سے بچنے کا ذہن ہو گا تو اگلا مرحلہ شروع ہو گا یعنی تلاوت کرے گا اور گانوں سے بچے گا لیکن اگر یہ ذہن ہی نہیں تو کہاں کی استقامت اور کہاں کی ہمت! اب یہ سوال کہ ایسی سوچ کس طرح پیدا ہو؟ تو جواب یہ ہے کہ مطلوبہ سوچ بنانے کے لئے اپنے دعویٔ ایمان، خدا کا بندہ ہونے، کلمۂ طیبہ پڑھنے اور موت و آخرت پر غور کرنے کی حاجت ہے کہ میرا کلمہ پڑھنا، دعویٔ ایمان کرنا، خدا کا بندہ ہونا، یقینی موت کا شکار ہونا اور قیامت میں بارگاہِ خداوندی میں حساب کے لئے پیش ہونا کس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ اس پر مسلسل غور و فکر نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا کرے گی۔

استقامت پانے کے لئے دوسری اہم چیز ہمت ہے۔ ہمت میں ایک پہلو طبعی ہوتا ہے کہ بعض لوگ پیدائشی طور پر بہادر اور بلند ہمت ہوتے ہیں، ان کی قوتِ ارادی اور عزم کی پختگی بہت بلند ہوتی ہے جبکہ بہت سے لوگ ایسے نہیں ہوتے لیکن یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ خداوندِ کریم کسی کو اصلاً ہمت و قوتِ ارادی نہ دے۔ اُس نے یہ دولت کم و بیش سب کو دی ہے۔ اب جن میں بلند ہمتی ہے وہ بھی اگر اسے استعمال نہیں کریں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا جبکہ جن میں قوتِ ارادی کی کمی ہے

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

وہ بھی اگر کوشش کریں گے تو کامیاب ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی طاقت سے زیادہ احکام نہیں دیتا اور لوگوں کی کوششوں کے مطابق ہی انہیں صِلہ عطا فرماتا ہے۔

اس ساری گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے اگر انسان اپنی ہمت بروئے کار لائے اور نفس و شیطان سے مقابلے کے وقت ہاتھ پاؤں چھوڑ کر نہ بیٹھ جائے تو شیطان کو شکست دینا مشکل نہیں ہوتا۔ مثلاً فجر کی نماز کے لئے نیند اور بستر چھوڑنا، ظہر و عصر کے لئے دفتر یا دکان سے اُٹھ کر جانے میں کوئی ہمیں پکڑ کر لِٹا یا بِٹھا نہیں دیتا، یہ ہم ہی ہوتے ہیں جو اپنی مرضی سے لیٹے یا بیٹھے رہتے ہیں، اس کے برعکس جو لوگ عزم کرچکے ہوتے ہیں کہ دنیا اِدھر سے اُدھر ہوجائے یا زمین و آسمان آپس میں بدل جائیں ہمیں کسی صورت نماز قضا نہیں کرنی تو ایسے لوگ بغیر تکلیف اور تکلّف کے سب آرام و کام چھوڑ کر نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ یہی معاملہ گناہوں کا ہے کہ جب کوئی گناہ چھوڑنے کا وقت آئے تو عزم و ہمت ہی گناہوں سے بچنے میں معاون بنتے ہیں مثلاً بد نگاہی کا موقع آئے تو بچنا ناممکن نہیں ہوتا بلکہ یقیناً ہماری قدرت میں ہوتا ہے لیکن لذتِ نفس کے ہاتھوں مجبور ہم اِس کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں حالانکہ یہ مجبور ہونا اپنی ہی کوتاہی اور کمزوری ہے کیونکہ دوسری طرف ہزاروں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ کسی خوب صورت عورت یا اَمرد کو دیکھنے میں نفس کو کتنا ہی مزہ کیوں نہ آئے اور نفس کتنا ہی کیوں نہ چیخے چلائے اور ہائے ہائے کرے، ہم نفس کی خواہش پوری نہیں کریں گے اگرچہ ہماری روح ہی کیوں نہ نکل جائے۔ اِس عزم و ہمت کے ساتھ جو لوگ بد نگاہی یا کسی بھی گناہ سے بچنا چاہتے ہیں ان کے لئے گناہ سے بچنا نہایت آسان ہوجاتا ہے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی ہمت کہاں سے لائیں؟ تو جواب یہ ہے کہ اُن لوگوں کے لئے یہ ہمت تو بہت آسان ہے جنہیں ماں باپ نے صحیح اسلامی تربیت دی، پھر مسجد و مدرسہ کی تعلیم و تربیت نے اُن میں مزید نکھار پیدا کیا، پھر نیک ماحول نے اُن کی مدنی سوچ کو چار چاند لگادیئے۔ وہ بُری صحبت سے بچے رہے اور انہوں نے خود کو گناہ کی چیزیں دیکھنے، گناہ کی باتیں سننے اور سوچنے سے خود کو بچا کر رکھا۔ ایسے لوگ نہایت سعادت مند، بلند ہمت اور صاحبِ استقامت ہوتے ہیں لیکن اگر کسی کو بچپن سے جوانی تک یہ نعمتیں میسر نہیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی اپنا فضل و کرم موقوف نہیں کردیا بلکہ ایسے لوگ بھی اپنی طرزِ زندگی میں کچھ تبدیلیاں پیدا کرلیں تو ان کے لئے مرتبۂ استقامت تک پہنچنا ممکن ہے۔ مثلاً آج کے زمانے میں اگر کوئی شخص مسجد میں حاضری، نیک لوگوں کی صحبت، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت، بُری چیز دیکھنے، بُری بات سننے اور سوچنے سے خود کو روک رکھے اور اچھا دیکھنے، سننے، بولنے اور سوچنے کی عادت بنانے کی کوشش کرے تو کچھ ہی عرصے میں اسے نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت ہوجائے گی اور اسی کے ذریعے استقامت کی دولت نصیب ہوجائے گی۔

یہاں مزید تین باتیں پیشِ خدمت ہیں: **ایک بات** یہ ہے کہ ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ پہلی کوشش ہی میں عموماً استقامت نہیں مل جاتی، بلکہ بار بار کوشش کرنی پڑتی ہے، اس لئے اگر کوئی نیک عمل چھوٹ جائے یا گناہ سرزد ہوجائے تو ہمت نہ ہاریں بلکہ توبہ کرکے دوبارہ کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ جو لوگ کوشش کرتے رہتے ہیں، اُن کے لئے راستے کھل جاتے ہیں اور وہ مقصد بھی پالیتے ہیں۔ **دوسری بات** یہ ہے کہ استقامت کے لئے بُری صحبت سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اچھے اعمال اور اچھی صحبت کے ساتھ بُری صحبت بھی جاری رہی تو استقامت ملنے کی امید نہ ہونے کے برابر ہے۔ **تیسری بات** یہ ہے کہ استقامت پانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں اور دوسرے نیک لوگوں سے بھی دُعا کرواتے رہیں۔

ذَبیحہ کے ساتھ بھلائی

ابو سلمان عطاری مدنی*

رسولِ ذیشان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ یعنی بے شک اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو[1] اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کی دھار تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

(مسلم، ص832، حدیث:5055)

شرح اس حدیثِ پاک میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر شے کے ساتھ بھلائی اور احسان کا حکم ارشاد فرمایا ہے یہاں یہ بات یاد رہے کہ ہر شے کے ساتھ بھلائی کا انداز جُدا ہے جیسے بیمار کو ڈاکٹر کی تجویز کردہ کڑوی دوائی پلانا مریض کے ساتھ احسان و بھلائی ہے جبکہ ایسی ہی دوا تندرست کو بلاوجہ پلانا ظلم وزیادتی ہے۔ حضرت علّامہ علی بن سلطان قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بھلائی کرنے کا حکم عام ہے جس میں انسان، حیوان، زندہ اور مردہ سب شامل ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 7/679، تحت الحدیث:4073) فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ کے تحت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: اس بھلائی کی کئی صورتیں ہیں: مثلاً جانور کو ذَبْح سے پہلے خوب کھلا پلالیا جائے، ایک کے سامنے دوسرے کو ذَبْح نہ کیا جائے، اس کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے، ماں کے سامنے بچے کو اور بچے کے سامنے ماں کو ذبح نہ کیا جائے، مَذْبَح (ذبح کے مقام) کی طرف گھسیٹ کر نہ لے جایا جائے اور جان نکل جانے سے پہلے اس کی کھال نہ اتاری جائے کہ یہ تمام باتیں ظلم و زیادتی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/645) امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذَبْح کرنے کیلئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچّھے انداز میں لے کر جا۔ (مصنف عبدالرزاق، 4/376، حدیث:8636)

ذبح میں بھلائی کی مختلف صورتیں حضرتِ سیّدنا امام قُرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جانور کو ذبح کرنے میں اچھا برتاؤ یہ ہے کہ جانور پر نَرْمی کی جائے، سختی اور بے دردی سے زمین پر نہ گرایا جائے، ایک جگہ سے دوسری جگہ گھسیٹ کر نہ لے جایا جائے، ذبح کے آلے (چُھری وغیرہ) کو تیز کر لیا جائے، قُربت (نیکی) اور اباحت (گوشت کے حلال کرنے) کی نیت حاضر کرلے، جانور کو قبلہ رو کرے، اسی طرح (بوقتِ ذَبْح) اللہ کا نام لینا، جلدی ذبح کرنا، وَدَجَیْن[2] اور حُلْقُوم کو کاٹنا، ذبیحہ کو آرام پہنچانا، ٹھنڈا ہو جانے تک ذبیحہ کو چھوڑ دینا، اللہ پاک (نے یہ جانور حلال فرمایا اس) کے احسان کا اعتراف کرنا، اللہ کریم اگر چاہتا تو ضَرور اس جانور کو ہم پر مسلّط فرما دیتا لیکن اُس نے اِس جانور کو ہمارے بس میں کر دیا اسی طرح اگر وہ چاہتا تو ضرور اسے ہمارے لئے حرام فرما دیتا مگر اس نے ہمارے لئے اسے حلال فرمایا لہٰذا اس نعمت پر اللہ پاک کا شکر بجالانا۔

(المفہم لما اَشکل من تلخیص کتاب مسلم، 5/241، تحت الحدیث:1854)

---

1 یعنی اگر تم قاتل یا کافر کو قصاص یا جنگ میں قتل کرو تو ان کے اعضاء نہ کاٹو، مُثلہ نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/645)

2 جو رگیں ذَبْح میں کاٹ جاتی ہیں وہ چار ہیں: حلْقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے، مری اس سے کھانا پانی اُترتا ہے ان دونوں کے اَغَل بَغَل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے انہیں وَدَجَیْن کہتے ہیں۔ (در مختار، 9/491)

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ صحابہ واہلبیت المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدنا داوٗد علٰی نبیّنا وعلیہ الصلٰوۃ والسّلام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: مولیٰ مجھے میزان دکھادے۔ جب آپ نے اُسے دیکھا تو بے ہوش ہوگئے، جب اِفاقہ ہوا تو عرض کی: یاالٰہی! کس میں طاقت ہے جو اس کے پلڑے کو اپنی نیکیوں سے بھر دے؟ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: اے داوٗد! اِنِّیْ اِذَا رَضِیْتُ عَنْ عَبْدِیْ مَلَأْتُھَا بِتَمْرَۃٍ بے شک جب میں اپنے بندے سے راضی ہو جاؤں گا تو اِسے ایک کھجور سے ہی بھر دوں گا۔[1]

عقیدہ میزان (اعمال تولنے کی ترازو) حق ہے، یعنی دلائلِ سمعیہ قطعیہ (قراٰن و سنّت) سے ثابت ہے۔اس پر ایمان لانا واجب ہے۔[2] جس آلے کے ساتھ چیزوں کا وزن کیا جائے اسے میزان کہتے ہیں۔[3] قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿ وَ الْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّۚ-فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۸) ﴾[4] (ترجمۂ کنزالایمان: اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے۔) جمہور مفسّرین کے نزدیک اس آیت میں "وَزْن" سے "میزان کے ذریعے اعمال کا وزن کرنا" مراد ہے۔

میزان کی وسعت نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا اگر اس میں آسمانوں اور زمینوں کو رکھا جائے تو وہ اس میں سَما جائیں۔ فرشتے کہیں گے: یااللہ! اس میں کس کا وزن کیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا۔ فرشتے عرض کریں گے: تو پاک ہے، ہم تیری اس طرح عبادت نہیں کرسکے جو تیری عبادت کا حق ہے۔[5]

میزان کی صفات امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: میزان کو نصب کیا جائے گا، اس کے دو پلڑے ہیں، عرش کی سیدھی جانب کا پلڑا نورانی ہے جبکہ دوسرا تاریک (سیاہ) پلڑا عرش کی بائیں جانب ہے۔[6] نورانی پلڑا نیکیوں کیلئے جبکہ سیاہ پلڑا گناہوں کے لئے ہوگا۔[7] حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میزان کا ایک پلڑا جنّت پر اور دوسرا دوزخ پر ہوگا۔[8] "فتاویٰ رضویہ" میں ہے: وہ میزان یہاں کے ترازو کے خلاف ہے وہاں نیکیوں کا پلّہ اگر بھاری ہوگا تو اُوپر اٹھے گا اور بدی کا پلّہ نیچے بیٹھے گا، قال اللہ عزَّوجلَّ: ﴿ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗؕ ﴾[9] (ترجمۂ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے) جس کتاب میں لکھا ہے کہ نیکیوں کا پلہ نیچا ہوگا غلط ہے۔[10]

میزان کے نگران حضرت سیّدنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: صَاحِبُ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جِبْرِیْلُ یعنی قیامت کے دن میزان کے نگران حضرت جبریل علیہ الصلٰوۃ والسّلام ہوں گے۔[11] حضرت علامہ ابراہیم باجُوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا جبریل علیہ الصلٰوۃ والسّلام ترازو کی ڈنڈی ہاتھ سے پکڑے ہوں گے، کانٹے پر ان کی نظر ہوگی جبکہ حضرت سیّدنا میکائیل علیہ الصلٰوۃ والسّلام میزان کے امین ہوں گے۔[12]

---

(1) تفسیر کبیر، پ17، الانبیاء، تحت الایۃ: 47، 8/148، (2) المعتقد مع المعتمد، ص333، (3) لسان العرب، جز:2، 2/4276، (4) خازن، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ: 8، 2/78، (5) مستدرک، 5/807، حدیث:8778، (6) الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الآخرۃ، ص62، (7) التذکرۃ للقرطبی، ص302، (8) تفسیر کبیر، الاعراف، تحت الایۃ:8، 5/202، (9) پ22، فاطر:10، (10) فتاویٰ رضویہ، 29/626، (11) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، 2/1001، (12) تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص427۔

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ

دینِ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ پاک نے نبوّت ورسالت کا سلسلہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ،جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ختم فرمادیا ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے،نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔ اس عقیدے سے انکار کرنے والا یا اس میں ذرہ برابر بھی شک اور تَرَدُّد کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارِج ہے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے ہی غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمادیا تھا کہ ”عنقریب میری اُمّت میں تیس(30) کذّاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“(ابوداؤد، 4/132، حدیث:4252) سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا قراٰنِ مجید کی صریح آیات، احادیثِ مبارَکہ سے ثابت اور تمام صحابۂ کرام، تابعینِ عظام، تبع تابعین اور تمام اُمّتِ محمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ آیئے اس حوالے سے احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

”ختمِ نبوت“ کے 7 حروف کی نسبت سے

سات فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

{1} بے شک رسالت اور نبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔(ترمذی،4/121،حدیث:2279) {2} اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمّت نہیں۔(معجم کبیر،8/115، حدیث:7535) {3} میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک حسین وجمیل گھر بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑدی۔ لوگ اس کے گِرد گھومنے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں۔ (مسلم، ص965، حدیث: 5961) {4} بے شک میں اللہ تعالٰی کے حضور لَوحِ محفوظ میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن (لکھاہوا) تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ابھی اپنی مٹی میں گُندھے ہوئے تھے۔ (کنز العمال، جزء:11،6/188، حدیث:31957) {5} میرے متعدّد نام ہیں، میں مُحَمَّد ہوں، میں اَحْمد ہوں، میں مَاحِیْ ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کُفر مٹاتا ہے، میں حَاشِرْ ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حَشْر ہوگا، میں عَاقِب ہوں اور عَاقِب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی،4/382،حدیث:2849) {6} میرے بعد نُبوّت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں،(یعنی) اچھا خواب کہ بندہ خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ (مسند احمد،9/450،حدیث:25031ملتقطاً) {7} (اے علی!) تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(مسلم،ص1006،حدیث:6217)

ضروری وضاحت قیامت سے پہلے حضرت سیّدنا عیسیٰ علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانا ختمِ نبوت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر تشریف لائیں گے اورآپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شریعت کے مطابق احکام جاری فرمائیں گے۔ امام جلالُ الدّین سُیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام جب نازل ہوں گے تو رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر آپ کی شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے نیز آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع کرنے والوں اورآپ کی امّت میں سے ہوں گے۔

(خصائص کبریٰ، 2/329)

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہِ رُسُل، ختمِ نبوت اس کو کہتے ہیں
لگا کر پشت پر مہرِ نبوت حق تعالیٰ نے
انہیں آخر میں بھیجا، خاتمیت اس کو کہتے ہیں

(قبالۂ بخشش، ص115)

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

کیا جنّات بھی مکلّف ہیں؟

سوال: کیا انسانوں کی طرح جنّات پر بھی شَرعی احکام نافذ ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! جنّات بھی مکلّف ہیں اور ان پر بھی شریعت کے احکام نافذ ہوتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

حج کی قربانی پاکستان میں کرنا کیسا؟

سوال: کیا حج کی قربانی پاکستان میں کروا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں، حجِ تَمَتُّع اور حجِ قِران کرنے والوں پر واجب ہے کہ حدودِ حَرَم ہی میں حج کے شکرانے کی قربانی کریں، کہیں اور نہیں کروا سکتے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/1049)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

عید کی نماز اور قربانی

سوال: جس نے عید کی نماز نہ پڑھی ہو تو کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟

جواب: ہو جائے گی، قربانی کے لئے عید کی نماز پڑھنا شرط نہیں ہے۔ مگر یاد رکھئے! بلا عذرِ شَرعی عید کی نماز چھوڑنا ترکِ واجب اور گناہ ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گونگے کا جانور ذبح کرنا کیسا؟

سوال: اگر گونگا شخص جانور ذبح کرے تو کیا وہ حلال ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! مسلمان گونگے کا ذبیحہ حلال ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/316)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

تیجے اور چالیسویں میں مسجد کی چیزیں استعمال کرنا کیسا؟

سوال: تیجے اور چالیسویں میں مسجد کی اشیا مثلاً بجلی، دریاں اور اسپیکر وغیرہ استِعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: تیجے اور چالیسویں وغیرہ میں عُرف کے مطابق مسجد کی چیزوں کو استِعمال کرنا جائز ہے۔ جہاں جتنا عرف (یعنی رائج) ہے وہاں ان چیزوں کو اُتنا استِعمال کر سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

فنگر کراس کرنا اور انگلیاں چٹخانا

سوال: کیا فنگر کراس کرنے یا انگلیاں چٹخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں! فنگر کراس کرنے (یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنے) یا انگلیاں چٹخانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتّہ خارجِ نماز میں بِلاضرورت فنگر کراس کرنا مکروہِ تنزیہی ہے اور کسی حاجت کے سبب مثلاً انگلیوں کو آرام دینے کیلئے

ایسا کرنا مباح (یعنی جائز) ہے جبکہ نماز کے دوران یا توابعِ نماز میں مثلاً نماز کے لئے جاتے ہوئے یا نماز کا انتظار کرتے ہوئے فنگر کراس کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ اسی طرح انگلیاں چٹخانے کے بھی یہی مسائل ہیں۔ (ردالمحتار علی در مختار، 2/493، 494 ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینے میں فوت ہونے کی فضیلت

سوال: کیا مدینے میں فوت ہونے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: جی ہاں، ترمذی شریف میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس سے ہوسکے مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے کہ جو شخص مدینے میں مرے گا، میں اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (ترمذی، 5/483، حدیث: 3943)[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص222)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

امتحانات میں نقل کرنا کیسا؟

سوال: آجکل امتحانات میں نقل بہت عام ہورہی ہے، اگر طلبہ کو نقل کرنے سے منع کریں تو وہ کہتے ہیں کہ "سب نقل کرتے ہیں۔" طلبہ کا اس طرح کہنا کیسا ہے؟

جواب: امتحان میں نقل کرنا گناہ اور قانونی جُرم ہے، سارے کے سارے یہ گناہ کریں یہ ضَروری نہیں، طلبہ کو ایسا کہنا نہیں چاہئے کہ سب نقل کرتے ہیں، بِالفرض یہ درست بھی مان لیا جائے تب بھی سب کے نقل کرنے سے گناہ مُعاف نہیں ہوجائے گا بلکہ سب کے سب گنہگار ہوں گے۔ اسی طرح بعض لوگ نقل کرواتے بھی ہیں تو جو اس طرح کے کام کرتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں، انہیں بھی یہ کام نہیں کرنا چاہئے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اجتماعی نمازِ جنازہ میں کون سی دُعا پڑھیں؟

سوال: اگر بالغ اور نابالغ کی نمازِ جنازہ ایک ساتھ ادا کی جائے تو اُس میں کون سی دُعا پڑھی جائے گی؟

جواب: اگر بالغ و نابالغ کی اجتماعی نمازِ جنازہ ادا کی جارہی ہو تو دونوں کی دُعا پڑھیں گے، پہلے بالغ کی نیّت سے بالغ کی دُعا پڑھیں گے پھر نابالغ کی نیّت سے نابالغ کی دُعا پڑھیں گے۔
(دیکھئے فتاویٰ مفتیِ اعظم، 3/259)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

وطنِ عزیز پاکستان سے محبت

سوال: ایک پاکستانی کو بیرونِ ملک اپنے وطن کے وقار کا کس طرح خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: اپنے وطن سے محبّت ایک فِطری اَمر ہے، لٰہذا اس کے وقار کا تحفّظ ہم سب کی ذِمّہ داری ہے، مگر بعض نادان بیرونِ ملک جاکر وطنِ عزیز پاکستان کی صِرف بُرائیاں ہی بیان کرتے ہیں کہ پاکستان میں یہ غلط ہوتا ہے، پاکستان میں فلاں فلاں خرابیاں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پاکستان ہمارا گھر ہے، اگر گھر میں کوئی خرابی ہو تب بھی **"اچّھے بچّے گھر کی بات باہر نہیں کرتے۔"** اگر کچھ کمزوری ہے تو خوبیاں بھی موجود ہیں، اس لئے جہاں بھی رہیں کمزوری کے بجائے اپنے وطن کی سچّی اور جائز خوبیاں بیان کرنی چاہئیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) حضرتِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مدینے میں وفات کی یوں دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم کے شہر میں موت عطا فرما۔ (بخاری، 1/622، حدیث: 1890)

دارالافتاء اہلسنّت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے 6 منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) نفل حج و عمرہ کب کرنا افضل ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نفل حج و عمرہ کرنا افضل ہے یا کسی غریب مقروض تنگدست کی مدد کرنا؟ سائل: ذوالفقار علی (عارف والہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نفلی کاموں کے بارے قاعدہ یہ ہے کہ جس کی حاجت زیادہ ہو اور جس کا نفع زیادہ ہو وہ افضل ہوتا ہے لہٰذا اگر کسی محتاج شخص کو بہت زیادہ حاجت ہو تو اس کی مدد کرنا نفلی حج و عمرہ کرنے سے افضل ہے ورنہ نفلی حج و عمرہ صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2) حجِ اکبر کی تعریف کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حجِ اکبر کی تعریف کیا ہے؟

سائل: محمد خالد (شادباغ، مرکز الاولیاء، لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حجِ اکبر کے متعلق فقہاء کے مختلف اقوال ہیں اور مشہور قول یہ ہے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے جس دن حج فرمایا تھا اسے حجِ اکبر کہا جاتا ہے اور چونکہ وہ حج جمعہ کے دن کیا گیا تھا تو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے حج کی یاد تازہ کرتے ہوئے مسلمان اس حج کو کہ جو جمعہ کے دن واقع ہو حجِ اکبر کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(3) پہلے فرض حج کریں یا بیٹی کی شادی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو جائے مگر اسکی بیٹی جوان گھر میں ہو تو کیا اسے حج کرنے جانا چاہیے یا پہلے بیٹی کی شادی کرنی چاہیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے بیٹی کا فرض ادا کرلیں پھر حج کو جائیں گے جبکہ بیٹی کے لیے ابھی رشتہ تلاش کر رہے ہوتے ہیں کیا اس وجہ سے حج میں تاخیر کرنا جائز ہے؟

سائل: محمد کاشف (اسلام پورہ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس شخص پر حج فرض ہو چکا اس پر فرض ہے کہ اسی سال حج کو جائے بلا عذرِ شرعی اس سال حج نہ کرنا گناہ ہے اور فقہاء

* دارالافتاء اہلِ سنت، مرکز الاولیاء لاہور

نے جن اعذار کی وجہ سے حج کی ادائیگی فرض نہ ہونے کا حکم دیا ہے ان میں بیٹی کی شادی کو شمار نہیں کیا لہٰذا اس وجہ سے جو حج موخر کرے گا گناہ گار ہو گا چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کریگا ادا ہی ہے قضا نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر حج کرنے جائیں گے تو بچیوں کی شادی کے لیے پیسے نہیں بچیں گے تو یاد رہے کہ شادی کے لیے کثیر اخراجات کرنا نہ فرض ہے نہ لازم بلکہ بعض صورتوں میں گناہ جیسے گانے باجے اور ناجائز رسموں پر خرچ کرنا تو شریعت کے مطابق اور سادگی سے شادی کریں جس کے لیے کثیر مال ہونا کوئی ضروری نہیں دوسری بات یہ ہے کہ حج کرنا مُفلِسی پیدا نہیں کرتا بلکہ حج تو غنی بناتا ہے لہٰذا حج کریں مقدّس مقامات پر جا کر دُعا کریں اللہ کریم بہتر اسباب پیدا فرمائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(4) پچھلے سالوں کی قربانی نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید پر 17 سال سے قربانی واجب تھی مگر کم علمی کی وجہ سے اس نے نہیں کی، اب مسئلہ معلوم ہوا ہے تو قربانی کرنا چاہتا ہے ایسی صورت میں زید کیلیے شرعی حکم کیا ہے؟ قربانی کے ساتھ کوئی کفارہ بھی دینا ہو گا یا نہیں؟

سائل: محمد رضوان حسین (مرکز الاولیاء لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زید پچھلے سالوں کی قربانی نہ کرنے سے گنہگار ہوا اس لیے زید پر توبہ کرنا اور ہر سال کی قربانی کے بدلے ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے یعنی 17 سال کی قربانی لازم ہے تو 17 بکریوں کی قیمت صدقہ کرے، اس کے علاوہ کوئی کفارہ نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(5) کیا ایصال ثواب کے لیے قربانی کر سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اپنی طرف سے قربانی ہر سال کرتا ہوں اس مرتبہ میں اپنی قربانی کے علاوہ اپنے والد صاحب کے ایصال ثواب کے لیے بھی ایک قربانی کرنا چاہتا ہوں عرض یہ ہے کہ کیا فوت شدہ کے ایصال ثواب کے لیے اس کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے؟

سائل: غلام مصطفی عطاری (اچھرہ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! فوت شدہ کو ایصال ثواب کرنے کے لیے اس کی طرف سے بھی قربانی ہو سکتی ہے کیونکہ قربانی کرنا ایک قربت (ثواب کا کام) ہے اور میت کی طرف سے بھی قربت ہو سکتی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(6) زکوٰۃ اور قربانی کے نصاب میں فرق

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قربانی کا نصاب کیا ہے؟ اور زکوٰۃ و قربانی کے نصاب میں کیا فرق کیا ہے؟

سائل: عبد القدیر جلالی (شادی پورہ، مرکز الاولیاء، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ضروریات زندگی سے زائد ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر کسی بھی سامان، زمین، دوکان یا پیسوں کا مالک ہونا وجوب قربانی کا نصاب ہے۔

زکوٰۃ اور قربانی کے نصاب میں دو فرق ہیں قربانی کے نصاب میں مال نامی ہونا اور سال گزرنا شرط نہیں ہے جبکہ زکوٰۃ میں یہ دونوں شرطیں ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن مستقبل

ہاتھی والوں کے ساتھ کیا ہوا؟

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

تقریباً 1500 سال پہلے مُلکِ یَمَن اور حَبْشہ پر "اَبْرَہَہ" نامی شخص کی بادشاہت تھی، وہ دیکھا کرتا تھا کہ لوگ حج کے لئے مکّہ شریف جاتے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں، اُس نے سوچا: کیوں نہ میں یَمَن کے شہر صَنْعاء میں ایک عِبادت خانہ بنواؤں، تاکہ لوگ خانہ کعبہ کی بجائے اس کا طواف کرنے آئیں، چُنانچہ اُس نے ایک عِبادت خانہ بنوادیا۔ ملکِ عَرَب کے لوگوں کو یہ بات بَہُت بُری لگی اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے اُس عِبادت خانے میں نجاست کردی۔ **کعبہ شریف کو گرانے کی کوشش** اَبْرَہَہ کو جب معلوم ہُوا تو اُس نے غُصّے میں آکر خانہ کعبہ کو گرانے کی قسم کھالی، چُنانچہ اِس ارادے سے وہ لشکر لے کر مکّہ شریف کی طرف رَوانہ ہوگیا، لشکر میں بَہُت سارے ہاتھی تھے اور اُن کا سردار ایک "مَحْمُود" نامی ہاتھی تھا جس کا جسم بڑا مضبوط تھا۔ اِنہی ہاتھیوں کی وجہ سے اُس لشکر کو قراٰنِ کریم میں اَصْحٰبُ الْفِیْل یعنی "ہاتھی والے" فرمایا گیا ہے۔ **جانوروں پر قبضہ** اَبْرَہَہ نے مکّہ شریف کے قریب پہنچتے ہی ایک وادی میں پڑاؤ ڈالا اور مکّہ والوں کے جانوروں پر قبضہ کرلیا جن میں مَدَنی آقا، محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دادا جان حضرتِ سیّدُنا عبدُ الْمُطّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے 200 اونٹ بھی شامل تھے۔ **پہاڑوں میں پناہ** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اَبْرَہَہ کے ناپاک اِرادے دیکھ کر مکّہ والوں کو پہاڑوں میں پناہ لینے کا حکم دیا اور اللہ پاک سے خانۂ کعبہ کی حِفاظت کی دُعا کرنے کے بعد خود بھی ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ **اَبابیلوں کی فوج** صُبْح ہوئی تو اَبْرَہَہ نے حملہ کرنے کے لئے لشکر کو روانگی کا حکم دیا، جب مَحْمُود نامی ہاتھی کو اُٹھایا گیا تو لشکر والے جس طرف بھی اُس کا رخ کرتے چلنے لگتا مگر خانۂ کعبہ کی طرف مُنہ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا، ابھی یہ مُعاملہ چل ہی رہا تھا کہ اچانک "اَبابیل"[1] نامی پرندوں کی فوج سَمُندر کی طرف سے اُڑتی ہوئی لشکر کے سَر پر پہنچ گئی، ہر اَبابیل کے پاس تین سنگریزے (چھوٹے پتّھر) تھے، دو پنجوں میں اور ایک منہ میں، جبکہ ہر سنگریزے پر مرنے والے کا نام بھی لکھا ہُوا تھا، ابابیلوں نے سنگریزے لشکر پر برسانا شُروع کردیئے، سنگریزہ جس ہاتھی سُوار پر گرتا اُس کی لوہے والی جنگی ٹوپی توڑ کر سَر میں گھستا اور جسم کو چیرتا ہوا ہاتھی تک پہنچتا اور ہاتھی کے جسم میں سوراخ کرتا ہوا زمین پر گر جاتا، یوں پورا لشکر ہلاک ہوگیا اور ایسے ڈھیر ہوگیا جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بھوسہ ہوتا ہے۔ جس سال یہ عذاب نازل ہوا بعد میں اسی سال رَحمت والے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت ہوئی۔

(ماخوذ از صراط الجنان، 10/827۔ عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص224)

حکایت سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ✲ اللہ پاک کی نافرمانی میں دنیا و آخرت کی رسوائی ہے۔ ✲ خانۂ کعبہ کا ادب و تعظیم کرنا لازم ہے۔ ✲ مقدّس جگہوں کی بے ادبی کرنے والوں کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے جیسا کہ ہاتھی والے لشکر کا ہوا۔ ✲ ہمیں چاہئے کہ نماز، تلاوت اور دیگر نفلی عبادات کے لئے جب مسجد میں حاضِری کی سعادت ملے تو مسجد کے آداب کا خاص خیال رکھیں، کیونکہ "روشن مستقبل" ادب والوں ہی کا ہوتا ہے۔

(1) سیاہ رنگ کا ایک پرندہ جس کا سینہ سفید ہوتا ہے۔

* ذمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بچّو! ان سے بچو

محمد عباس عطّاری مدنی*

بقر عید کے دن کیا قریب آتے ہیں بچّوں کے تو مزے ہوجاتے ہیں، گلی گلی میں گائے، بیل اور بکرے بندھے ہوتے ہیں، کہیں تو اونٹ بھی دکھائی دیتے ہیں، بچّے ان جانوروں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اور جب اپنے گھر میں قربانی کے لئے جانور آتا ہے تو بچّوں کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے، وہ پورا دن جانور کے آس پاس منڈلاتے رہتے ہیں اُسے چارا پانی دیتے ہیں اور پیار کرتے ہیں۔ **پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو!** قربانی کے جانور سے محبت کرنا بہت اچّھی بات ہے لیکن ہر کام میں احتیاط ضروری ہے اور ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، کچھ باتیں ایسی ہیں جن سے ہمیں بقر عید میں بچنا چاہئے۔ **① جانور خریدنے کی ضد کرنا** کچھ بچّے اپنے امّی ابّو سے ضد کرتے ہیں کہ "مجھے بھی گائے لاکر دیں" یا "میں نے بھی بکرا لینا ہے" وغیرہ وغیرہ۔ اس بات پر اصرار کرنے سے ہمارے والدین کو شرمندگی و پریشانی ہوسکتی ہے اور ایسی ضد کرنا اچّھے بچّوں کا کام نہیں ہے، اگر قربانی کا جانور لانا ہوگا تو وہ خود ہی لے آئیں گے۔ **② جانور گھمانے لے جانا** جانوروں میں بچّوں سے زیادہ طاقت ہوتی ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بچّے جانور گھمانے لے جاتے ہیں لیکن جانور اُن کے ہاتھ سے رسّی چھڑا کر یا ٹکر مار کر بھاگ جاتے ہیں اور یوں جانور گُم ہوجاتے ہیں، لہٰذا ہمیں جانور کو اکیلے گھمانے نہیں لے جانا چاہیے۔ **③ جانور کو چھیڑنا** بعض بچے خواہ مخواہ جانور کی دُم یا کان بڑے زور سے کھینچتے ہیں اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے اور جانور کو بلا وجہ تکلیف دینا گناہ ہے، نیز (ایسا کرنے سے) جانور غصّے میں آجاتے ہیں اور ہمیں ٹکر بھی مار سکتے ہیں۔ اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں اچّھے انداز میں بقر عید منانے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اگر کوئی چیز جِلد میں چلی جائے تو۔۔۔؟

ابتدائی طبّی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

اگر کوئی تنکا، پھانس، کانٹا، شیشے کی کرچ یا اور کوئی باریک یا نوکیلی چیز جلد میں گھس جائے اور خود نہ نکلے تو اس کی 2 صورتیں ہیں اور اسی اعتبار سے درج ذیل طبّی امداد لی جاسکتی ہے۔ **1 زخم صرف بیرونی جلد پر ہو** اپنے ہاتھ اور مُتاثّرہ جگہ کو صابن اور پانی سے اچھی طرح دھوئیں۔ باریک چمٹی (ٹوئیزر جو کہ اکثر گھروں میں خواتین کے پاس ہوتی ہے) کو کسی جراثیم کُش (Antiseptic) سلوشن یا اسپرٹ سے اچھی طرح دھوئیں۔ ایک عدد سوئی لیکر اس کو اسپرٹ یا کسی اینٹی سیپٹک سلوشن سے اچھی طرح صاف کریں۔ سوئی کی نوک سے جلد میں گھسی ہوئی چیز کے کونے کو محسوس کریں اوراس کے اوپر کی جلد کو آہستگی سے ہٹائیں، جب اس چیز کا کونا نظر آنے لگے تو چمٹی سے پکڑ کر اس چیز کو کھینچ کر نکال لیں۔ اس جگہ کو دبا کر خون نکلتا ہو تو نکال دیں تاکہ جراثیم وغیرہ بھی نکل جائیں اور زخم پر جراثیم کُش مرہم لگالیں۔ **2 زخم گہرائی میں ہو** ایسی صورت میں جسم میں داخل ہونے والی چیز کو نکالنے کی کوشش ہرگز نہ کریں کیونکہ اس سے مزید نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر خون بہہ رہا ہو تو چبھنے والی چیز کے آس پاس سے دبا کر خون کو روکنے کی کوشش کریں، اگر ہاتھ میں ہے تو ہاتھ کو اوپر کی طرف کرلیں۔ صاف پٹی اس طرح کریں کہ چبھنے والی چیز پر دباؤ نہ آئے اور اسپتال میں جاکر مُعاینہ (Check Up) کروائیں۔

آزادی کی نعمت

بچوں کی فرضی کہانی

ابو عبید عطاری مدنی*

استاذ شاہد کلاس روم میں داخل ہوئے تو بہت خوش نظر آرہے تھے جسے کچھ طلبہ نے نوٹ کر لیا۔ استاذ شاہد کچھ دیر تک وائٹ بورڈ پر سبق سمجھاتے رہے پھر کتاب بند کر کے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گئے، **حسّان** استاذ صاحب! کیا بات ہے آپ آج بہت خوش نظر آرہے ہیں؟ **استاذ شاہد** جی ہاں! اس کی ایک بڑی وجہ ہے، پہلے بتائیے کہ یہ مہینا کون سا ہے؟ کئی طلبہ کے منہ سے ایک ساتھ نکلا: اگست، **استاذ شاہد** اب یہ بتائیے کہ اس مہینے میں کون سا اہم واقعہ ہوا تھا؟ سب طلبہ خاموش رہے کسی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دیں، **استاذ شاہد** اس مہینے میں ہمارا پیارا ملک پاکستان آزاد ہوا تھا اور یہ مہینا شروع ہوتے ہی مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ **مزمل** پاکستان کب آزاد ہوا تھا؟ **استاذ شاہد** آج سے 71 سال پہلے 14 اگست 1947ء کو ہمارا ملک آزاد ہوا تھا۔ **حسنین** استاذ صاحب! ہمارا ملک تو بہت پہلے آزاد ہوچکا ہے تو ہم خوشی اب کیوں منا رہے ہیں؟ **استاذ شاہد** بے شک ملک کئی سال پہلے آزاد ہوچکا ہے لیکن بعض خوشیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جب وہ تاریخ اور دن لوٹ کر آتے ہیں تو اللہ تعالٰی کی وہی نعمت ملنے کا احساس ہمارے اندر ایک سوچ پیدا کر دیتا ہے کہ ہم پہلے کیا تھے اور کس حالت میں تھے؟ اور اب کتنی اچھی حالت میں ہیں اس پر ہم اللہ پاک کا خوب خوب شکر ادا کرتے ہیں اپنے گھروں اور گلی محلّوں کو جھنڈوں اور جھنڈیوں سے سجاتے ہیں، اپنے کپڑوں پر مختلف بیج لگاتے ہیں۔ **طاہر** جھنڈے لگانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ **استاذ شاہد** ہر طرف سبز پرچم اور جھنڈیاں لگا کر مُلک سے محبت کرنے کا اور ایک ملت اور ایک قوم ہونے کا اِحساس پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح جھنڈے لگانے میں ہم اکٹھے ہیں اسی طرح مشکل وقت آنے پر پوری قوم اکٹھی رہے گی اور کوئی دشمن ہمارے مُلک پر حملہ کرے گا تو ہم سب مل کر بہادری کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں گے اور وقت آنے پر اپنی جان بھی قربان کر دیں گے مگر اس مُلک کی عزّت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ **حسّان** ایک سوال میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں، **استاذ شاہد** ضَرور پوچھئے! **حسّان** ہم ہر سال 14 اگست مناتے ہیں اور ہر سال اچھے ارادے بھی کرتے ہیں، کیا ابھی تک ہم اچھے نہیں بنے؟ **استاذ شاہد** شاباش! آپ کا سوال بہت اچھا ہے، ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ اچّھا بننے کی کوشش کرتا رہے اگر یہ سمجھ بیٹھیں گے کہ ہم اچّھے ہوگئے ہیں تو اپنی خامیوں اور غلطیوں کی طرف دیکھنا چھوڑ دیں گے۔ **خالد** اس کے علاوہ اور کیا کام کرنے چاہئیں؟ **استاذ شاہد** ہمیں خاص طور پر اپنے ملک اور قوم کی سلامتی کے لئے دُعا کرنی چاہئے، اور خوب دل لگا کر اپنی پڑھائی پر توجہ دینی چاہئے تاکہ پڑھ لکھ کر اپنے ملک اور قوم کا نام پوری دنیا میں روشن کرسکیں، میں نے پرنسپل صاحب سے بات کرلی ہے کل تک پورے اسکول کو سبز ہلالی پرچموں اور جھنڈیوں سے سجا دیا جائے گا۔ **حسنین** کل ہماری گلی میں جھنڈیاں لگ گئی ہیں اور کچھ گھروں پر جھنڈے بھی نظر آرہے تھے، استاذ صاحب! مجھے وہ سب بہت اچّھا لگ رہا تھا اور بہت خوشی ہو رہی تھی، **استاذ شاہد** ملک کی آزادی پر ہر ایک شخص کو ضَرور خوش ہونا چاہئے کیونکہ اس کی آزادی ہماری آزادی ہے، اس کی عزّت ہماری عزّت ہے! تو پھر آپ سب طَلَبہ اپنے گھروں پر جھنڈا کب لگائیں گے؟ آج ہی لگائیں گے۔ یہ کہتے ہوئے سب طلبہ کے چہروں پر خوشی اور آواز میں اپنے مُلک کے لئے کچھ کر گزرنے کا پختہ ارادہ جھلک رہا تھا۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

ننّھے ہاتھی کی بندروں سے دوستی

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک جنگل کے ہاتھی (Elephants) بندروں (Monkeys) سے بِلاوجہ نَفرت کرتے تھے لیکن ایک ننّھا ہاتھی بندروں سے دوستی رکھتا تھا، اِس پر دوسرے ہاتھی ننّھے ہاتھی کو بہت بُرا بھلا کہتے مگر وہ اِس کی پَروا نہ کرتا۔ ایک دن وہ ننّھا ہاتھی ایک گہرے گڑھے میں گِر گیا۔ اُس نے بہت کوشش کی لیکن وہ گڑھے سے باہر نہ آسکا۔ مایوس ہو کر وہ زور زور سے چیخنے لگا۔ ننّھے ہاتھی کی آواز سُن کر کئی ہاتھی جمع ہوگئے لیکن وہ بھی ننّھے ہاتھی کو نہ نکال سکے اور ایک ایک کر کے سب چلے گئے۔ ننّھا ہاتھی رو رہا تھا کہ اچانک اُس نے اُوپر دیکھا تو اُسے گڑھے کے پاس ایک بندر نظر آیا۔ بندر نے ننّھے ہاتھی کو تسلّی دی اور جا کر بہت سے بندروں کو بُلا لایا۔ وہ بندر اپنے ساتھ لمبی لمبی رسّیاں لائے اور رسّیوں کی مدد سے جلد ہی ننّھے ہاتھی کو نکال لیا۔ باہر آتے ہی ننّھا ہاتھی بندروں سے ملا اور اُن کا شکریہ ادا کیا۔

تھوڑی دیر میں دوسرے ہاتھی بھی آگئے، پہلے تو ننّھا ہاتھی اُن سے مِلا اور پھر کہنے لگا: جن بندروں کو آپ اپنا دشمن سمجھتے ہو اور اُن سے نفرت کرتے ہو اُنہوں نے ہی آج میری جان بچائی ہے۔ یہ سُن کر ہاتھی بہت شرمندہ ہوئے اور اُنہوں نے بھی بندروں سے دوستی کرلی۔

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اِس کہانی سے یہ سیکھنے کو مِلا کہ دوسروں سے بِلاوجہ دُشمنی اور نفرت نہیں رکھنی چاہئے۔ اِس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اللہ کی رِضا کے لئے سب کے ساتھ اچھّا سُلوک کریں، اچھّے اَخلاق سے پیش آئیں اور بِلاوجہ کسی سے نفرت نہ کریں، اِس طرح کرنے سے محبّتیں بڑھیں گی، نفرتوں کی دِیوار ختم ہوگی، ہمیں ثواب بھی ملے گا اور دُنیا کی مصیبتوں میں بھی دوسرے ہمارے کام آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

محمد شعبان مدرسۃ المدینہ گلشنِ اقبال

مدرسۃ المدینہ فیضانِ اجمیر کورنگی 4 رضائے مصطفےٰ مسجد

مدرسۃ المدینہ فیضانِ اجمیر کورنگی 4 رضائے مصطفےٰ مسجد

محمد احمد مدرسۃ المدینہ گلشنِ اقبال

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بنا کر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس ڈیزائننگ کی اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

بُزُرگانِ دین رحمھم اللہ المُبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

رزق میں تنگی کا ایک سبب

1 ارشادِ حضرتِ سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم: گناہوں کی نحوست سے عبادت میں سستی اور رزق میں تنگی آتی ہے۔(طبقات الصوفیاء، 1/ 106)

بے صبری کا نقصان

2 ارشادِ حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم: بندہ بے صبری کر کے اپنے آپ کو حلال روزی سے محروم کر دیتا ہے اور اس کے باوجود اپنے مُقدّر سے زیادہ حاصل نہیں کر پاتا۔ (المستطرف، 1/ 124)

نصیحت کرنے والے پر ناراضی کا انجام

3 ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ: کسی شخص کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب اس سے کہا جائے: اللہ سے ڈرو، تو وہ ناراض ہوتے ہوئے کہے: اپنے کام سے کام رکھو۔(طبقات الصوفیاء، 1/ 171)

مسکراتے ہوئے جنت میں جانے کا نسخہ

4 ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ: جو ہنستے ہوئے جنّت میں جانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنی زبان کو ہمیشہ ذِکْرُ اللہ سے تر رکھے۔(طبقات الصوفیاء، 1/ 117)

کامل عالِمِ دین کون؟

5 ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما: کوئی شخص اس وقت تک کامل عالم نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے سے بہتر سے حسد کرنا، اپنے سے کمتر کو حقیر جاننا اور علم کے بدلے میں مال طلب کرنا ترک نہ کر دے۔

(طبقات الصوفیاء، 1/ 166)

حجِ مبرور کی نشانی؟

6 ارشادِ حضرتِ سیّدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی: حجّ مبرور وہ حج ہے جس کے بعد بندہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں مشغول ہو جائے۔(المستطرف، 1/ 23)

خاموشی کا سب سے چھوٹا فائدہ

7 ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابو بکر بن عیاش رضی اللہ تعالٰی عنہ: **خاموشی کا سب سے چھوٹا فائدہ** یہ ہے کہ بندے کو سلامتی حاصل ہوتی ہے اور عافیت کے لئے اتنا کافی ہے۔

(طبقات الصوفیاء، 1/ 218)

حقیقی سعادت و کامیابی

8 ارشادِ حضرتِ سیّدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی: انسان کیلئے **حقیقی سعادت و کامیابی** اس میں ہے کہ وہ اللہ پاک سے ملاقات کو اپنا مقصد، آخرت کو اپنا مستقل ٹھکانا، دنیا کو عارضی منزل، بدن کو سواری اور اعضا کو اپنا خادم تصوّر کرے۔

(احیاء العلوم، 3/ 11)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

ولایت محض عطائی ہے

1 ولایت کسبی (کوشش سے حاصل ہونے والی) نہیں محض عطائی (اللہ پاک کی عطا سے ملنے والی) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 21/ 606)

اپنی جھوٹی تعریف کو پسند کرنا حرام قطعی ہے

2 اگر اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فضائل سے اس کی ثناء (تعریف) کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح حرام قطعی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 597/21)

خلیفہ اور وارث میں فرق

3 خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے کہ آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 532/21)

مسلمان کُفّار کے محلے سے گزرے تو جلدی نکل جائے

4 مسلمان کو حکم ہے راہ چلتا ہوا کفّار کے محلّہ سے گزرے تو جلد نکل جائے کہ وہ محلِّ لعنت (لعنت اترنے کی جگہ) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 170/21)

جائزبات میں والدین کی اطاعت فرض ہے

5 اطاعتِ والدین جائز باتوں میں فَرض ہے اگرچہ وہ (والدین) خود مُرتکبِ کبیرہ ہوں۔(فتاویٰ رضویہ، 157/21)

مسلمان کی کوئی دعا وسیلے سے خالی نہیں ہوتی

6 مسلمان کے دل میں حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تَوَسُّل رچا ہوا ہے۔اس کی کوئی دعا تَوَسُّل سے خالی نہیں ہوتی اگرچہ بعض وقت زَبان سے نہ کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 194/21)

سب سے پہلے قاضی القضاۃ کالقب کسے ملا؟

7 سب میں پہلے یہ لقب (قاضی القضاۃ) ہمارے امامِ مذہب سیدنا امام ابو یوسف تلمیذِ اکبر سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ، 353/21)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

تکبر کا نقصان

1 غرور و تکبر غصّے میں شدت پیدا کرتا اور حِلْم و بُردباری سے روکتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 19ربیع الآخر 1437ھ)

گناہوں کی نحوست

2 خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو دل کی سختی کی وجہ سے خشک ہوجاتے ہیں اور دل گُناہوں کی کثرت کی وجہ سے سَخْت ہوتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 10 جمادی الاولیٰ 1437ھ)

حافظے کی کمزوری کا سبب

3 کھٹی چیزیں (زیادہ) کھانے سے بچنا چاہئے کہ ان سے بلغم پیدا ہوتا ہے اور بلغم حافظہ کمزور کرتا ہے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1438ھ)

نیکیوں میں مُسابَقت

4 نیکیوں میں مُسابَقَت (Competition) کرنا (یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا) اچّھا ہے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 21 محرم الحرام 1438ھ)

گھر کی خواتین کی تصاویر موبائل میں رکھنا

5 سمجھداری کا تقاضا یہ ہے کہ موبائل فون میں بچّوں کی امّی یا دیگر محارم خواتین کی ڈیجیٹل تصاویر ہرگز نہ رکھی جائیں کیونکہ موبائل گم یا چوری ہوسکتا ہے اور اس طرح گھر والوں کی تصاویر غیر مَردوں کے پاس جانے کا اندیشہ ہے۔

(مَدَنی مذاکرہ، 26صفر المظفر 1438ھ)

گوشت کے مُضِر اثرات دور کرنے کا نسخہ

6 جب گوشت پکائیں تو اس میں کدّو شریف، شلجم، آلو یا کوئی اور سبزی شامل کرلیجئے، اس سے گوشت کے مُضِر (نقصان دہ) اثرات دُور ہوں گے۔(مَدَنی مذاکرہ، 4 ربیع الاول 1438ھ)

ذُوالحِجّۃِ الحرام میں کی جانے والی نیکیاں

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

ذوالحجۃ الحرام رحمتوں، برکتوں اور فضیلتوں والا مہینا ہے اس ماہ کے ابتدائی دس دنوں میں عبادات کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، احادیثِ مبارکہ میں ان ایام میں نیک اعمال کرنے کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے چنانچہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی، 2/192، حدیث: 758)

ذیل میں اس ماہِ مبارکہ میں کی جانی والی چند "نیکیاں" بیان کی جارہی ہیں، جن پر عمل کر کے ہم ڈھیروں ثواب کما سکتے ہیں۔

عرفہ کے دن روزہ رکھئے ممکن ہو تو عرفہ (9ذوالحجۃ) کے دن روزہ رکھئے کہ اس دن روزہ رکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کریم پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص454، حدیث: 2746)

بقرعید کی رات عبادت کیجئے اکثر لوگ عِیدَین کی راتیں کھیل کود میں گزار دیتے ہیں حالانکہ ان راتوں میں عبادت کرنے پر اجر و ثواب کی بشارات ہیں۔ نبی اکرم، شفیعِ معظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چار راتوں کا ذکر فرمایا جن میں اللہ تعالیٰ بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے، ان میں سے ایک عیدالاضحیٰ کی رات ہے۔ (درمنثور، 7/402 ملخصاً)

ایک اور روایت کے مطابق پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دُعا رَد نہیں کی جاتی ہے ان میں سے ایک عیدُالْاَضْحیٰ کی رات ہے۔ (شعب الایمان، 3/342، حدیث: 3713 ملخصاً)

نمازِ عید سے قبل کی ایک سنّت عید کے دن حضور سراپا نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک معمول یہ بھی تھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِیْدُ الفِطْر کے دِن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے جبکہ عِیدُالْاَضْحیٰ کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہو جاتے۔

(ترمذی، 2/70، حدیث: 542)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ عید (یعنی عِیدُالفِطْر) کے دن کھا کر جانا اور بقر عید کے دن آکر کھانا سنّت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قربانی ہی کا گوشت کھائے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/361)

عید کے دن اس پر بھی عمل کیجئے نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِید کو (نَمازِ عِید کے لئے) ایک راستے سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے تھے۔

(ترمذی، 2/69، حدیث: 541)

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: (یہ ترغیب اس لئے ہے کہ) راستوں میں بھیڑ کم ہو دونوں راستوں کے فقراء پر خیرات ہو، اہلِ قرابت کی قُبور کی زیارتیں ہوں جو ان راستوں میں واقع ہیں اور دونوں راستے ہماری نماز و ایمان کے گواہ بن جائیں، لیکن جاتے وقت دراز رستہ اختیار فرماتے اور لوٹتے وقت مختصر، تاکہ جاتے ہوئے قدم زیادہ پڑیں اور ثواب زیادہ ملے۔ معلوم ہوا کہ عید گاہ پیدل جانا اور جاتے آتے راستہ بدلنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/359)

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

مکے مدینے کے فضائل

ابوالقاسم عطاری مدنی*

دنیا کے کئی شہر اپنی تاریخی، ثقافتی اور علاقائی خصوصیات کے سبب مشہور ہیں مگر شہرِ عرب، مکۂ مکرّمہ زادھَااللہ شرفاًوّ تعظیماً کی کیا ہی بات ہے! جہاں سلطانِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسی شہر میں اعلانِ نبوت فرمایا، یہیں سے نورِ اسلام پھیلنا شُروع ہوا، سفرِ مِعْراج کا آغاز اسی شہر سے ہوا، وہ شہر جو کفّار کے ہوش رُبا مظالم کے مقابلہ میں رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمانہ کا گواہ ہے، جس کی طرف مسلمانوں کے دِل کھنچے آتے ہیں، وہ ہمارے مکّی مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیارا شہر مکّۂ مکرّمہ زادھَااللہ شرفاًوّ تعظیماً ہے جہاں آپ نے اپنی زندگی کے کم و بیش 53 سال بسر کئے۔

حسن حج کرلیا کعبے سے آنکھوں نے ضیا پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

(ذوقِ نعت، ص178)

دوسری طرف مکۂ مکرمہ زادھَااللہ شرفاًوّ تعظیماً سے تقریباً 425 کلومیٹر دوری پر واقع وہ عظیم شہر جسے سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہجرت گاہ بننے کا شرف ملا، اسلام کے عروج کا نقطۂ آغاز بنا جس کا مُقدّر بنا، مہاجر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی قربانی، انصار صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا بے مثال جذبۂ ایثار اور جاں نثارانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عشق و وفا کی داستانیں جہاں رقم ہوئیں، وہ فرشتوں میں گِھرا، نور میں ڈوبا شہر، مدینۂ منورہ زادھَااللہ شرفاًوّ تعظیماً ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے　　جس کا دیدار مومن کی معراج ہے

فضائلِ مکۂ مکرمہ پر 3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 جو مکّہ میں ایک دن بیمار ہوتا ہے اللہ پاک اس کے جسم کو جہنّم کی آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: اللہ تعالٰی اس بندے کے لئے غیرِ حرم میں کی ہوئی 60 سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ 2 جو مکّۂ مکّرمہ کی گرمی پر دن میں ایک ساعت بھی صَبْر کرتا ہے اللہ تعالٰی اسے جہنّم سے 500 سال کی مسافت دور کر دیتا ہے اور اسے جنّت سے 200 سال کی مسافت قریب فرما دیتا ہے۔ (فضائل مکہ للامام الحسن البصری، ص27)

3 مکّۂ مکرّمہ کی مسجد (یعنی مسجد الحرام) والوں پر ہر روز اللہ پاک کی 120 رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے 60 طواف کرنے والوں کے لئے، 40 نمازیوں کے لئے اور 20 کعبۂ معظّمہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے۔ (معجم اوسط،4/381، حدیث6314)

فضائلِ مدینۂ منورہ پر 3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 مدینۂ منورہ میں داخل ہونے والے راستوں پر فرشتے ہیں، اس میں طاعُون داخِل ہوگا نہ دجّال۔ (بخاری، 1/619، حدیث:1880)

2 رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُعا فرمائی: یَااللہ! جتنی برکتیں تو نے مکے میں رکھی ہیں اس سے دُگنی مدینے میں رکھ دے۔ (بخاری،1/620، حدیث:1885) 3 یہ طَیبَہ ہے اور گُناہوں کو اسی طرح مٹاتا ہے جیسے آگ چاندی کا کھوٹ دور کر دیتی ہے۔ (بخاری،3/36، حدیث:4050) اللہ پاک ہمیں ان مقدّس شہروں کی بار بار حاضری نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضانِ اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

کسی مسلمان کا برائیوں اور گُناہوں میں مُبتلا ہونا بلاشُبہ بُرا ہے لیکن کسی پر گُناہوں اور بُرائیوں کا جھوٹا اِلزام لگانا اِس سے کہیں زیادہ بُرا ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں جو بُرائیاں ناسُور کی طرح پھیل رہی ہیں ان میں سے ایک تُہمت وبہتان یعنی جھوٹا اِلزام لگانا بھی ہے۔ چوری، رشوت، جادو ٹونے، بدکاری، خِیانت، قتل جیسے جھوٹے اِلزامات نے ہماری گھریلو، کاروباری، دفتری زندگی کا سُکون برباد کرکے رکھ دیا ہے۔

پیپ اور خون میں رکھا جائے گا نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک رَدْغَۃُ الخَبال (یعنی جہنّم میں وہ جگہ جہاں دوزخیوں کی پیپ اور خون جمع ہوگا۔ اس) میں رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ (ابوداؤد، 3/427، حدیث: 3597)

رُسوائی اور بدنامی کا سامنا دشمنی، حسد، راستے سے ہٹانے، بدلہ لینے، سَستی شہرت حاصل کرنے کی کیفیات میں گُم ہوکر تُہمت و بہتان تراشی کرنے والے تو اِلزام لگانے کے بعد اپنی راہ لیتے ہیں لیکن جس پر جھوٹا الزام لگا وہ بقیہ زندگی رُسوائی اور بدنامی کا سامنا کرتا رہتا ہے اور بعض اوقات یہی جھوٹا اِلزام غلط فہمی کی بِنا پر بھی لگادیا جاتا ہے، اس بات کو ایک فرضی حکایت سے سمجھئے، ایک گاؤں میں پنچائت لگی ہوئی تھی، معاملہ بھینس کی چوری کا تھا، گاؤں کے اسکول کے ماسٹر صاحب (Teacher) بھی موجود تھے، اچانک ایک دیہاتی ہانپتا ہوا وہاں آیا اور بُلند آواز سے کہنے لگا: ماسٹر جی! وہ بھینس آپ کے باڑے سے مل گئی ہے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب نے اپنا سر پکڑ لیا، پنچائیت کے لوگ بھی حیرت زدہ رہ گئے، لیکن ماسٹر صاحب کے سامنے کچھ بولنے کی ہمّت نہیں ہوئی لہٰذا ایک ایک کرکے کِھسک لئے۔ وہ دیہاتی بھی چلا گیا۔ ماسٹر صاحب شرمندگی اور افسوس کے مارے وہیں سکتے کے عالَم میں بیٹھے رہے۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ وہ دیہاتی دوبارہ بھاگتا ہوا آیا اور ماسٹر صاحب کے پاؤں پکڑ کر کہنے لگا: مجھے معاف کردیں! وہ بھینس آپ کے باڑے سے نہیں بلکہ ساتھ والے باڑے سے ملی ہے۔ ماسٹر جی صدمے کی حالت میں اتنا ہی کہہ سکے: اب تم سارے گاؤں میں اعلان بھی کروادو تو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ لوگ اب مجھے "چور" کے نام سے یاد کیا کریں گے۔

تہمت کا شرعی حکم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: کسی مسلمان کو تہمت لگانی حرام قطعی ہے خُصوصاً مَعَاذَاللہ اگر تہمتِ زِنا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/386)

عورت پر اِلزامات لگانا کسی عورت پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانا زیادہ خطرناک ہے لیکن بعض بے باک (Bold) لوگ یہ بھی کر گزرتے ہیں اور اتنا نہیں سوچتے کہ اس عورت اور اس کے گھر والوں پر کیا گزرے گی! جو کسی عورت پر زنا کا اِلزام لگائے اور چار گواہوں کی مدد سے اسے ثابت نہ کرسکے تو اس کی شَرعی سزا "حدِّ قَذف" ہے یعنی سلطانِ اسلام یا قاضیِ شَرع کے حکم سے اسے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔ اس کا اُخروی نقصان بھی سن لیجئے، چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی

*مُدیر (Chief Editor)

علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَةِ يَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ یعنی کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تُہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔ (معجم کبیر، 3/168، حدیث: 3023) فیض القدیر میں ہے: یعنی اگر بِالْفرض وہ شخص سو سال تک زندہ رہ کر عبادت کرے تو بھی یہ بُہتان اس کے ان اعمال کو ضائع کر دے گا۔ (فیض القدیر، 2/601، تحت الحدیث: 2340)

ہوٹل ملازم نے خود کو آگ لگادی کسی پر جھوٹا اِلزام لگانا بہت آسان سمجھا جاتا ہے لیکن جس پر اِلزام لگا بسا اوقات اس کی نسلیں بھی متأثر ہوتی ہیں، ذرا سوچئے جس کی اولاد کو یہ طعنہ ملے کہ تمہارا باپ چور (Thief) ہے اس کے دل پر کیا گزرے گی؟ 30 مارچ 2018ء کو پنجاب پاکستان کے کسی شہر کے ایک ہوٹل میں افسوس ناک واقعہ پیش آیا، میڈیا رپورٹ کے مطابق ہوٹل مالک نے اپنے 32 سالہ ملازم پر اِلزام لگایا کہ اس نے اپنے بچّوں کے لئے یہاں سے چاول چوری کئے ہیں اور سب کے سامنے اس کی بڑی بے عزّتی کی جس پر دلبرداشتہ ہو کر ملازم نے خود کو آگ لگالی (جو یقیناً غلط ردِ عمل تھا)۔ دوسرے ہوٹل ملازمین نے آگ بجھائی اور اسے تشویشناک حالت میں لاہور منتقل کر دیا گیا۔

جھوٹے اِلزامات لگانے والوں کا انجام جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مناظر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زَبانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ السَّلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بِلاوجہ اِلزامِ گُناہ لگانے والے ہیں۔ (شرح الصدور، ص184)

مُفلِس کون؟ تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: ہم میں مفلِس (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ دِرہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہو گی، فُلاں پر تہمت لگائی ہو گی، فُلاں کا مال کھایا ہو گا، فُلاں کا خون بہایا ہو گا اور فُلاں کو مارا ہو گا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصّہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمّے آنے والے حُقُوق پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم، ص1069، حدیث: 6578)

توبہ کر لیجئے اس سے پہلے کہ دنیا سے رُخصت ہونا پڑے تہمت و بہتان سے توبہ کر لیجئے، ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 صَفْحَہ 538 پر ہے: بُہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضَروری ہے کہ میں نے جُھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔ (بہارِ شریعت، 3/538) نفس کے لئے یقیناً یہ سخت گراں (Heavy) ہے مگر دنیا کی تھوڑی سی ذِلّت اٹھانی آسان جبکہ آخرت کا مُعاملہ انتہائی سنگین ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص712)

عید کے دن فوت شُدہ مسلمانوں کو یاد رکھئے

منقول ہے: جو شخص عِید کے دِن تین سو مرتبہ ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ“ پڑھے اور فوت شُدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبْر میں ایک ہزار انوار داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ تعالٰی اُس کی قبْر میں بھی ایک ہزار انوار داخِل فرمائے گا۔ (یہ وِرْد دونوں عیدوں میں کیا جا سکتا ہے) (مکاشفۃ القلوب، ص308)

قربانی قدیم عبادت ہے، تمام امتوں میں ہمیشہ سے رائج رہی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا: "اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا۔"

(پ17، الحج:34)

اس اجمالی بیان کے علاوہ تفصیلی طور پر اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو تمام آسمانی مذاہب میں قربانی کا تذکرہ ملتا ہے بلکہ جو مذاہب آسمانی نہیں بھی ہیں ان میں بھی چند ایک کے علاوہ قربانی کا بیان تقریباً سب میں موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہر امت میں قربانی کا حکم بیان کرنے کے علاوہ مختلف امتوں کے احوال کے بیان میں بھی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ زمانۂ آدم علیہ السّلام میں ہابیل و قابیل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "اور (اے حبیب!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سناؤ جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کرلی گئی اور دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی۔" (پ6، المآئدۃ:27)

موجودہ بائبل میں قربانی کا تذکرہ موجود ہے، قربانیوں کا اہتمام و انصرام ان کے علما کی اہم ذمہ داریوں میں سے تھا اور قربانی کا معاملہ ان میں اس حد تک معروف و مقبول تھا کہ انہوں نے اسلام قبول کرنے کے لئے بھی اسی کی شرط رکھی تھی چنانچہ قرآن مجید نے ان کا یہ قول نقل کیا: "وہ لوگ جو کہتے ہیں (کہ) اللہ نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم کسی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھا جائے۔" (پ4، آل عمران:183)

دینِ ابراہیمی میں جو دینِ اسلام کی اصل ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو ساتھ ہی حج کی قربانی اور اس کے فوائد و منافع بھی بیان کئے گئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حکم ہوا: "اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کردو، وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر (سوار ہوکر) آئیں گے جو ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔ تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہوجائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا تو تم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔"

(پ17، الحج:27-28)

اور دینِ اسلام اُسی دینِ ابراہیمی کا تسلسل ہے تو اس میں قربانی کے احکام موجود ہونا بالکل واضح ہے۔ حج خصوصاً عید الاضحیٰ کی قربانی سے مسلمانوں کا بچہ بچہ آگاہ ہے۔

ہمارے دینِ اسلام میں قربانی کی پانچ قسمیں ہیں:

پہلی: وہ جو مناسکِ حج میں سے ہے جسے ہدی کہا جاتا ہے، اس کا بیان پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 97 میں ہے۔

دوسری: حج تمتع یا قران والے پر واجب ہے جو پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 196 میں مذکور ہے۔

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

تیسری: جو کفارے کے طور پر ہو جیسے احصار یا جنایت۔ اس کا ذکر پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت 196 میں ہے۔

چوتھی: عید الاضحیٰ کی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی کی یاد میں ہے۔ اس کا ذکر سورۃ الکوثر میں ہے اور

پانچویں: عقیقہ ہے جو بچے کی پیدائش کی خوشی میں شکرِ الٰہی بجالانے کے لئے کیا جاتا ہے اور یہ احادیث سے ثابت ہے۔

قربانی کرنے میں ایک بنیادی حکمت اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنا مال قربان کرنا ہے، اس لئے دینِ اسلام میں اس کی بہت عظمت و وقعت ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے انہیں شعائر اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں قرار دیا، چنانچہ فرمایا گیا ہے: ”اور قربانی کے بڑی جسامت والے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔“ (پ17، الحج:36)

قربانی کی حکمتیں قربانی کرنے میں بہت سی حکمتیں ہیں:

ایک تو حکمِ الٰہی پر سرِ تسلیم خم کرنا ہے جو اسلام کا بنیادی معنی و مطلوب ہے۔

دوسرا اس میں خود کھانا اور محتاجوں کو کھلانا پایا جاتا ہے اور یہ حکمت خود قرآن مجید میں بیان فرمائی گئی: ”تو ان (کے گوشت) سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔“ (پ17، الحج:36)

تیسری حکمت قربانی کے ذریعے ان غریب و مسکین لوگوں کو بھی گوشت جیسی عمدہ غذا میسر آجاتی ہے جو عموماً اسے نہیں خرید سکتے۔

چوتھی حکمت عید الاضحیٰ کی قربانی کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اعزاز و اکرام کا اظہار اور لوگوں کے لئے اطاعت و بندگی کی ترغیب ہے۔

پانچویں حکمت قربانی سے دلوں میں یہ راسخ کیا جاتا ہے کہ تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔ مشرکینِ عرب نے بتوں کو جسمانی و مالی عبادتوں میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا کہ سجدہ، دعا، کھیتی باڑی میں ان کا حصہ رکھتے اور بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے۔ اسلام چونکہ دینِ توحید ہے، لہٰذا اس میں ہر عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کر دیا، فرمایا: ”اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر۔“ (پ30، البینۃ:5) اسی لئے نماز، سجدہ، زکوٰۃ، روزہ، حج اور عبادت کی تمام صورتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

قربانی پر ایک اعتراض اور اس کا جواب بعض لوگ کہتے ہیں: قربانی سے جانور ہلاک اور رقم ضائع ہوتی ہے۔ یہ رقم کسی قومی مقصد میں خرچ کی جائے یا ویسے ہی غریبوں کو دے دیں تو جواب یہ ہے کہ **پہلی بات:** یہ فائدہ و نقصان اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ جانتا ہے لیکن اس نے قربانی کا حکم ہی دیا ہے، لہٰذا اس عالم الغیب والشھادۃ نے جو حکم دیا وہ سر آنکھوں پر ہے۔ **دوسری بات:** قربانی کرکے گوشت غریبوں کو دینا شریعت نے مستحب قرار دیا ہے۔ اس طریقے میں ان کی خوراک کی بہت بنیادی حاجت بھی پوری ہوتی ہے اور حکمِ خداوندی پر عمل بھی ہوجائے گا۔ **تیسری بات** یہ ہے واجب قربانی تو حکمِ شریعت کے مطابق ہی کی جائے جبکہ نفلی قربانی کی جگہ چاہیں تو غریبوں کو رقم دے دیں۔ آخر یہ کس نے کہا ہے کہ واجب قربانی کے علاوہ ایک روپیہ بھی کسی غریب کو نہ دیں۔ **چوتھی بات** یہ ہے کہ واجب قربانی پر دانت تیز کرنے اور نظریں گاڑنے کی بجائے فلمیں، ڈرامے بنانے اور دیکھنے کی رقمیں، یونہی فضولیات و تعیشات پر خرچ ہونے والی کھربوں روپے کی رقم غریبوں پر خرچ کریں۔

الغرض حقیقت یہ ہے کہ غریبوں کی مدد کی دیگر ہزاروں صورتیں ہیں لیکن دین سے بیزار لوگوں کو دیگر چیزیں نظر نہیں آتیں، صرف قربانی کے معاملے میں غریبوں کا غم انہیں ہلکان کرنا شروع کر دیتا ہے۔

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

وطنِ پاکستان پر اللہ کی عطائیں

اللہ ربّ العزّت نے ہمیں ایک آزاد وطن سے نوازا ہے جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ بَرِّ اعظم ایشیا میں واقع اس خطے کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ یوں تو یہ نعمتیں دنیا کے دیگر ملکوں میں بھی پائی جاتی ہیں مگر پاکستان میں پائی جانے والی نعمتیں مجموعی اعتِبار سے ایک منفرد مقام رکھتی ہیں: پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے کئی غذائی نعمتوں سے نوازا ہے یہاں گندم کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے جو اپنے اعلیٰ معیار کی وجہ سے خُصوصی شہرت رکھتی ہے، لذیذ، عمدہ اور خوش نُما پھل بھی بکثرت ہوتے ہیں جن میں آم، کینو اور دیگر پھلوں کو خاصی شہرت حاصل ہے۔ پاکستان زرعی ملک ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں نمایاں مقام رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ کپاس کی پیداوار میں پاکستان دنیا کے چوتھے، گندم میں آٹھویں، گنّے میں نویں، چاول میں چودھویں، آم میں پانچویں، کھجور میں ساتویں اور کینو میں گیارھویں نمبر پر ہے۔ پاکستان وہ ملک ہے جہاں چاروں موسم ہیں ہم سردی، گرمی، خزاں، بہار سے مختلف انداز میں خوب فائدہ اُٹھاتے اور لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ قدرتی حُسن سے مالامال خوبصورت وادیاں، سَرسبز اور برف سے ڈھکے ہوئے بلند و بالا پہاڑ، چٹیل میدان و صحرا کے ساتھ ساتھ سمندر اور دریا بھی وطنِ عزیز میں موجود ہیں۔ ”گوادر“ اور ”کراچی“ کی صورت میں ہمیں بڑی اور قدرتی بندرگاہیں بھی مُیَسَّر ہیں جو ہمیں پوری دنیا سے جوڑ دیتی ہیں اور ان کی بدولت ہم پوری دنیا سے درآمدات و برآمدات کا معاملہ رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستانی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ ذہانت سے نوازا ہے اور ہنر عطا فرمایا ہے اس نعمت کو بروئے کار لاکر پاکستانی زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی قابلیت کا لوہا منوا رہے ہیں۔ پاکستان مَعْدَنی ذخائر (Mineral Resources) سے بھی مالامال ہے، کوئلے کے وسیع ذخائر اور کم و بیش 20 کلومیٹر پر پھیلی دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان اسی پاک سَرزمین میں ہے۔ تانبے، سونے اور قدرتی گیس کے علاوہ کئی قیمتی اور اہم ذخائر بھی پاکستان میں موجود ہیں۔ پنکھوں کی سب سے بڑی صنعت ہمارے شہروں گوجرانوالہ اور گجرات میں ہے۔ بلوچستان کے جنگلات میں پائے جانے والے صنوبر اور چیڑ کے درخت اپنی اقسام کے اعتِبار سے منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ پاکستان میں مختلف زَبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں ان کی حیثیت ایک خوبصورت گلدستے میں رنگ برنگے پھولوں جیسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت مجموعی پاکستانی قوم کو ایک دوسرے سے مَحبت کرنے، حُسنِ سلوک سے پیش آنے اور ایک دوسرے کے کام آنے کی نعمت سے بھی نوازا ہے، اس نعمت کی بدولت یہ قوم ہر طرح کی آفت و مصیبت میں جسدِ واحد کا عملی ثبوت دیتی نَظَر آتی ہے۔ پاکستان میں ہزاروں اولیائے کرام تشریف لائے اور آج بھی ان کے مزارات انوار و تجلّیات کا مرکز ہیں جہاں دنیا بھر سے لوگ حاضر ہو کر فیض پاتے ہیں۔ ان میں حضرتِ سیّدنا

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری، سیّدنا لعل شہباز قلندر محمد عثمان مروندی، سیّدنا رکنِ عالَم ابُوالفتح شاہ رُکنُ الدّین شاہ سہروردی اور سیّدنا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین جیسی عظیمُ الشّان ہستیاں شامل ہیں۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی جس کے بانی حضرتِ علّامہ ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، کا آغاز اسی وطنِ پاکستان سے ہوا۔ اللہ کریم ہمیں بھی پاک وطن کی ترقی و خوش حالی میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد کِشوَرِ حسین شاد باد
تو نِشانِ عَزمِ عالی شان اَرضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نظام قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ اِستِقبال!
سایۂ خدائے ذُوالجلال

سب سے پہلے

محمد رفیق عطاری مدنی*

(5 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدنی گلدستہ)

1 سب سے پہلے کس کی قبر کھلے گی؟

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی بروزِ قیامت سب سے پہلے میری قبر کھلے گی۔ (الاوائل للطبرانی، ص27)

2 سب سے پہلے کس امت کا حساب ہوگا؟

نَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یُبْعَثُ وَاَوَّلُ مَنْ یُحَاسَبُ یعنی سب سے پہلے ہم (قبر سے) اٹھائے جائیں گے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ (الاوائل للطبرانی، ص40)

3 سب سے پہلے کون شفاعت کرے گا؟

وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی بروزِ قیامت سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی۔ (ترمذی، 5/355، حدیث:3636)

4 سب سے پہلے جنت کے دروازے پر کون دستک دے گا؟

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ یعنی سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا۔ (مسلم، ص107، حدیث:484)

5 بروزِ قیامت سب سے پہلے جنتی حُلّہ کون پہنے گا؟

اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِبْرَاهِیْمُ یعنی بروزِ قیامت سب سے پہلے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو جنّتی حُلّہ پہنایا جائے گا۔

(بخاری، 2/420، حدیث:3349)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

بچّوں کی تربیت میں ماں کا کردار

(دوسری اور آخری قسط)

راشد علی عطاری مدنی*

نَوعمری میں بچّوں کی تربیت ماں پر اولاد کی ایسی تربیت کرنا لازم ہے کہ وہ بچپن ہی سے اچھائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، بچے اچھائی کریں تو حوصلہ افزائی (Appriciate) کرے، برائی کریں تو انہیں مناسب انداز سے منع کرے، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کر ڈالے۔ باپ کی طرح ماں بھی بچّوں کے لئے مثالی شخصیت (Role Model) ہوتی ہے، ہماری آج کی اہم ترین ضرورت ہے کہ مائیں خود صحابیات وصالحات کی سیرت پر عمل پیرا ہو کر اولاد کی تعلیم و تربیت پر توجہ دیں تاکہ ہمارا مُعاشرہ سنّت کا گہوارہ بنے نیز ماں کو چاہئے کہ اولاد کو بچپن ہی سے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور سلف صالحین رحمہم اللہ المُبِین کے واقعات سنائے تاکہ بچپن ہی سے ان کے دلوں میں ان بزرگ ہستیوں کی مَحبت نَقْش ہو جائے اور وہ ان کی سیرتِ مقدسہ کو اپنانے کی کوشش کریں۔ ماں کو چاہئے کہ جونہی اولاد گھر سے باہر جانے کے قابل ہو تو انہیں والد کا نام، گھر کا پتا (Address) رابطہ نمبر (Contact number) لازمی یاد کروائے کہ خدانخواستہ اگر کبھی راستہ بھول جائیں یا گم ہو جائیں تو گھر پہنچنا ممکن ہو۔ بیٹی جب تھوڑی بڑی ہو جائے تو اسکارف پہنائیں اور تھوڑی اور بڑی ہو تو چھوٹا سا بُرقع بنوادیں تاکہ بڑی ہو کر شرعی پردے کی عادی بن سکے۔

بچّے کو خالقِ حقیقی کا تعارف ماں کو چاہئے کہ بچپن ہی سے بچے کا ایمان مضبوط کرنے کی کوشش کرے، اسے کتے بلی یا جن بھوت سے نہ ڈرائے بلکہ جب بھی کوئی بات ہو تو بچے کے ذہن میں اللہ پاک کا تصور ڈالے کہ بیٹا! یہ کام اللہ پاک کو پسند ہے اور یہ پسند نہیں وغیرہ۔ بچہ پوچھے گا کہ اللہ پاک کون ہے؟ تو اب اسے بتائے کہ جس نے ساری دنیا کو بنایا، ہم سب اللہ کے بندے ہیں، اس طرح بچے کا ایمان مضبوط ہو گا۔

بچّوں کو شروع سے صفائی کا عادی بنائیں ماں کو چاہئے کہ بچّے کو بچپن سے ہی صفائی کا عادی بنائے اور اسے بتائے کہ اللہ ربّ العزّت پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ممکن ہو تو بچے کو روزانہ نہلائے، کپڑے گندے ہوں تو فوراً بدل دے، بستر ناپاک ہرگز نہ رہنے دے، فوراً اُسے پاک کرے اور بچوں کی صفائی کا خاص خیال رکھے۔

بچّوں کے سامنے جھوٹ ہلاکت خیز ہے جھوٹ بولنا ویسے تو کبیرہ گناہ ہے ہی لیکن بچّوں کے سامنے جھوٹ بولنا بہت ہی ہلاکت انگیز ہے۔ جن بچّوں کے سامنے ماں باپ جھوٹ بولتے ہیں، کوئی دروازے پر آئے تو بچوں سے کہلوا دیتے ہیں کہ گھر پر کوئی نہیں وغیرہ، کچھ بعید (دُور) نہیں کہ وہ آگے چل کر انہی ماں باپ سے جھوٹ بولیں۔

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

بچّوں کے لئے دعا ضرور کیجئے بچّوں کی مدنی تربیت میں ماں کی محنت کے ساتھ اس کی دعاؤں کا بہت عمل دخل ہے۔ ماں کی دعاؤں کو قبولیت کا خاص مقام حاصل ہے جیسا کہ

بینائی لَوٹ آئی امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی بچپن میں نابینا ہوگئے تھے، اُس وقت کے مشہور طبیبوں سے علاج کروایا گیا لیکن آنکھوں کی روشنی واپس نہ آسکی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی والدہ عبادت گزار خاتون تھیں، انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا مانگی "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کی آنکھیں روشن کردے" ایک رات انہیں خواب میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سیّدنا ابراہیم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے تمہارے رونے اور کثرت سے دعا مانگنے کے سبب تمہارے بیٹے کی آنکھیں روشن کردی ہیں۔ صبح جب امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔

(اشعۃ اللمعات، 1/10)

بچّوں کی لڑائی بڑوں تک نہ جائے بچّے بچّے ہوتے ہیں، کھیلتے کھیلتے لڑ پڑتے ہیں اور اگلے ہی لمحے پھر ایک ہوجاتے ہیں، ماں کو چاہئے کہ بچّوں کی لڑائی میں جانبداری سے کام لیتے ہوئے دوسرے بچّوں کا قصور نہ نکالے بلکہ دیکھے کہ غلطی کس کی ہے، اپنے بچّے کو غلطی پر دوسروں سے معافی مانگنے کا ذہن بنائے اور سمجھائے کہ جب بھی غلطی ہوجائے تو معافی مانگ لینی چاہئے۔ جو مائیں اپنے بچّے کی غلطی ہونے کے باوجود دوسرے کے بچے کو ڈانٹتی اور ناحق اپنے بچّے کی غلطی سے چشم پوشی کرتی ہیں کئی بار ان بچّوں کی لڑائیاں چھوٹوں سے بڑھ کر بڑوں تک پہنچ جاتی ہیں جس سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔

تعلیمی معاملات میں ماں کی ذمّہ داریاں ❁ بعض مائیں اس بات پر بضد ہوتی ہیں کہ بچّے فلاں ادارے میں پڑھیں گے، جبکہ بچّوں کا باپ یا دیگر بڑے اس ادارے کی ناکامیوں یا دینی تعلیم کے فقدان کو جانتے ہوئے منع کرتے ہیں، اس لئے ماں کو ضد نہیں سوچ سے کام لینا چاہئے بلکہ ماں کو تو چاہئے کہ بچّوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی کے لئے بچّوں کے ابّو کو بھی اچّھے مشورے دے اور مناسب انداز میں سمجھائے۔ ❁ بچّوں پر اپنی خواہشات کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے، ان کا ذہنی میلان بھی ضرور دیکھئے۔ خاص طور پر اگر بچّہ دینی تعلیم کی طرف رغبت رکھتا ہے تو یہ بہت بڑی سعادت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔

بچّوں کی نجی زندگی میں ماں کا کردار ❁ ماں اور بچّوں کا رشتہ کئی پہلوؤں سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بچّے بہت ساری باتیں ماں کے ساتھ کرلیتے ہیں لیکن باپ سے نہیں کرپاتے، لہٰذا ماں کو چاہئے کہ ایسے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں صحیح مشورہ دے اور درست راہنمائی کرنے کی کوشش کرے۔ ❁ بیٹوں کے معاملات تو باپ دیکھ لیتا ہے لیکن بیٹیوں کے حوالے سے ماں کو زیادہ خبردار رہنا چاہئے کہ ان کی دوستی کیسی لڑکیوں کے ساتھ ہے، اکثر دیکھا گیا ہے کہ امیر اور فیشن پرست گھرانے کی لڑکیوں سے دوستی رکھنے والی لڑکیوں کے غریب ماں باپ کئی طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں۔ ❁ اولاد کے لئے رشتوں کے انتخاب میں اکثر ماؤں کا کردار ہوتا ہے، صرف دنیوی مال و دولت اور اعلیٰ نوکری کو ترجیح نہیں دینی چاہئے، بلکہ خوش اخلاق اور مذہبی و صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ گھرانے کے ساتھ ساتھ اولاد کی رضامندی کو اولین ترجیح دینی چاہئے۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ تمام ماؤں کو حقیقی معنوں میں خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی مبارک سیرت پر چلتے ہوئے اپنے بچوں کی مدنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Life Style
اندازِ زندگی

ابو رجب عطّاری مدنی*

ہمارے معاشرے میں رَہن سَہن کے حوالے سے مختلف لوگ 4 قسم کے لائف اسٹائل کے تحت زندگی گزارتے ہیں، ان میں سے **پہلی قسم** اُن لوگوں کی ہے جن کو بنیادی ضَروریاتِ زندگی بھی مُیَسَّر (Available) نہیں ہوتیں، یہ میلے کُچیلے کپڑے پہننے، بچا کُھچا کھانا کھانے، فُٹ پاتھ وغیرہ پر کُھلے آسمان تلے یا جھونپڑیوں میں رات بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، چھوٹا موٹا کام کرکے یا بھیک مانگ کر تھوڑا بہت کما بھی لیتے ہیں لیکن غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارتے ہیں، بیمار ہو جائیں تو دوائی لینے کی سَکت نہیں رکھتے، بارش میں کسی پُل وغیرہ کے نیچے پناہ لیتے ہیں۔ **دوسری قسم** اُن سفید پوش لوگوں کی ہے جنہیں بدن چھپانے کے لئے کپڑے، پیٹ کی بھوک مٹانے کے لئے کھانا اور رہنے کے لئے کرائے کے مکان جیسی بنیادی ضَروریات حاصل ہوتی ہیں، اس طرح کے لوگ جتنا کماتے ہیں وہ جسم اور روح کا رشتہ قائم رکھنے میں خَرچ ہو جاتا ہے۔ **تیسری قسم** خوشحال لوگوں کی ہے جنہیں ذاتی مکان، اپنی سُواری، مناسب مقدار میں سامانِ زندگی اور اچّھا کھانے اچّھا پہننے جیسی کئی سہولیات فراہم ہوتی ہیں، یہ اپنی کمائی میں سے کچھ نہ کچھ جمع بھی کرتے رہتے ہیں اور دھیرے دھیرے سہولیاتِ زندگی بڑھاتے جاتے ہیں۔ **چوتھی قسم** امیر اور مالدار لوگوں کی ہے جو پُرتَعَیُّش (Luxurious) زندگی گزارتے ہیں، بڑی بڑی کوٹھیاں، عالیشان بنگلے ان کا مَسْکَن (Residence) ہوتے ہیں جہاں عیش و عِشرت کا سامان وافر ہوتا ہے، قیمتی لباس، مہنگے زیور، طرح طرح کے مزیدار کھانے، ائیر کنڈیشنڈ کمرے، بڑی بڑی گاڑیاں، ڈرائیور، نوکر چاکر اور پروٹوکول ان کی زندگی کا حصّہ ہوتا ہے۔

گھر کو دیکھ کر رو پڑے تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مُطِیع علیہ رَحمۃُ السَّمِیع نے ایک دن اپنے بارونق گھر کو دیکھا تو خوش ہو گئے مگر پھر فوراً رونا شروع کر دیا اور فرمایا: "اے خوبصورت مکان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخرکار تنگ قبر میں نہ جانا ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔" یہ فرمانے کے بعد اِس قَدَر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، 3/362، رقم: 272) **میرے نوجوان اسلامی بھائیو!** آپ نے دیکھا کہ عمدہ مکان کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے بُزُرگانِ دین فکرِ آخرت سے غافل نہیں ہوا کرتے تھے! جبکہ آج کا نوجوان دوسروں کو دیکھ دیکھ کر اپنا لائف اسٹائل پلک جھپکتے میں اَپ گریڈ کرنا چاہتا ہے لیکن فکرِ آخرت سے غافل دکھائی دیتا ہے۔

حساب انہی سے ہوگا کسی کا عمدہ رَہن سَہن دیکھ کر دل چھوٹا نہیں کرنا چاہئے، اس حوالے سے ہمارے بُزُرگوں کا کیسا مدنی ذِہن ہوتا تھا! اس روایت میں دیکھئے چنانچہ حضرتِ سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: مالدار بھی کھاتے ہیں اور ہم بھی، وہ بھی پیتے ہیں اور ہم بھی، وہ بھی لباس پہنتے ہیں اور ہم بھی، ان کے پاس بہت سارا مال ہوتا ہے جس کی طرف وہ بھی دیکھتے رہتے ہیں اور ہم بھی، مگر ان کے مال کا حساب صرف انہی سے ہوگا اور ہم اس سے آزاد رہیں گے۔ (الزھد لابن مبارک، ص210، رقم: 592)

نقصان کا ایک پہلو عیش و عشرت کی زندگی بَسر کرنے کی خواہش کا ایک نقصان یہ بھی ہوگا کہ آپ اپنے

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

موجودہ لائف اسٹائل سے عدمِ اطمینان کا شکار ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں زندگی بے رونق لگنے لگے گی کیونکہ آپ جو چاہتے ہیں وہ ملا نہیں اور جو ملا وہ اچھا نہیں لگتا تو چین کہاں ملے گا! **کسی کی رِیس نہ کیجئے** کسی کی رِیس، نقل یا کاپی نہ کیجئے کہ فلاں کے پاس ایسی سواری ہے تو میں بھی ایسی لوں گا، فلاں کے پاس ایسی گھڑی، لباس اور جوتے ہیں میں بھی ویسے ہی لوں گا بلکہ وہ چیز لیجئے جس کی آپ کو ضَرورت ہے جس میں آپ کا اپنا اطمینان ہو، بِالفرض اگر کوئی پہاڑ سے چھلانگ لگا دے تو اس کی دیکھا دیکھی کیا آپ بھی چھلانگ لگائیں گے؟ یقیناً نہیں تو یہی اصول اپنی عملی زندگی میں بھی نافذ (Implement) کرلیجئے اور "چادر دیکھ کر پاؤں پھیلایئے"۔ **ٹھنڈے لوہے پر ضربیں نہ لگایئے** دنیاوی خواہشات کے ہی پیچھے بھاگ کر اپنی توانائیاں اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دنیا دار شخص کو نصیحت آموز خط لکھا: مجھے بتایئے کہ آپ دنیا کے کاموں میں اَن تھک محنت کرتے اور دنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے؟ اور کیا آپ کی ساری تمنّائیں پوری ہو گئیں؟ اس شخص نے جواب دیا: نہیں! بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اب دیکھ لیجئے جس کے آپ اس قدر حریص ہیں وہ آپ کو نہیں مل سکی! تو آخرت جس کی طرف آپ کی توجّہ ہی نہیں، اس کی نعمتیں کیسے حاصل کر سکیں گے! میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضرب لگا رہے ہیں۔(قوت القلوب، 1/178) **حرام کمانے کا سوچیں بھی مت** یاد رہے کہ ترقّی کی خواہش اور اس کے لئے کوشش بُری بات نہیں جبکہ جائز طریقے پر ہو اور انسان اپنی آخرت سنوارنے کی بھی فکر کرے، لیکن اگر شیطان آپ کے دل میں رشوت، چوری، فراڈ، سود، زمینوں پر قبضہ کرکے پیسہ کمانے اور عیش کرنے کا وسوسہ ڈالے تو فوراً لاحول شریف پڑھ لیجئے اور اپنے رب کی رضا پر راضی رہئے۔ **رب کی عطا پر راضی رہنے کا فائدہ** حضور نبیِّ اکرم، شفیعِ مُکرّم، شہنشاہِ دوعالَم، رسولِ مُعظَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا اٰتَاهُ یعنی وہ کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کِفایت رِزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔ (مسلم، ص406، حدیث:2426) حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسے ایمان و تقویٰ بقدرِ ضَرورت مال اور تھوڑے مال پر صَبْر، یہ چار نعمتیں مل گئیں، اُس پر اللہ کا بڑا ہی کَرَم و فَضل ہو گیا۔ وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔(مراٰۃ المناجیح، 7/9) **خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے** ایک بُزرگ جو مستجابُ الدعوات تھے (یعنی ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی تنگ دستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمَدنی صِرْف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دُعا کیجئے کہ میری آمَدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ انہوں نے دُعا کر دی۔ پھر ایک دکاندار آیا اور عَرض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے دس ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمَدنی میں اِضافے کی دُعا کر دیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجا کی: حضرت! میرا کُنبہ چار افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط پچاس ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دُعا کیجئے۔ وہ حاضرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے، اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور عاقبت میں سَرفراز رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صَبْر و شکر کرتا رہے کہ اس کی بَرَکت سے مالکِ کریم عَزَّوَجَلَّ اس کو زیادہ دے گا۔

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

مُعاشرے (Society) میں انسانی حیات کی بَقا کیلئے حُقوق کی حفاظت بہت ضَروری ہے جو عدل و انصاف کی فراہمی کے بغیر ممکن نہیں۔ حقیقی عدل و انصاف تب ہی ممکن ہے جب امیر و غریب، حاکم و محکوم اور آقا و غلام کے امتیازی فرق اور سوچ کو یکسر ختم کر دیا جائے۔ اسلام نے حقوق کی حفاظت کے لئے جہاں ”نظامِ عدل“ فراہم کیا ہے وہیں اس میں توازن برقرار رکھنے کے لئے ”مُساوات (Equality)“ کا پُرکشش اُصول بھی عطا فرمایا ہے۔ مُساوات اسلام کا خاصّہ ہے اور یہ ایسا وَصف ہے کہ جس معاشرے میں اسلام عملی طور پر نافذ رہا وہاں کے لوگوں کے جانی، مالی، معاشرتی اور اخلاقی حقوق کی حفاظت کی بے شمار مثالیں قائم ہوئیں۔ **اسلامی مساوات کیا ہے؟** مساوات کا مطلب ہے برابری۔ یعنی توحید و رسالت کا اقرار کرنے والا خواہ کسی بھی مُلک و زَبان سے تعلّق رکھتا ہو اسے بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ یہی اسلامی مساوات ہے۔ ہمارا دین اس بات کا دَرْس دیتا ہے کہ اللہ تعالٰی کے نزدیک تمام مسلمان برابر ہیں۔ رنگ و نَسْل، حَسَب و نسب کی بنا پر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ اسلام دنیا میں عدل و انصاف کے قیام کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی دَرَجات کی بلندی، فلاح و کامیابی اور قُربِ اِلٰہی کے حصول کو کسی جنس یا طبقے سے خاص نہیں کرتا بلکہ مساوات کے اصول کے مطابق مرد اور عورت، حاکم و محکوم، بادشاہ و رعایا سب کے لئے عام قرار دیتا ہے۔ ہر مسلمان اعمال میں اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت بجالا کر دوسروں سے بڑھ کر قربِ خدا حاصل کر سکتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا(۱۲۴) ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔ (پ5، النسآء: 124)

احادیثِ طیبہ اور مساوات فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: (1) لوگ آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اولاد ہیں اور آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) مٹی سے پیدا کئے گئے۔ (ترمذی، 5/179، حدیث: 3281 ملتقطاً) (2) اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہی ہے اور تمہارا باپ ایک ہی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ (مسند احمد، 9/127، حدیث: 23548 ملتقطاً) معلوم ہوا کہ فضیلت و برتری کا تاج صرف تقویٰ کی بدولت مل سکتا ہے۔ **مساوات کی مثالیں** نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیّبہ مساوات کی مکمل عملی تصویر (Practical Picture) نظر آتی ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مقدّس زندگی میں ایسی بیسیوں مثالیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا ہر عمل مُساویانہ ہوتا۔ غزوۂ بدر میں سُواریاں کم تھیں اور سوار زیادہ۔ ایک سواری پر کئی افراد باری باری سواری کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چاہتے تو اپنے لئے سواری مخصوص فرما سکتے تھے لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دو صحابیوں کو اپنے ساتھ سواری میں حصّے دار بنا کر اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ اسلام ہی مساوات کا حقیقی عَلَمبردار ہے۔ اسی طرح دیگر مواقع پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ مِل کر خندق کھودنا، پتّھر اُٹھانا، بھوک برداشت کرنا اور غَزْوات میں شرکت کرنا مساوات کے پیامِ دلنشین کی تابندہ مثالیں ہیں۔ نمازِ پنجگانہ میں جماعت کے مناظر بھی اسلامی مساوات کی عملی تعبیر ہیں۔ اسی طرح ہر سال حج کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے عاشقانِ رسول رنگ و نسل اور زبان و وطن کے امتیازات مٹا کر ہم لباس و ہم زباں ہو کر بیک وقت ”صدائے لَبَّیْك“ بلند کرتے ہوئے اسلامی مُساوات کا عملی مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔

* شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، کراچی

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذریعۂ معاش

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

شیخ الاسلام حضرت سیّدنا ابوعبدالرحمٰن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم، پرہیز گاروں کے سردار اور تابعی بزرگ تھے۔ حضرت اسماعیل بن عَیّاش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: روئے زمین پر حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا کوئی نہیں اور میرے علم کے مطابق اللہ پاک نے کوئی بھی ایسی خیر والی خصلت پیدا نہیں فرمائی جو حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں موجود نہ ہو۔ آپ کی ساری زندگی حج، تجارت اور جہاد کیلئے سفر کرتے گزری۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جس نے جہاد کے موضوع پر کتاب تصنیف فرمائی۔ 118ھ بمطابق 736ء کو خراسان میں پیدا ہوئے اور رمضان المبارک 181ھ بمطابق 797ء کو روم کی جنگ سے واپسی پر دریائے فرات کے قریب مقام ہِیت میں انتقال فرماگئے۔

(الاعلام للزرکلی، 4/115، سیر اعلام النبلاء، 7/602، 606)

ذریعۂ آمدن آپ کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور فرماتے تھے: اگر پانچ شخصیات نہ ہوتیں تو میں تجارت ہی نہ کرتا، پوچھا گیا وہ پانچ شخصیات کون ہیں تو فرمایا: (1) حضرت سفیان ثَوری (2) حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ (3) حضرت فُضَیل بن عِیاض (4) حضرت محمد بن سَمّاک اور (5) حضرت ابنِ عُلَیّہ علیہم الرحمۃ آپ تجارت کیلئے خراسان کا سفر فرماتے اور جو نفع ہوتا اس میں سے بقدرِ ضرورت اپنے اہل و عیال کا اور حج کا خرچہ نکال کر باقی ان پانچ ہستیوں کو بھجوا دیتے۔ (تاریخ بغداد، 6/234)

علما کی مالی خدمت آپ اہلِ علم پر بکثرت مال خرچ کرتے تھے تاکہ وہ فکرِ معاش سے آزاد ہو کر یکسوئی کے ساتھ دین کی خدمت میں مشغول رہیں، چنانچہ حضرت حِبّان بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا شہر چھوڑ کر دوسرے شہروں میں مال تقسیم کرنے پر ملامت کی گئی تو آپ نے فرمایا: میں ایسی جگہیں جانتا ہوں جہاں صاحبِ فضل و کمال اور مخلص لوگ رہتے ہیں جنہوں نے اچھی طرح علم حدیث حاصل کیا اور لوگوں کو ان کے علم کی ضرورت ہے، اگر ہم نے ان کو چھوڑ دیا تو ان کا علم ضائع ہو جائے گا اور اگر ہم نے ان کی مدد جاری رکھی تو وہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کے لئے علم پھیلا دیں گے۔

(سیر اعلام النبلاء، 7/608)

تجارت کیلئے اچّھی اچّھی نیّتیں ایک مرتبہ حضرت سیّدنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا: آپ ہمیں تو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے اور اس سے بقدرِ ضرورت لینے کا حکم دیتے ہیں اور خود خراسان کے شہروں سے حرمت والے شہر (یعنی مکۂ مکرمہ) میں سامانِ تجارت سے بھری سواریاں لے کر آتے ہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں یہ اس لئے کرتا ہوں تاکہ اس مال کے ذریعے سوال کرنے سے بچ جاؤں، اپنی عزت کی حفاظت کروں اور اپنے رب کی عبادت پر مدد حاصل کروں اور کوئی ایسا حقُّ اللہ نہیں جس کی طرف میں جلدی نہ کرتا ہوں اور اسے ادا نہ کرتا ہوں۔ حضرت فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے جواب کو پسند کیا۔ (تاریخ بغداد، 10/158)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دَین بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا بکر پر 2500روپے دَین تھا، بکر ایک ساتھ اس دَین کو ادا نہیں کر سکتا، خالد نے زید سے کہا کہ تمہارا بکر پر جو دَین[1] ہے وہ مجھے 2000روپے میں بیچ دو، میں تمہیں 2000 یکمشت دے دیتا ہوں پھر بکر سے میں تھوڑا تھوڑا کرکے وصول کرتا رہوں گا، کیا خالد اور بکر کا اس طرح کرنا درست ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں خالد اور زید کا اس طرح بیع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دَین کی بیع غیر مدیون کے ساتھ ہو رہی ہے اور کرنسی کے کرنسی سے لین دین میں ادھار کسی صورت جائز نہیں اگرچہ کہ برابر برابر ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فلموں اور گانوں کی سی ڈیز بیچنا کیسا؟

سوال: جو لوگ سی ڈی اور ڈی وی ڈی سینٹر چلاتے ہیں جہاں فلموں اور گانوں پر مبنی مٹیریل بیچا جاتا ہے تو کیا یہ کاروبار ناجائز اور حرام ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ایسا کاروبار کرنا، ناجائز و حرام اور ایسا کاروبار کرنے والا نارِ جہنّم کا مستحق ہے اس کام میں گناہ پر معاونت ہے، اللہ ربُّ العزّت نے قرآنِ پاک میں گناہ پر معاونت سے ہمیں باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ سورۂ مائدہ میں ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۪﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ6، المآئدۃ:2) ان لوگوں پر لازم ہے کہ اس حرام کام کو چھوڑ کر حلال ذریعۂ روزگار اپنائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کفّار کے میلوں میں مسلمان کا دُکان لگانا کیسا؟

سوال: کفّار کے میلوں میں مسلمان کا دُکان لگانا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں امام اَہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں بہت تفصیل سے جواب دیا ہے وہ ملاحظہ ہو: "اگر وہ میلہ اُن کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر و اَدائے رُسومِ شرک (یعنی اعلانیہ شعائرِ کفر و شرک کی ادائیگی) کریں گے تو بقصدِ تجارت بھی جانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے، اور ہر مکروہِ تحریمی صغیرہ، اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ۔ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مَعابدِ کفّار (یعنی کفّار کی عبادت گاہوں) میں جانا مسلمان کو جائز نہیں، اور اس کی علّت یہی فرماتے ہیں کہ وہ

(1) جو چیز واجب فی الذمہ ہو کسی عقد مثلاً بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اسکے ذمہ تاوان ہو یا قرض کی وجہ سے واجب ہو، ان سب کو دَین کہتے ہیں۔ (حاشیہ بہار شریعت،2/752)

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

مجمعِ شیاطین (شیطانوں کے جمع ہونے کی جگہیں) ہیں، یہ قطعاً یہاں بھی مُتَحَقِّق، بلکہ جب وہ مجمع بغرضِ عبادتِ غیرِ خدا (یعنی غیرِ خدا کی عبادت کے لئے) ہے تو حقیقۃً معابدِ کفّار (کافروں کے عبادت خانے کے حکم) میں داخل کہ مَعْبَد (عبادت خانہ) بوجہِ اُن اَفعال کے مَعْبَد ہیں، نہ بسببِ سقف و دیوار (نہ کہ چھت اور دیوار کی وجہ سے)۔۔۔اور اگر وہ مجمع مذہبی نہیں بلکہ صرف لہو ولعب (کھیل کود) کا میلا ہے تو محض بغرضِ تجارت جانا فی نفسہٖ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ کسی گناہ کی طرف مُؤَدِّی (لے جانے والا) نہ ہو، علماء فرماتے ہیں مسلمان تاجر کو جائز کہ کنیز وغلام وآلاتِ حرب (جنگی ساز و سامان) مثلِ اَسپ (گھوڑا) و سلاح (لڑائی کے ہتھیار) وآہن وغیرہ کے سوا اور مال کفّار کے ہاتھ بیچنے کے لئے دارُالحرب میں لے جائے اگرچہ اِحْتِراز افضل، تو ہندوستان میں کہ عندالتحقیق دارُالحرب نہیں، مجمعِ غیرِ مذہبی کَفَرہ (کافروں کے غیر مذہبی مجمع) میں تجارت کے لئے مال لے جانا بدرجۂ اولیٰ جواز رکھتا ہے۔۔۔پھر بھی کراہت سے خالی نہیں کہ وہ ہر وقت مَعَاذَ اللہ مَحَلِّ نزولِ لعنت (لعنت کے اُترنے کی جگہیں) ہیں تو اُن سے دوری بہتر، یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں اُن کے محلّہ میں ہو کر گزر ہو تو شِتابی (جلدی) کرتا ہوا نکل جائے وہاں آہستہ چلنا ناپسند رکھتے ہیں تو رُکنا ٹھہرنا بدرجۂ اولیٰ مکروہ۔۔پھر ہم صدرِ کلام (ابتدائے کلام) میں ایما (اشارہ) کر چکے کہ یہ جواز بھی اُسی صورت میں ہے کہ اسے وہاں جانے میں کسی معصیّت (گناہ) کا ارتکاب نہ کرنا پڑے مثلاً جلسہ ناچ رنگ کا ہو اور اسے اُس سے دور و بیگانہ موضع (یعنی دُور الگ تھلگ مقام) میں جگہ نہ ہو تو یہ جانا مستلزمِ معصیّت (یعنی گناہ کو لازم کرنے والا) ہوگا اور ہر ملزومِ معصیّت، معصیّت (گناہ کو لازم کرنے والی ہر بات خود گناہ ہے) اور جانا محض بغرضِ تجارت ہو نہ کہ تماشا دیکھنے کی نیت کہ اس نیت سے مطلقاً ممنوع اگرچہ مجمع غیر مذہبی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/523 تا 526 ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ٹی وی بیچنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گھر میں دو ٹی وی ہیں، اگر ان میں سے ایک بیچیں اور خریدنے والا اس کا غلط استعمال کرے تو کیا گناہ ہمیں ملے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: صورتِ مسئولہ میں آپ گنہگار نہیں ہوں گے، کیونکہ ٹی وی بذاتِ خود بُرا نہیں، اس کا استعمال اچھا بھی ہے اور بُرا بھی، خریدنے والا اس کا جیسا استعمال کرے، اس کا وبال آپ پر نہیں، اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کوئی اور بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی۔ (پ8، الانعام: 164)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُردہ جانور کی کھال بیچنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ مُردہ جانور کی کھال اُتار کر بیچ دیتے ہیں ان کا کھال اُتارنا اور اس کو بیچنا کیسا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں کھال اُتار کر اگر دباغت کے بعد بیچتے ہیں تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سوال ہوا کہ کھالِ مُردہ کا بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”کھال اگر پکا کر یا دھوپ میں سکھا کر دباغت کر لی جائے تو بیچنا جائز ہے لِطَهَارَتِهٖ وَ حِلِّ الْاِنْتِفَاعِ (بسبب اس کی طہارت کے اور اس سے نفع کے حلال ہونے کے) ورنہ حرام وباطل ہے لِاَنَّهٗ جُزْءُ مَيِّتٍ وَبَيْعُ الْمَيْتَةِ بَاطِلٌ (اس لئے کہ وہ مردار کی جُز ہے اور مردار کی بیع باطل ہے)۔“ (فتاویٰ رضویہ، 17/161)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تذکرۂ صالحات

حضرت سیّدتُنا صفیہ بنتِ عبدُ المُطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہا

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدتُنا صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہا رشتے میں پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پھوپھی، سیّدُ الشّہداء حضرتِ سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سگی بہن اور عشرۂ مبشرہ میں سے حضرتِ سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدۂ ماجدہ ہیں۔ آپ حسب، نسب اور خاندانی شرف کے اعتبار سے اہلِ عرب میں امتیازی حیثیت کی حامل تھیں۔ **قبولِ اسلام اور ہجرت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہجرت نَبوی سے پہلے ایمان لے آئی تھیں، رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کرکے اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہمراہ مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً ہجرت کرکے ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار) کی اس مقدّس جماعت میں شامل ہوئیں جسے اللہ پاک نے پارہ 11 سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر 100 میں اپنی رضا اور جنّت کی بشارت سنائی۔ (طبقاتِ ابن سعد، 8/34 ماخوذاً) **اولاد** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے 3 بیٹے تھے (1) حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ (2) حضرت سیدنا سائب رضی اللہ تعالٰی عنہ (3) عبد الکعبہ (سیر اعلام النبلاء، 3/516) **جرأت و بہادری** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نہایت بہادر اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تاریخِ اسلام میں دشمنِ اسلام کو واصلِ جہنّم کرنے والی سب سے پہلی خاتون آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہی ہیں۔ (الاصابہ، 7/214) چنانچہ جنگِ خندق میں ایک ایسا موقع بھی آیا کہ جب یہودیوں نے دیکھا کہ ساری مسلمان فوج خندق کی طرف مصروفِ جنگ ہے تو جس قلعہ میں مسلمانوں کی عورتیں اور بچے پناہ گزین تھے یہودیوں نے اچانک اس پر حملہ کردیا اور ایک یہودی دروازہ تک پہنچ گیا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اس کو دیکھ لیا اور خیمہ کی ایک لکڑی اُکھاڑ کر اِس زور سے اُس یہودی کے سر پر ماری کہ وہ واصلِ جہنّم ہوگیا۔ (مسند بزار، 3/190، حدیث: 978 مفہوماً) **چٹان کی طرح ڈٹ گئیں** جنگِ احد میں جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا تو آپ اکیلی کفّار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ کی بہادری پر تعجب ہوا اور آپ کے فرزند حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اے زبیر! اپنی ماں اور میری پھوپھی کی بہادری تو دیکھو! بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر یہ چٹان کی طرح کفّار کے مقابلے میں اکیلی لڑ رہی ہیں۔ (زرقانی علی المواہب، 4/490 مفہوماً، جنتی زیور، ص504) **صبر و تحمل** غزوۂ احد میں جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے شہید بھائی سیّدُ الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نعش مبارک دیکھنے کے لئے آنے لگیں تو سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: صفیہ کو اِن کے پاس مت آنے دو کہ وہ اپنے بھائی کا حال دیکھ کر رنج و غم میں ڈوب جائیں گی مگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اجازت لے کر اپنے بھائی کے پاس آئیں، اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور کمالِ صبر کا مظاہرہ فرماتے ہوئے کہا: میں خدا کی راہ میں اسے کوئی بڑی قربانی نہیں سمجھتی، پھر مغفرت کی دُعا مانگ کر وہاں سے چلی آئیں۔ (سیرۃ النبویہ لابن ہشام، ص339 مفہوماً) **وفات** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا تہتّر 73 برس کی عمر پاکر 20 سن ہجری امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں وفات پائی اور جنّت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(زرقانی علی المواہب، 4/490)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

کھانا خراب ہونے سے کیسے بچائیں؟

بنتِ ضیاء الحق عطّاریہ مدنیہ

کھانا اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے، پہلے کے دور میں کھانا خراب نہیں ہوتا تھا، جب سے میدان تیہ میں بنی اسرائیل نے مُمانعت کے باوجود مَنّ و سَلوٰی کا ذخیرہ کیا تب سے کھانا خراب ہونا شروع ہوا۔

چاول (Rice) محفوظ کرنے کے طریقے چاول ایک سے دو دن تک محفوظ رکھنے کے لئے یہ 5 طریقے مفید ہیں: (1) ریفریجریٹر میں رکھئے۔ (2) چاولوں والا برتن برف یا ٹھنڈے پانی میں رکھئے۔ (3) گرم موسم میں 4 سے 6 گھنٹے تک محفوظ رکھنے کے لئے چاول کمرے کے درجۂ حرارت (Room temperature) پر رکھیں۔ (4) کھانے پینے کی اشیاء رکھنے کے لئے بازار میں پلاسٹک کے معیاری ڈبّے ملتے ہیں جنہیں Airtight ventilated container کہا جاتا ہے یہ نہ صرف چاولوں کے لئے بلکہ کوئی سا بھی سالن فریز کرنے کے لئے بہترین ڈبّے ہیں۔ (5) سبزی یا دال وغیرہ والے چاول یا پلاؤ اچھی طرح ٹھنڈے ہونے کے بعد کسی بھی شیشے کے باؤل (Bowl) میں ڈال کر پلاسٹک wrap سے کور (Cover) کردیں اور فریز کردیں۔

سالن محفوظ کرنے کا طریقہ گوشت، قیمہ، سبزیاں اور دال وغیرہ سالن کی صورت میں اگر استعمال سے زائد پکی ہوں اور ناراض (خراب) ہوجانے کا خدشہ ہو تو (1) سالن کو بجلی نہ ہونے کی صورت میں مٹی کے برتن میں ڈال کر پانی میں رکھ دیں گرمیوں میں ایک دن رات تک ناراض نہیں ہوگا۔ (2) ریفریجریٹر میں کسی شیشے کے برتن میں ڈال کر رکھیں تو بھی محفوظ رہے گا۔ (3) اگر فریج کی سہولت نہ ہو یا بجلی غائب ہو تو رات کے وقت کھانے کی اشیا پلاسٹک وغیرہ کی ٹوکری میں رکھ کر چھت یا درخت سے لٹکا دیں کہ یہ بھی کھانا محفوظ رکھنے کا پرانا طریقہ ہے۔

نوٹ فریزر سے نکالا ہوا سالن گرم کرنے کیلئے فرائی پین میں ہلکا سا کھانے کا آئل ڈال لیں تاکہ سالن گرم کرتے ہوئے اُس میں جلنے کی بدبُو نہ شامل ہو۔

روٹی محفوظ رکھنے کا طریقہ ہمارے یہاں آٹا مختلف قسم کا استعمال کیا جاتا ہے کہیں صرف چکی کا تو کہیں صرف فائن یا دونوں کو مکس کرکے روٹی بنائی جاتی ہے اسے نرم یا محفوظ رکھنے کے لئے 3 طریقے ملاحظہ کیجئے (1) کسی کپڑے میں اچھی طرح لپیٹ کر ہاٹ پاٹ میں رکھ دیں۔ (2) آٹا گوندھتے وقت اس میں تھوڑا سا گھی یا کھانے کا آئل ملا دیں۔ (3) رات کی بچی ہوئی سُوکھی روٹی کو تھوڑا سا پکانے کا آئل اور پانی لگا کر توے پر گرم کرکے کھانے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔

مدنی مشورہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ سالن یا چاول وغیرہ اتنی ہی مقدار میں تیار کیا جائے جو ایک یا دو وقت کھا کر ختم ہوجائے۔ اگر اس کے باوجود کھانے کی کچھ مقدار بچ جائے تو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ کسی ضرورت مند مسلمان کو پیش کرکے ثواب کے حق دار بنئے۔ کچرا کونڈی یا کوڑے دان (Dustbin) میں مت پھینکئے کہ یہ رِزق کی بے حرمتی اور اللہ تعالٰی کی نعمتوں کو ضائع کرنا ہے، اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا صحیح استعمال کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی نعمتوں میں مزید اضافہ ہوگا۔ یہ بات ذِہن نشین رکھیں کہ کھانا اور مشروبات وغیرہ کتنی ہی احتیاط کے ساتھ ذخیرہ (Store) کئے جائیں تاہم ان میں مُضِر جراثیم (Harmful Bacteria) کی نشوونما کا امکان موجود رہتا ہے۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

عورت کے مخصوص ایّام میں فرض طواف کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ حج کے موقع پر اگر کسی اسلامی بہن کو 8 ذوالحجۃ الحرام کے دن ماہواری آئے اور ماہواری ختم ہونے سے پہلے اس کی واپسی کی ٹکٹ ہو اور اس نے طواف زیارت نہ کیا ہو، ٹکٹ منسوخ کروانے میں شدید دشواری کا سامنا ہو تو اس صورت میں اس کے لئے شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں کیا حل ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسی عورت اپنی ٹکٹ منسوخ کروائے اور پاک ہونے کے بعد طوافِ فرض ادا کرے، اگرچہ بارہویں کے بعد ہی پاک ہو، اگر ٹکٹ منسوخ کروانے میں اپنی یا ہمسفروں کی سخت تکلیف و دشواری کا سامنا ہو تب بھی ایسی عورت کے لئے اس ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا ناجائز و گناہ ہے۔ اور اگر وہ اسی حالت میں داخل ہوگئی اور اس نے طواف بھی کر لیا تو گناہ گار ہوگی البتہ اس صورت میں طواف والا فرض ادا ہو جائے گا اور اس پر اس گناہ سے توبہ کرنا لازم ہوگی اور ناپاکی کی حالت میں طواف کرنے کے سبب حرم میں ایک بدنہ (یعنی گائے یا اونٹ کی قربانی) دینا اس پر لازم ہوگا، پھر بعد میں اگر بارہویں کے غروبِ آفتاب تک طہارت کر کے طوافُ الزیارۃ کا اعادہ کرنے میں کامیابی ہوگئی تو کفارہ ساقط ہو گیا اور بارہویں کے بعد اگر پاک ہونے کے بعد موقع مل گیا اور اعادہ کر لیا تو بدنہ ساقط ہو گیا مگر دم دینا ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عورت حج و عمرہ کیلئے حیض روکنے والی گولیاں کھاسکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت حج و عمرہ کے لئے حیض روکنے والی گولیاں کھاسکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب نہ بنیں، لعدم المانع الشرعی۔ اور اگر جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب بنیں تو اجازت نہیں، اللہ تعالٰی قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (پ2، البقرۃ:195)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا عمرے کے طواف و سعی کے بعد اپنے شوہر کا حلق یا تقصیر کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں عورت جو عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہو چکی، ابھی تقصیر نہیں کی وہ اپنے شوہر کے احرام سے نکلنے کے وقت (یعنی اس کے عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہونے کے بعد) کیا اس کا حلق یا تقصیر کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! کر سکتی ہے کہ جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا تو اب مُحرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا ابھی مُحرم ہو اور اسکا احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنت، مرکز الاولیاء لاہور

سخاوتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مزارِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

محمد امجد عطاری مدنی*

رسولِ اکرم، شفیعِ معظّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: سخی اللہ تعالٰی سے قریب، جنّت سے قریب، لوگوں سے قریب اور دوزخ سے دور ہے جبکہ بخیل اللہ سے دور، جنّت سے دور، لوگوں سے دور اور دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ پاک کو عبادت گزار بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

(ترمذی، 3/387، حدیث:1968)

حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: خلافتِ صدیقی میں قحط پڑ گیا، لوگ بارگاہِ صدیقی میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آسمان بارش نہیں برسا رہا، زمین سبزہ نہیں اُگا رہی اور لوگ سخت مصیبت و پریشانی میں ہیں۔ خلیفۂ رسول حضرتِ سیّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جاؤ اور صَبْر کرو، شام گزرنے سے پہلے ہی اللہ کریم تمہاری تنگی دور فرما دے گا۔ چنانچہ کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ شور اُٹھا "ملکِ شام سے عثمان کا تجارتی قافلہ آیا ہے" اس میں سو اونٹ اشیائے خورد و نوش سے لدے تھے، تاجر حضرت کے دروازے پر جمع ہو گئے، دروازہ کھٹکھٹایا، آپ باہر تشریف لائے اور پوچھا: کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: بہت تنگی کا وقت ہے نہ آسمان سے بارش برس رہی ہے نہ زمین سبزہ اگا رہی ہے اور لوگ انتہائی پریشانی میں ہیں، آپ کھانے پینے کا سامانِ تجارت ہمیں بیچ دیں تاکہ ہم نادار مسلمانوں کی مدد کر کے ان پر فراخی کریں۔ فرمایا: محبت و شوق سے اندر آؤ اور خرید لو۔ تاجر اندر گئے تو کھانے کا سامان سامنے موجود تھا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے ملکِ شام سے جتنے میں خریدا ہے آپ حضرات اس پر مجھے کتنا نفع دیں گے؟ تاجر بولے: دس کے بدلے بارہ دیں گے۔ فرمایا: مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: دس کے بدلے پندرہ دیں گے۔ فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجر حیران ہو کر کہنے لگے: اے ابو عَمْرو! ہمارے علاوہ تو مدینہ طیبہ میں اور کوئی تاجر نہیں، آپ کو کون زیادہ دے رہا ہے؟ سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مجھے میرا کریم ربّ زیادہ دے رہا ہے، ایک کے بدلے دس عطا فرما رہا ہے، کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجر بولے: بخدا! ہم اس سے زیادہ نہیں دے سکتے۔ حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ تمام اشیائے خوردنی (کھانے کی چیزیں) ضَرورت مند مسلمانوں پر صدقہ کر دی ہیں۔

(الرقۃ والبکاء لابن قدامہ، ص:92)

دو مرتبہ جنّت خریدی حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دو مرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ جب بِئْرِ رُوْمَہ (پانی کا کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا اور دوسری مرتبہ جب غزوۂ تبوک کے لئے سامانِ جہاد فراہم کیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/96، رقم:171)

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سخاوت کے اور بھی واقعات کتبِ حدیث و سیرت میں جگمگا رہے ہیں۔

آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہ نے 18 ذُوالحجۃ الحرام سن 35 ہجری میں بروزِ جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی عمر پا کر نہایت مظلومیّت کے ساتھ جامِ شہادت نَوش فرمایا۔ (الاصابۃ، 4/379، ماخوذاً)

اللہ تعالٰی کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ تراجم،

روشن ستارے

حضرت سیدنا ابوذرِ غفاری رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

مزارِ مبارک حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضیَ اللہ تعالٰی عنہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم: جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ صورت و سیرت میں حضرتِ عیسیٰ علیہِ السَّلام کے مِثْل کو دیکھے تو وہ ابو ذَر کو دیکھ لے۔ (معجم کبیر، 2/149، حدیث:1626) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زُہد و تقویٰ میں بے مثل، علم و عمل میں یکتا، حضرتِ سیدنا جُنْدُب بن جُنَادہ ابو ذر غِفاری رضیَ اللہ تعالٰی عنہ کا شمار نہایت جلیلُ القدر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں ہوتا ہے، آپ رضیَ اللہ تعالٰی عنہ وعدہ نبھاتے، وَصِیّت پوری فرماتے، لوگوں سے بِلا ضَرورت میل جول رکھنے سے کتراتے، حق بات بیان کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوتے اور نہ ہی حکمرانوں اور بادشاہوں کے رُعب و دبدبہ سے گھبراتے، ہر طرح کی مَشَقّتوں اور تکلیفوں میں بھی دین پر ثابت قدم رہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/210) **شوقِ عبادت** قبولِ اسلام سے پہلے تین سال تک رات بھر کھڑے ہو کر خدائے واحد کی عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ رات کے آخری حصّے میں (تھک کر) زمین پر گِر جاتے۔ (مسلم، ص1030، حدیث:6359) **قبولِ اسلام و ہجرت** ایک روایت کے مطابق نورِ اسلام کی کرنیں مکہ کی وادیوں سے نکل کر قبیلۂ غِفار تک پہنچیں تو آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ مکہ پاک حاضر ہوگئے لیکن کسی سے حضورِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں پوچھ نہ سکے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکریم آپ کو مسافر خیال کرکے گھر لائے (اور مہمان نوازی کی)، اگلے دن پھر گھر لائے اور فرمایا: اس شہر میں آنے کا کیا مقصد ہے؟ آپ نے دل کا حال بیان کیا تو حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکریم نے فرمایا: میرے پیچھے چلے آیئے، راستے میں کسی نے دیکھا اور خطرے کی کوئی بات ہوئی تو میں دیوار کی طرف رُخ کرلوں گا جیسے جوتا درست کررہا ہوں اور آپ آگے بڑھ جایئے گا، اس طرح آپ رضیَ اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلامی طریقے کے مطابق رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام پیش کرنے کی سب سے پہلے سعادت پائی، قبولِ اسلام کے بعد کفّار و مشرکین کی جانب سے اَذِیّتیں برداشت کیں۔ (بخاری، 2/480، حدیث:3522 ملخصاً، مسلم، ص1030، حدیث:6359) آخر کار اپنے قبیلے میں لوٹ آئے، پھر غزوۂ خندق کے بعد ہجرت کرکے مدینے تشریف لائے اور اَہلِ صُفّہ میں شامل ہوگئے۔ (طبقات ابن سعد، 4/170، 1/197) **بارگاہِ رسالت میں مقام** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ جانِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت گزاری کے فرائض سَر اَنجام دیتے تھے، فارغ ہوتے تو مسجد میں آجاتے اور یہیں آرام کرتے۔ (مسند احمد، 10/440، حدیث:27659) رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات کا شرف پاتے تو سیّدِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم آپ سے مصافحہ ضَرور فرماتے۔ (مسند الطیالسی، ص64، حدیث:473) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے (اور کوئی چیز تقسیم کرنا ہوتی) تو آپ سے ابتدا کی جاتی اور جب آپ موجود نہ ہوتے تو آپ کو تلاش کروایا جاتا۔ (تاریخ ابن عساکر، 66/187) رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے آخری لمحات میں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کو بُلوایا، آپ بارگاہِ نبوی میں پہنچے تو والہانہ انداز میں اپنے محبوب آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اوپر جُھک گئے سیّدِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی آپ کا ہاتھ اپنے جسمِ اَطْہر

*مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کے ساتھ چمٹالیا۔ (مسند احمد، 8/ 101، حدیث: 21499) **غصّے پر غصّہ** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک غلام نے آپ کی بکری کی ٹانگ توڑ دی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: میں آپ کو غصّہ دلانا چاہتا تھا تاکہ آپ مجھے مار کر گناہ گار ہوں، فرمایا: جس نے تمہیں اس کام پر اُبھارا (یعنی شیطان) میں اسے ناراض کروں گا پھر آپ نے غلام کو آزاد فرمادیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 66/211) **درہم و دینار جمع نہ رکھتے** سونا چاندی اپنے پاس جمع رکھنا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سخت ناپسند تھا، ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے امتحاناً آپ کے پاس رات کے وقت ایک ہزار دینار بھجوائے آپ نے سارے دینار صبح ہونے سے پہلے صَدَقہ کردیئے۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/393) **امیر کیوں بنوں؟** ایک دفعہ کسی نے آپ سے پوچھا: آپ دوسروں کی طرح اپنی جائیداد کیوں نہیں بناتے؟ ارشاد فرمایا: مجھے امیر بننے کی خواہش نہیں ہے۔ (الزہد لاحمد، ص171) **دنیا سے بے رغبتی** ایک شخص نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس حاضر ہو کر کچھ مال پیش کیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس دودھ کے لئے ایک بکری، سُواری کے لئے گدھا، خدمت کے لئے بیوی ہے اور ایک چادر ضَرورت سے زائد ہے جس کی وجہ سے خوف زدہ ہوں کہ کہیں مجھ سے اس کا حساب نہ لے لیا جائے۔ (معجم کبیر، 2/150، حدیث: 1631) **آزمائشوں پر خوشی** ایک مرتبہ رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم نیک آدمی ہو، عنقریب میرے بعد تم پر آزمائشیں آئیں گی، آپ نے عرض کی: راہِ خدا کی آزمائشیں؟ ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں، عرض کی: حکمِ الٰہی کو خوش آمدید۔ (تاریخ ابن عساکر، 66/192) **تنہائی پسند** غزوۂ تبوک کے سفر میں آپ سب سے الگ چل رہے تھے۔ یہ دیکھ کر جانِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابوذر! تم تنہا چلو گے، تنہا مروگے اور تنہا ہی اُٹھائے جاؤ گے۔ (مغازی للواقدی، 3/1000) سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو فرمایا وہی ہو کر رہا چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات ظاہری کے بعد آپ نے شام کے ایک گاؤں میں مستقل رہائش اختیار کرلی پھر حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں دِمَشق چلے آئے اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رکھا، زندگی کے آخری اَیّام مدینے کے گِرد و نواح میں موجود مقام "رَبَذَہ" میں گزارے۔ (اعلام للزرکلی، 2/140) **فرمانِ مصطفےٰ پر یقین** حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وِصال مبارک سِن 32 ہجری میں ہوا، بوقتِ وصال اَہلیہ محترمہ حضرت سیّدتنا اُمِّ ذَر رضی اللہ تعالٰی عنہا رونے لگیں تو پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ عرض کی: میرے پاس اتنا کپڑا نہیں ہے کہ آپ کو کفن دے سکوں، آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم چند افراد سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے ایک شخص کی موت ویرانے میں ہوگی اور اس کے جنازے میں مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اُس وقت وہاں موجود تمام لوگ کسی نہ کسی شہر یا گاؤں میں انتقال کرچکے ہیں اب میں ہی ان میں سے باقی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں، لہٰذا اب تم باہر جاکر دیکھو مسلمانوں کی کوئی نہ کوئی جماعت ضَرور آتی ہوگی۔ حضرت اُمِّ ذر رضی اللہ تعالٰی عنہا باہر راستے پر انتظار کررہی تھیں کہ ایک قافِلے کے آثار نظر آئے۔ قافلہ قریب آیا تو حضرت اُمِّ ذَر رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: ایک مسلمان اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے تم اس کے کفن دفن کا بندوبست کرو، قافلے والوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ فرمایا: صحابیِ رسول حضرت ابوذر غفاری، یہ سُنتے ہی قافلے والے بے چین و بے قرار ہوگئے اور بے تابانہ آپ کے پاس پہنچے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں چند وصیتیں کیں اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ ایک قول کے مطابق اس قافلے میں موجود صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ، 1/442 ملخصاً) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 281 احادیث کے مہکتے پھول اُمّتِ مُسلِمہ تک پہنچائے ہیں۔ (تہذیب الاسماء، 2/513)

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

صدرالافاضل مفتی سیّد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی

مزار مبارک مفتی نعیم الدین مرادآبادی

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے خُلَفا میں ایک اہم شخصیت صدرُ الاَفاضِل، بدرُ الاَماثِل مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کی ہے۔ آپ علیہ الرَّحمہ بیک وقت مفسّر، محدّث، مُناظِر، خطیب، محرّر (Writer) اورقومی راہنما تھے۔

پیدائش آپ کی ولادت 21 صفر المظفر 1300 ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء کو مرادآباد(ہند) میں ہوئی۔ تاریخی نام غلام مصطفیٰ رکھا گیا مگر سیّد محمد نعیم الدّین کے نام سے مشہور ہوئے۔

تعلیم آٹھ سال کی عُمر میں قراٰنِ پاک حِفْظ کر لیا۔ والدِ مکرّم مولانا سیّد مُعین الدّین نُزْہَت سے اردو اور فارسی لکھنا پڑھنا سیکھی۔ دَرْسِ نظامی کی تعلیم مولانا شاہ فضل احمد اَمْروہی اور مولانا شاہ گل محمد قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادِی سے حاصل کی۔ 19 سال کی عمر میں درسِ نظامی سے فراغت حاصل کی اور ایک سال فتویٰ نویسی کی مشق فرمائی۔

اعلیٰ حضرت سے تعلّق 20 سال کی عمر میں پہلی کتاب علمِ غیبِ نَبَوی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر تالیف فرمائی جس کا نام "اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا لِاِعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفٰی" ہے۔ جب یہ کتاب امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کی بارگاہ میں پیش کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑی عمدہ نفیس کتاب ہے۔ یہ نوعمری اور اتنے احسن دلائل کے ساتھ اتنی بلند کتاب مُصنّف کے ہونہار ہونے پر دالّ (یعنی دلالت کرتی) ہے۔ (حیاتِ صدر الافاضل، ص33) پھر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کی بارگاہ میں پہلی بار حاضری کا شرف ملا۔ اس کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ میں ہر پیر اور جمعرات کو لازمی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کی بارگاہ میں جاتا۔ (ایضاً) اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت آپ پر بہت اعتماد فرماتے اور اہم امور میں آپ سے مشورہ فرماتے تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کے ترجمۂ قراٰن بنام "کنزالایمان" پر آپ نے تفسیری حاشیہ خزائنُ العرفان تحریر فرمایا۔ جو سابقہ معتَمد تفاسیر کا خلاصہ اور مشہورِ زمانہ ہے۔

شرفِ بیعت اور اجازت وخلافت آپ نے اپنے استادِ مکرم مولانا شاہ گل محمد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں شرفِ بیعت حاصل کیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کے علاوہ آپ کو اپنے مرشِدِ گرامی اور شیخ المشائخ مولانا شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بھی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ (بانیانِ سلسلہ نعیمیہ، ص206)

تدریسی خدمات 1910ء میں آپ علیہ الرَّحمہ نے مراد آباد میں مدرسہ انجمن اہلِ سنّت وجماعت کی بنیاد رکھی جو بعد میں جامعہ نعیمیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ کی تربیت سے ایسے شاگرد تیار ہوئے جنہوں نے مزید مدارس قائم فرمائے۔ بانی

*مُدَرِّس جامعۃ المدینہ، ماریشس

دارالعلوم حزب الاحناف مولانا ابوالبرکات سیّد احمد قادری صاحب، بانی دار العلوم نعیمیہ کراچی مولانا محمد عمر نعیمی، بانی دارالعلوم حنفیہ بصیر پور اوکاڑہ مولانا ابوالخیر نور اللہ نعیمی، بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور مفتی محمد حسین نعیمی علیہم الرحمۃ ان میں سے چند ایک ہیں۔ (حیاتِ صدرالافاضل، تقدیم، ص13 ملخصاً)

دیگر خدمات آپ کے دور میں عقائد واعمال میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہورہے تھے۔ آپ نے ان تمام کے ردّ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ تحریکِ پاکستان میں بھی آپ کا کردار مثالی رہا۔ آپ کی کوششوں سے بنارس (ہند) میں آل انڈیا سنی کانفرنس 1946ء میں منعقد ہوئی جس میں مطالبۂ پاکستان کی زبردست حمایت کی گئی۔ (حیاتِ صدرالافاضل، ص189 ملخصاً)

تصانیف آپ کی تصانیف میں تفسیرِ خزائنُ العرفان کے علاوہ ❀ اَطْیَبُ الْبیان فِی رَدِّ تَقْوِیَۃِ الْاِیمان، ❀ کتابُ العقائد، ❀ سوانحِ کربلا، ❀ کشفُ الحِجابِ عَنْ مَسَائلِ اِیصالِ الثَّواب، ❀ سیرتِ صحابہ ❀ آدابُ الاخیار اور ❀ نعتیہ دیوان بنام ریاضِ نعیم وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے پندرہ روزہ رسالہ "السوادالاعظم" بھی جاری فرمایا جو بعد میں ماہنامہ بنا۔

وصال آپ علیہ الرَّحمہ کا وصال مبارک 19 ذوالحجۃ الحرام 1367ھ بمطابق 23 اکتوبر 1948ء بروز جمعۃ المبارک کو ہوا۔ (بانیان سلسلہ نعیمیہ حاشیہ ص 251) جامعہ نعیمیہ مرادآباد ہند کی مسجد کے گوشے میں آپ کا مزار مبارک رحمتِ الٰہی کے سائے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آپ پر رَحْمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

ان کی سیرت کی مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "تذکرۂ صدرالافاضل" کا مطالعہ فرمایئے۔

سب سے پہلے کلیجی کھانا سنّت ہے

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معمول تھا کہ نمازِ عید الاضحیٰ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دستِ مبارک سے قربانی کے جانور کو ذَبْح فرماتے اور کلیجی پکانے کا حکم دیتے، جب وہ تیار ہوجاتی تو اس سے تناول فرماتے۔ قربانی کرنے والے کے لئے سنّت ہے کہ قربانی کے گوشت میں سے سب سے پہلے کلیجی کھائے کہ اس میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عمل سے مشابہت اور نیک شگون ہے کیونکہ اہلِ جنّت کو جنّت میں سب سے پہلے اس مچھلی کی کلیجی کھلائی جائے گی جس پر زمین ٹھہری ہوئی ہے۔ (المدخل، 1/205 ملخصاً)

امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد حاجی عبدالرحمٰن قادری علیہ رحمۃ اللہ البارِی باشَرع اور پرہیز گار آدمی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، بہت سی احادیث زَبانی یاد تھیں اور سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ 1370ھ میں حج پر روانہ ہوئے، اَیّامِ حج میں مِنٰی میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے مختصر عَلالت کے بعد آپ 14 ذوالحجۃ الحرام 1370ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(آپ کی سیرت کی مزید جھلکیاں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالحجۃ الحرام 1438ھ کے صفحہ 45 پر ملاحظہ کیجئے۔)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ذُوالحِجَّۃِ الحرام میں ہے۔

ذُوالحِجَّۃِ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** ذوالحجۃ الحرام 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا۔[1] مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

(1) اُمِّ رُومان بنتِ عامر رضی اللہ تعالٰی عنہا، حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی والدہ، قدیمُ الاسلام صحابیہ اور صالحہ و پارسا تھیں، ذوالحجہ 6ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا۔(طبقاتِ ابن سعد، 8/216، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 3/291) (2) حضرتِ سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، قدیمُ الاسلام، مجاہد، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں حصّہ لینے والے، حَبَشہ و مدینۂ منوّرہ دونوں جانب ہجرت کرنے کی سعادت پانے والے تھے۔ آپ کا وصال ذوالحجہ 35ھ میں ہوا۔(طبقاتِ ابنِ سعد، 3/295، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 5/73)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

(3) محافظِ اسلام حضرتِ سیّدنا مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت کوفہ میں ہوئی۔ آپ سیّدُ الشہداء سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چچا زاد بھائی، نائب اور جان نثار اصحاب میں سے ہیں۔ 9 ذُوالحِجَّۃِ الحرام 60ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ کا مزارِ مبارک کوفہ میں جامع مسجد انبیاء کے پاس فیوض وبرکات کا منبع ہے۔(البدایہ والنہایہ، 5/664، الکامل فی التاریخ، 3/398، شہادتِ نواسہ سیّد الابرار، ص617)

(4) سیّدُ العلماء حضرت شیخ ابوالحسن علی بن یوسف لَخْمِی شَطْنَوفی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 644ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ شیخُ القُرّاء، فقیہِ شوافع، استاذ جامعہ ازہر اور مصنف تھے، دنیا بھر میں اپنی مستند ترین کتاب "بَہْجَۃُ الْاَسْرَار و مَعْدَنُ الْاَنْوَار" کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ آپ نے 20 ذوالحجہ 713ھ کو وصال فرمایا اور قاہرہ مصر میں دفن ہوئے۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار مصر و القاہرہ، 1/417، الاعلام للزرکلی، 5/34، فتاویٰ رضویہ، 21/384، 385) (5) جوّادِ زمانہ حضرت امام ابوجعفر محمد تقی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی ولادت 195ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ اپنے فضل و کمال، جُود و سخاوت اور تقویٰ و پرہیز گاری میں مشہور تھے۔ 25 سال کی عمر میں 220ھ کو درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ مزار مبارک بغداد شریف میں اپنے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کے قُرب میں ہے۔(شواہد النبوۃ، ص267، تاریخ بغداد، 3/265تا267) (6) شیخُ المشائخ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت جلال الدین حسین بخاری سُہر وردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 706ھ کو اُوچ شریف (ضلع بہاول پور جنوبی پنجاب) میں ہوئی، آپ علوم اسلامیہ میں ماہر، کثیر مشائخ کے خلیفہ، استاذالعلماء والمشائخ اور مؤثر شخصیت تھے۔ دنیا بھر کے کثیر شہروں کا سفر کرنے میں شہرت پائی۔ آپ نے 10 ذوالحجہ 785ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک اُوچ شریف میں معروف ہے۔(مرآۃ الاسرار، ص974) (7) شاہِ ہمدان امیرِ کبیر سیّد علی ہمدانی کبراوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 713ھ کو آلوند

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

(ہمدان) مغربی ایران میں ہوئی۔ آپ علوم و فنون کے جامع تھے، دنیا بھر کے دس ہزار سے زائد اولیاءُ اللہ کی زیارت کی سعادت پائی، سلسلۂ کبراویہ کو عام کیا، جنت نظیر خطۂ کشمیر میں دینِ اسلام کی شمع روشن کی اور کثیر کتب کو تصنیف فرمایا۔ **ذَخِیرَةُ الْمُلُوك** اور **اورادِ فتحیه** آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ نے 6ذوالحجہ 786ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک کولاب (صوبہ خَتْلان، تاجکستان) میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص1030تا1034، ماہنامہ ماہِ نور جنوری 2013ء، ص24 تا31) (8) غوثِ زماں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1262ھ کو سبز پور (ہری پور ہزارہ، خیبر پختونخواہ) کے ایک گاؤں چھوہر شریف میں ہوئی اور یہیں یکم ذوالحجۃ1342ھ میں وصال فرمایا، آپ ولیِ کامل، مصنّفِ کُتُب اور دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کے بانی ہیں۔30اجزاء پر مشتمل کتاب "مجموعہ صَلَوَاتُ الرسول" مطبوع ہے۔(تذکرہ اکابرِ اہلسنت، ص216) (9) تاجُ العارفین، شیخ محمد افضل الٰہ آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت ربیعُ الاول 1038ھ سیّدپور (نزدغازی پور، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، مصنفِ کُتُب اور سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کے شیخ طریقت تھے۔ تصانیف میں "**شرح فُصُوصُ الْحِکَم** مُسَمّٰی بہ **شَرْحُ الْفُصُوص عَلٰی وَفقِ النُّصُوص**" بھی ہے۔ آپ کا وصال18ذوالحجہ 1124ھ کو ہوا، مزار مبارک دائرہ شاہ اجمل شہر الٰہ آباد (یوپی) ہند میں ہے۔(تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند، 2/974، تذکرہ علمائے ہند، ص417) (10) مَلِکُ الشُّعراء حضرت سیّد وارث شاہ بخاری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت غالباً 1122ھ میں جنڈیالہ شیر خان تحصیل و ضلع شیخو پورہ (پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور 9 ذوالحجہ 1206ھ کو وصال فرمایا، مزار جنڈیالہ شیر خان میں ہے۔ آپ حضرت بابابُلّھے شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہم استاذ، عالمِ باعمل، قادرُ الکلام اور ممتاز صوفی پنجابی شاعر تھے۔(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 22/573،575، رسائل قصوری، 1/40)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام

(11) شیخُ الاسلام، عمدۃُ المحدثین، شہابُ الدّین، حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 773ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 28ذوالحجہ 852ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین قَرافہ صُغریٰ میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، محدثِ جلیل، استاذُ المحدثین، شاعرِ عربی اور 150 سے زائد کُتُب کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصنیف "**فتحُ الباری شرح صحیح البخاری**" کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔(بستان المحدثین، ص302، الروایات التفسیریہ فی فتح الباری، 1/39، 65) (12) حجۃُ الاسلام حضرت امام ابو بکر احمد بن علی رازی جَصّاص حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 305ھ کو بغداد میں ہوئی اور 7ذوالحجہ 370ھ کو بغداد عراق میں وصال فرمایا۔ آپ امام وفقیہِ اَحناف، زہد وورع کے پیکر، حسنِ اخلاق کے جامع اور مفسّرِ قراٰن ہیں۔ آپ کی 12سے زائد تصانیف میں سے "**احکامُ القرآن**" کوبڑی شہرت حاصل ہوئی۔(حدائق الحنفیہ، ص203، الفوائد البہیہ، ص36) (13) امامِ علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1358ھ سنگھیا (تحصیل بائسی، ضلع پورینہ، بہار) ہند میں ہوئی اور 14ذوالحجہ 1434ھ کو وصال فرمایا، تدفین سنگھیا ہند میں ہی ہوئی، آپ تلمیذِ ملک العلماء وفقیہِ اعظم ہند، فاضل جامعہ مظہرِ اسلام بریلی شریف، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، استاذُالعلماء، امامُ المنطق والفلسفہ اور ماہرِ معقولات ہیں۔ آپ کے مضامین کا مجموعہ "**تحقیقاتِ امام علم و فن**" شائع شدہ ہے۔ (تحقیقات امام علم وفن، ص11، 20، 27، مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص611)۔

---

[1] ❁حضرت سیّدنا امام محمد باقر(یوم عرس7ذوالحجہ) ❁مرشدِ اعلیٰ حضرت، حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی(یوم عرس18ذوالحجہ) ❁حضرت سیّد عبدُاللہ شاہ غازی (یوم عرس20، 21، 22ذوالحجہ) ❁حضرت امام ابو بکر جعفر بن یونس شِبلی (یوم عرس27ذوالحجہ) ❁حضرت علامہ بدرُ الدّین عینی (یوم عرس4ذوالحجہ) ❁حضرت امام ابوالحسن علی مَرغِینانی(یوم عرس15ذوالحجہ) ❁حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری (یوم عرس 15ذوالحجہ) ❁حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی(یوم عرس22ذوالحجہ)

انقلابی کارنامے

حضرت علّامہ عبد العزیز پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ الباری کا تعارف اور دینی خدمات

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

زُبدۃ الاولیاء، سَرخیلِ اَصفیاء، عارف باللہ، مَنْبع علم و حکمت، علّامۃ الدہر، سلطانُ الفُضَلاء، صاحبِ علم و عمل، جامعُ المعقول والمنقول، ماہرُ الفروع والاصول حضرت علّامہ ابو عبد الرحمٰن عبد العزیز پرہاروی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت باسعادت 1206ھ کو بستی پرہاراں، مضافات کوٹ اَدُّو (مظفر گڑھ) میں ہوئی۔ (احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص25 ملخصاً)

ابتدائی تعلیم قراٰن مجید والدِ ماجد سے حفظ کیا پھر مدینۃ الاولیاء ملتان (پنجاب، پاکستان) تشریف لائے، وہاں حضرت خواجہ محمد جمال چشتی ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے علوم و فنون حاصل کئے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص230)

ذہانت علّامہ عبد العزیز پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی بچپن میں اِتنے ذہین نہیں تھے لیکن استاذِ محترم حافظ محمد جمال ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی نظرِ کرم سے آپ کو ایسی ذہانت عطا ہوئی کہ جو کتاب ایک بار پڑھ لیتے وہ نہ بُھولتے، مشکل سے مشکل کتاب کے معانی و مطالب بآسانی بیان فرما دیتے۔ (احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص27 ملخصاً)

علمِ لَدُنّی ذاتِ باری تعالیٰ کا آپ پر خصوصی کرم تھا جس کی ایک نظیر (مثال) یہ ہے کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السَّلام ایک رات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس تشریف لائے، اپنا دستِ مبارک آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی برکت سے آپ کا سینہ علم و فضل اور روحانیت کا سمندر بن گیا۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص230 ملخصاً)

علوم وفنون میں مہارت حضرت علامہ عبد العزیز پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہت سے علوم جو مُردہ ہو چکے تھے انہیں زندہ فرمایا اور ان میں مزید اضافہ بھی فرمایا۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا علم لَدُنّی تھا اس لئے آپ اپنے ہم عصر علما سے ممتاز تھے۔ (احوال و آثار علامہ عبد العزیز پرہاروی، ص32 ملخصاً)

273 علوم پر کامل دسترس آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ”ہم عقل و ذکاء پر فخر نہیں کرتے بلکہ اس ذات کی حمد و ثناء کرتے ہیں جس نے ہمیں اِلہام کے اوّلین و آخرین علوم عطا فرمائے اور مُعاصِرین میں سے ہمیں اس کے لئے مُنتخب فرمایا“ چنانچہ آپ کو قراٰن و اُصولِ قراٰن کے 80، فقہ و حدیث کے 90، علم و ادب کے 20، حکمت و طبعیات کے 40، ریاضی کے 30، الٰہیات کے 10 اور حکمتِ عملیہ کے 3 علوم پر مہارت تامّہ حاصل تھی۔ (ایضاً، ص32 مفہوماً)

تصنیف و تالیف علّامہ پرہاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے مختلف علوم و فنون پر کثیر کتب تحریر فرمائیں، جن میں درسِ نظامی میں رائج علم الکلام کی مشہور کتاب ”شرح عقائدِ نسفیہ“ کی بہترین اور ضخیم عربی شرح بنام ”اَلنِّبْرَاس“ آپ کی وجہِ شہرت بنی۔ اس کے علاوہ دیگر 10 کتب کے نام درج ذیل ہیں: (1) اَلصِّمْصَام فِی اُصُوْلِ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن (عربی) (2) اَلنَّاھِیَہ (3) اَلسَّلْسَبِیْل فِی تَفْسِیْرِ التَّنْزِیْل (4) ایمانِ کامل (فارسی) (5) مُشْکِ عَنْبَر (عربی، طب) (6) کَوْثَرُ النَّبِی فِی اُصُوْلِ الْحَدِیْث (عربی) (7) شرح حصن حصین (8) فَنُّ الْاَلْوَاح (9) الاکسیر (طب) (10) حیاتُ النبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (ایضاً، ص44 تا 60 ماخوذاً)

وصال و مدفن علم اور فضل و کمال کا یہ آفتاب تقریباً 33 سال کی عمر میں 1239ھ کو بستی پرہاراں (پنجاب، پاکستان) میں غروب ہو گیا آپ کا مزارِ پُر انوار وہیں پر مَنبعِ انوار ہے۔

(تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص231 ملخصاً)

آپ کا عرس 8، 9 ذوالحجۃ الحرام کو ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اندازِ مہمان نوازی

مزار شریف سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا ضیاءُالدین احمد قادری مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی پابندِ شریعت، پاکیزہ اَخلاق والے، نہایت شفیق اور بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں جو بھی آتا حسبِ مَراتب اس کی مہمان نوازی فرماتے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی نمازِ فجر کے بعد آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کی پُر تکلف ناشتے سے مہمان نوازی فرمائی۔ اسی طرح مفتیِ شام شیخ محمد علی مراد جب بھی حاضر ہو کر سلام کرتے تو آپ فوراً فرماتے کہ ان کے لئے ٹھنڈی بوتلیں لاؤ۔

(انوار قطب مدینہ، ص240، 247 ملخصاً)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال 4 ذوالحجۃ الحرام 1401ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا اور جنّتُ البقیع میں اہلِ بیتِ اطہار علیھمُ الرّضوان کے قُرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(سیّدی قطبِ مدینہ، ص17 ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بےحساب مغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(آپ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کا رسالہ "سیدی قطبِ مدینہ" اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالحجۃ الحرام 1438ھ کا صفحہ 44 پڑھئے۔)

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے سیدھا قدم مسجد میں رکھیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔

(مسلم، ص281، حدیث:1652)

مسجد سے باہر نکلنے کا طریقہ

مسجد سے باہر نکلیں تو پہلے اُلٹا قدم باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم، ص281، حدیث:1652)

ابوالحسان عطاری مدنی*

ہر اِک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں
تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عیدِ قرباں میں

(ذوقِ نعت، ص133)

شرح ایک مرتبہ عیدُ الاضحیٰ کے موقع پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جن اونٹوں کو اپنے دستِ مُبارَک سے نَحْر فرمایا اُن میں سے ہر ایک کی یہ کوشش تھی کہ مجھے یہ شرف دوسروں سے پہلے حاصِل ہو۔ برادرِ اَعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے اِس شعر میں اس رِوایت کی طرف اِشارہ ہے: حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ بن قُرْط رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پانچ یا چھ اونٹ نَحْر کرنے کے لئے پیش کئے گئے تو وہ اپنے کو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے کرنے لگے کہ آپ کس سے آغاز فرماتے ہیں۔

(مسند احمد، 7/40، حدیث:19097)

حکیمُ الاُمّت مفتی اَحمد یار خان علیہ رحمۃ الحنَّان اِس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی ہر اونٹ چاہتا تھا کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) میری قربانی پہلے کریں اور آپ کے ہاتھ سے ذَبْح ہونے کا شَرَف مجھے حاصل ہو، اِس لیے ہر ایک اپنی گردن پیش کرتا تھا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کی یہ محبوبیت آپ کا زندہ جاوید معجزہ ہے، جانور بھی حضور کے ہاتھ سے ذَبْح ہو جانے کو زندگی سے بہتر جانتے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، 4/164 ملتقطاً)

اُونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قُرباں میں
کاش! دستِ آقا سے نَحْر ہو گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص158)

ایک اُونٹ کی حکایت ایک اَنصاری بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! ہمارے یہاں ایک اونٹ ہے جو مشتعل ہے اور کسی میں اِتنی طاقت نہیں کہ اُس کے قریب جاکر نکیل ڈال سکے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس مقام پر پہنچ کر دروازہ کھولا، اُونٹ نے جیسے ہی آپ کو دیکھا قدموں میں حاضِر ہو کر سجدہ کیا اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُونٹ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسے نکیل ڈال کر مالک کے حوالے کر دیا۔ (یہ منظر دیکھ کر) شیخین کریمین (یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما) نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! اُونٹ پہچان گیا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کافر انسان و جنّات کے علاوہ ہر چیز پہچانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (الخصائص الکبریٰ، 2/96)

ملائک اِنس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تِری تسخیر کے قُرباں

(قبالۂ بخشش، ص121)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بعض صوتی پیغامات

(ضروری ترمیم کی گئی ہے)

قاضی بننے پر مبارک باد اور دعاؤں سے نوازنا

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے محسن وکَرَم فرما حضرتِ علّامہ مولانا مفتی اِشتیاق رضوی صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

محمد اسلم رضا دِہلی سے اعتکاف کرنے کے لئے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف لائے تھے، اُنہوں نے بتایا کہ آپ مَا شَآءَ اللہ دِہلی شریف کے قاضی بَن گئے ہیں، مرحبا! بہت بہت مُبارک ہو۔ آپ کی زیارت کو بڑسا برَس ہوگئے، پُرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ اللہ کریم آپ کے علم و عمل میں، آپ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے، آپ سے خوب مسلکِ اعلیٰ حضرت کی خدمت لے، اللہ پاک ایمان سلامت رکھے، جان سلامت رکھے، بے حساب مغفِرت سے مشرّف فرمائے، میرے اور میری آل کے حق میں، آپ کی آل کے حق میں یہ دُعائیں مُستَجاب ہوں۔

بے حساب مغفِرت کی دُعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتی اِشتیاق رضوی صاحب کا جوابی پیغام

امیرِ اہلِ سنّت دَامَ ظِلُّہُمُ الْعَالِی ایک بین الاقوامی منظّم و مستحکم تحریک کے بانی اور اس کے سو سے زائد شعبہ جات پر فراستِ ایمانی کے ساتھ داعیانہ وَہادِیانہ نظر رکھنے والے قائد ہیں۔ آپ کی گونا گوں مصروفیات کا اندازہ لگانا آسان کام نہیں۔ مگر بایں ہمہ مجھ جیسے ناکارہ کو یاد فرمانا اور صوتی پیغام اِرسال فرمانا اِس بات کا بَیِّن ثبوت ہے کہ حضرت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مسلمہ کی عالَمی قیادت کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ فقیر قادری امیرِ اہلِ سنّت کی تجدیدی خدمات کا نہ صرف معترف ہے بلکہ اپنی قدرت وبساط کے مطابق ببانگِ دُہُل اس کو بیان بھی کرتا رہتا ہے۔ ربِّ کریم اُمّتِ مسلمہ کے اِس عظیم محسن کو تادیر فیض بار و مشکبار بنا کر باقی رکھے اور ہم جیسے نکمّوں کی عمریں بھی اِس داعیِ اسلام کی عمر میں شامل فرمادے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاُمّی الْاَمین المبعوث رحمۃ للعٰلمین علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ افضل الصّلاۃ واجمل التّحیۃ واکمل التّسلیم۔

چوری ہونے پر صبر وہمت کی تلقین

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے ماڑی پور بدھنی گوٹھ کے ممتاز قادری، مجاہد بھائی، راشد بھائی، حفیظ قادری، اقبال عطاری (علاقائی مدنی قافلہ ذمہ دار)، عابد بھائی، زبیر بھائی، سجاد بھائی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

حاجی محمد امین نے ایک اسلامی بھائی کا صَوتی پیغام دیا، جس میں یہ تھا کہ ماڑی پور بدھنی گوٹھ کے آٹھ اسلامی بھائیوں کی دکانیں رات کو لوٹ لی گئیں یعنی چوری ہو گئی، اللہ اکبر! اللہ کریم آپ کو اس کا نِعْمَ الْبَدَل عطا فرمائے، صَبْر عطا فرمائے، اَجْر عطا فرمائے، بے صبری سے بچائے، اٰمین۔ ہمّت رکھئے گا، صَبْر کیجئے گا، اِنْ شَآءَ اللہ یہ مال کا جانا آپ کے گناہوں کا کفّارہ بنے گا۔ ایک طرح سے یہ مقامِ شُکر بھی ہے کہ انسان آیا، چوری کی اور چلا گیا، شیطٰن آتا، ایمان پر ڈاکا ڈالتا اور ایمان لے کر چلا جاتا تو کیا ہوتا! اللہ کریم ہم سب کا ایمان سلامت رکھے، اللہ پاک آپ کی، ہماری جان ومال اور عزّت و آبرو کی حفاظت فرمائے، اٰمین۔ ہمّت رکھئے گا، بے صبری سے بچئے گا کہ بے صبری سے گیا ہوا مال تو واپس آتا نہیں اُلٹا ثواب چلا جاتا ہے، پھر بعض اوقات ایسے مُعامَلات میں بغیر کسی ثبوت کے تہمت وغیرہ کے بہت سے گناہ کئے جاتے ہیں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ اس لئے جو بھی کرنا ہے شریعت کے دائرے میں رہ کر ہی کرنا ہے۔ اللہ کریم آپ سب کا بھلا کرے، ہمّت رکھئے گا، مَدَنی قافلے میں سفر کرکے دعا کریں کوئی بعید نہیں ہے کہ چور پکڑے جائیں اور آپ کا مال آپ کو واپس مل جائے۔

بے حساب مغفِرت کی دُعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بعض مصروفیات

امیرِ اہلِ سنّت کی مزاراتِ صحرائے مدینہ آمد

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 19 جون 2018ء کو صحرائے مدینہ ٹول پلازہ باب المدینہ کراچی میں واقع مفتیِ دعوتِ اسلامی محمد فاروق عطّاری، مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطّاری اور مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زَم زَم عطّاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کے مزارات پر تشریف لے گئے اور اپنے اِن مریدین کے لئے فاتحہ خوانی اور دعا فرمائی۔ اس موقع پر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے وہاں موجود اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی فرمائی۔

مدنی مذاکرہ بسلسلۂ افتتاحِ بخاری

24جون 2018ء بروز اتوار افتتاحِ بخاری شریف کے سلسلے میں مدنی مذاکرہ ہوا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک اور اس کا ترجمہ پڑھا اور حدیثِ پاک کی روشنی میں مدنی پھول اِرشاد فرمائے۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان 10 مقامات پر مدنی چینل کے ذریعے دورۂ حدیث شریف کے 826 سے زائد طلبہ اور دیگر اسلامی بھائیوں نے اس پُر نور سلسلے میں شرکت کی۔

محفلِ مدینہ (1439ھ)

دعوتِ اسلامی کی مجلسِ حج و عمرہ کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں 19 جولائی 2018ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد محفلِ مدینہ کا انعقاد ہوا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران و اراکینِ شوریٰ اوراس سال(2018ء) حج پر جانے والے کم و بیش617اسلامی بھائیوں سمیت کثیر عاشقانِ رسول نے محفلِ مدینہ میں شرکت فرمائی۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عازمینِ حج سے ملاقات کی اورانہیں ہار پہناتے ہوئے "طواف کی تسبیح" اور "رفیق الحرمین" تحفے میں دی، خوش نصیب اسلامی بھائیوں نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ سحری کی سعادت بھی حاصل کی۔

وضو میں نیّت

وضو میں نیت نہ کرنے کی عادت سے گُنہ گار ہوگا،اس (وضو) میں نیت سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ،4/616)

وضو میں ضروری احتیاط

اَعضاءِ وُضو دھونے میں حدِّ شرعی سے اِتنی خفیف تحریر(یعنی ہر طرف سے معمولی سا) بڑھانا جس سے حدِّ شرعی تک اِستیعاب(یعنی مکمّل ہونے) میں شُبہ نہ رہے واجِب ہے۔(فتاویٰ رضویہ،4/616)

غارِ حرا

تاریخ کے اوراق

اعجاز نواز عطاری مدنی*

غارِ حرا کا تعارف غارِ حرا مکۂ مکرمہ کا نہایت ہی مبارک، باعظمت اور مقدّس تاریخی مقام ہے، عاشقانِ رسول نہ صرف اس کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں بلکہ اس کی خوب برکتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِعلانِ نبوت سے قبل اِسی غارِ حرا میں ذِکر و فکر اور عِبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ (سیرت مصطفٰی، ص595، عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص241)

غارِ حرا کو خاص کرنے کی وجہ امام احمد بن محمد قَسْطَلَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عبادت کرنے کے لئے غارِ حرا کو اس لئے خاص فرمایا کہ اس غار کو دیگر غاروں پر اضافی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس میں لوگوں سے دوری، دِل جمعی کے ساتھ عبادت اور بَیْتُ اللہ شریف کی زیارت ہوتی تھی، گویا غارِ حرا میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے تین عبادتیں جمع ہوگئیں: تنہائی، عبادت اور بَیْتُ اللہ کی زیارت جبکہ دیگر غاروں میں یہ تین باتیں نہیں۔ (مواہب اللدنیہ، 1/107)

غارِ حرا کی لمبائی، چوڑائی و مسافت غارِ حرا چار گز لمبا اور دو گز چوڑا ہے، یہ غار جبلِ حرا میں قبلہ رُخ واقع ہے، اسے جبلِ نور بھی کہتے ہیں، یہ پہاڑ مکۂ مکرمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ (ارشاد الساری، 1/105، عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص241) لیکن اب مکۂ مکرمہ اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ اس کی حدود جبلِ نور کو چھونے لگی ہیں۔

پہلی وحی کا نزول سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ تیسویں پارے کی سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں۔ (عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص241)

غارِ حرا کی بارگاہِ رسالت میں التجا کفارِ مکّہ کا ظلم و ستم جب حد سے بڑھ گیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ربّ تعالٰی کے حکم سے ہجرت فرمائی اس وقت غارِ حرا نے التجا کی کہ یارسول اللہ! آپ میرے یہاں تشریف لے آیئے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص57)

واقعۂ شقِّ صدر غارِ حرا میں حضرت جبریل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سینہ مبارکہ کو چاک کرکے اسے دھویا اور پھر کہا: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ اور اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ وحی کو مضبوط دل کے ساتھ طہارت کے نہایت کامل احوال میں حاصل کریں۔ (مواہب اللدنیہ، 1/108 ملخصاً)

غارِ حرا کی افضلیت "غارِ حرا" غارِ ثَور سے افضل اس لئے ہے کہ غارِ ثور نے تین دن تک سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم چومے جبکہ غارِ حرا سلطانِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبتِ بابَرَکت سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔ (عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص242)

غارِ حرا و جبلِ حرا کے فضائل و خصوصیات امام عبداللہ بن محمد قُرَشی مَرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے درج ذیل فضائل اور خصوصیات بیان فرمائے ہیں: ❀ غارِ حرا کی طرف آنے والا جب پہاڑ پر چڑھتا ہے تو یہ اپنی فضیلت کے باعث آنے والے کے غم کو دور کردیتا ہے۔ ❀ جب ربّ تعالٰی نے کوہِ طُور پر تجلّی فرمائی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ان ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا جبلِ حرا ہے۔ ❀ اس میں ظہر کے وقت دُعا کرنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے اور آواز دی جاتی ہے کہ جو شخص ہم سے دُعا کرتا ہے ہم اس کی دُعا قبول کرتے ہیں۔ ❀ حرا میں نورِ الٰہی کا مرکز قائم ہے اور اللہ کی قسم! اس کے اوپر ٹھہرنا بہت پسندیدہ ہے۔ (مواہب اللدنیہ، 1/108 ملتقطاً)

خوب چُومے ہیں قدم ثَور و حِرا نے شاہ کے
مہکے مہکے پیارے پیارے دونوں غاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش، ص609)

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

کُتُب کا تعارف

آصف اقبال عطاری مدنی*

"**عشقِ رسول**" ایسا عنوان ہے جس کا ذکر آتے ہی ایک عاشقِ رسول کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی اور جذبات مچلنے لگتے ہیں، سوز و گداز قلب و روح کو گرمانے لگتا ہے، محبت کی چنگاریاں اندر اندر ہی سُلگنے لگتی ہیں اور دل جانِ کائنات و جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب کھنچنے لگتا ہے، دیدارِ مصطفٰے و زیارتِ روضۂ انور کی تمنا موجیں مارنے لگتی ہے اور عاشق زبانِ حال سے پکار اٹھتا ہے:

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فُزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

بلاشبہ عشقِ رسول ایمان کی جان ہے کیونکہ اصلِ ایمان حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَصل محبت سے اور کامل ایمان آپ کی کامل محبت سے مَشروط ہے اور کامل محبت کو دل میں بسانے کے لئے اتباعِ رسول ضَروری ہے۔ عاشقانِ رسول کی سیرت و حکایات پڑھنا سننا اور محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں اور جگہوں کا تذکرہ اور ان کی زیارت عشقِ رسول میں مضبوطی و ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔

"**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات** (مع مکے مدینے کی زیارتیں)" شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوبصورت تالیف ہے جو کہ عشقِ رسول کے باب میں ایک منفرد اضافہ ہے۔ کتاب کیا ہے! بس اوّل تا آخر عشقِ رسول کی جلوہ سامانیاں ہیں، محبتِ رسول کے مختلف رنگ ہیں اور حقیقی اُلفت و چاہت کا خزینہ ہے۔

کتاب کا آغاز زائرینِ مدینہ کی حکایات سے ہوتا ہے جن کی کل تعداد 51 ہے جس میں عاشقانِ ماہِ رسالت کی مدینۂ منورہ سے عقیدت و محبت کا بیان ہے بِالْخصوص مشہور عاشقِ رسول و عاشقِ مدینہ، فقہِ مالکی کے روحِ رواں حضرت سیّدنا امام مالک بن اَنَس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عشقِ رسول پر مبنی 12 حکایات درج ہیں، پھر حاجیوں کی 42 حکایات لکھی گئی ہیں جن میں حجاجِ کرام کی حرم شریف میں پُرکیف حاضری، خوفِ خدا کے نرالے انداز وغیرہ کا ذکر ہے، پھر خواتین کی 4 حکایات دی گئی ہیں، پھر علمائے اہلِ سنّت کے 17 واقعات تحریر کئے گئے ہیں، ساتھ ہی جِنّات کی 7 اور حیوانات کی 9 حکایات شاملِ کتاب ہیں۔

اس کے بعد مکّۂ مکرّمہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کی زیارتوں کا ذکرِ خیر ہے جس میں بِالْخصوص شہرِ مکّہ کے فضائل، اس کے 10 نام اور 19 خصوصیات وغیرہ کو بیان کیا گیا، ساتھ ہی خانۂ کعبہ کے بارے میں اہم اور دلچسپ معلومات دی گئی ہیں اور اس باب کے آخر میں مکّۂ مکرّمہ کی 9 مسجدوں کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد عاشقوں کے دلوں کی دھڑکن مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی زیارات کی تفصیل ہے، خاص طور پر مدینۂ منورہ کے فضائل، 18 خصوصیات، مدینۂ پاک کے 12 نام اور تعمیرِ مسجدِ نبوی کا بیان ہے اور خصوصیت کے ساتھ مکانِ عرش نشان روضۂ رسول کے متعلّق منفرد و دلچسپ معلومات فراہم کی گئی ہیں اور آخر میں مدینے کی 27 مساجد کی تفصیلات ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے یہ کتاب ہدیۃً حاصل کیجئے، بِالْخصوص زائرینِ مدینہ کو تحفے میں دیجئے اور مطالعہ فرمائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عشقِ رسول میں اِضافہ ہوگا، دل و دماغ اور جسم و روح کو تازگی و پاکیزگی ملے گی، اتباعِ رسول کا جذبہ نصیب ہوگا، دنیا سنورے گی اور آخرت نکھرے گی۔

یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جا سکتی ہے۔

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

محمد آصف خان عطاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی نیک عمل کو درست طریقے سے کرنے اور اس کا ثواب پانے کے لئے اس کے بارے میں درست اور صحیح معلومات کا ہونا بہت ضَروری ہے، ایسا ہی ایک فضیلت والا اور ثواب کے انبار لگادینے والا عمل راہِ خدا میں قربانی کرنا ہے، لہٰذا اس کے بارے میں عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے، کچھ احتیاطیں قربانی کا جانور خریدنے سے پہلے ہوتی ہیں تو کچھ خریدنے کے بعد! سرِ دست قربانی کی کھال کے متعلق چند احتیاطیں ملاحظہ کیجئے۔ **قربانی کی کھال کا استعمال** ❁ قربانی کی کھال ہر اس کام میں صَرف کرسکتے ہیں جو قُربت (نیکی) و کارِ خیر و باعثِ ثواب ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 20/473) ❁ قربانی کرنے والا کھال کو باقی رکھتے ہوئے اُسے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے، مثلاً اس کی جانماز بنائے، چلنی (چھلنی)، تھیلی، مَشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جِلدوں میں لگائے، یہ سب کرسکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/345-346) ❁ قربانی کی کھال جانور ذَبْح کرنے والے کو اُجرت میں نہیں دے سکتے کہ اس کو اُجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنٰی میں ہے۔ (الھدایۃ، الجزء الرابع، 2/361)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے ڈھیروں ڈھیر اخراجات پورے کرنے میں عاشقانِ رسول کی طرف سے دی جانے والی قربانی کی کھالوں کا بھی بہت بڑا حصّہ ہوتا ہے، لہٰذا اپنے جانور کی قربانی کی کھال دعوتِ اسلامی کو دیجئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔ اللہ کریم ہر عاشقِ رسول مسلمان کی قربانی قبول فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قُربانی کے بارے میں تفصیلی معلومات شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”اَبلق گھوڑے سوار“ مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

قُربانی کا گوشت غُربا کو بھی دیجئے

قربانی کا گوشت خود بھی کھاسکتے ہیں اور دوسرے مالدار لوگوں کو بھی کِھلا سکتے ہیں مگر عید کے پُر مسرّت موقع پر ہمیں ان غُربا کو بھی یاد رکھنا چاہئے جو سارا سال اپنی غربت کی وجہ سے گوشت نہیں کھاپاتے لہٰذا انہیں بھی اپنی قربانی کے گوشت سے ضَرور حصّہ دیجئے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشْت کے تین حصّے کرے ایک حصّہ فُقَرا کے لئے، ایک حصّہ دوست و اَحباب کے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لئے۔ (عالمگیری، 5/300)

اُمّت کی طرف سے قربانی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمتِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے جو سینگوں والے، موٹے تازے، چتکبرے اور خصی ہوتے، ایک اپنی امّت کے توحید و رسالت کی گواہی دینے والے افراد جبکہ دوسرا اپنی اور اپنے اہلِ بیت کی طرف سے ذَبْح فرماتے۔ (ابن ماجہ، 3/528، حدیث: 3122)

* ناظم المدینۃ العلمیہ، بابُ المدینہ، کراچی

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضرورتاً ترمیم کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

مبلغ دعوتِ اسلامی مولانا محمد سجّاد عطاری مَدَنی سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے غمزدہ و سوگوار الحاج مفتی محمد سجّاد مَدَنی کی خدمت میں!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کے والدِ محترم حاجی دُرِ محمد کے انتقالِ پُر ملال کی خبر ملی، اِس وقت مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مَدَنی مشورہ جاری ہے۔ میں بھی آپ سے اور مرحوم کے سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں، اراکینِ شوریٰ بھی تعزیت کررہے ہیں۔ میں دُعا کرتا ہوں، اراکینِ شوریٰ آمین کہیں گے۔ (اِس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے لئے دعا فرمائی۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رُکنِ شوریٰ حاجی محمد رفیع العطاری کی والدہ کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رُکنِ شوریٰ حاجی محمد رفیع العطّاری کی والِدہ (اوکاڑہ، پنجاب) کے اِنتقال کی خبر ملنے پر براہِ راست (Live) مَدَنی مذاکرے میں رُکنِ شوریٰ و دیگر سوگواروں سے تعزیت فرمائی، اور اپنی زندگی کی تمام نیکیاں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دُعائے مغفِرت فرمائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حادثے کا شکار ہونے والے اسلامی بھائیوں سے عیادت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلّغِ دعوتِ اسلامی عثمان طاہر عطاری، محمد نوید عطاری، محمد امجد عطاری، محمد اعجاز عطاری، ذوالقرنین عطاری، فیضان عطاری، نبیل عطاری، شبیر وائس چیئرمین ڈسکہ، زمان عطاری، مزمل عطاری، احتشام عطاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

نگرانِ شوریٰ نے مجھے ایک خبر بھیجی کہ آپ حضرات کے مَدَنی قافلے کی گاڑی چڑھائی چڑھتے ہوئے گر پڑی اور حادثہ ہوا جس میں ان دس اسلامی بھائیوں اور رُکنِ کابینہ عثمان عطاری کو زیادہ چوٹیں آئی ہیں جبکہ دیگر شرکائے مَدَنی قافلہ بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اللہ کریم آپ سب کو صحتوں، راحتوں، عافیتوں بھری طویل زندگی عطا فرمائے، آپ کے زخم جلدی بھر جائیں اور آپ سب کو عشقِ نبی کا زخمِ مدینہ نصیب ہوجائے، اٰمین۔ ہمّت رکھئے گا! اللہ پاک نے جان بچالی کہ جان بچی تو لاکھوں پائے، ہمّت نہیں ہاریئے گا، وسوسوں کی طرف مت جایئے گا کہ ہم راہِ خدا میں نکلے تو یوں ہوگیا، پہلے کے دور میں تو راہِ خدا میں نکلنے والے شہید بھی ہوتے تھے اور شہادت کے لئے بے قرار بھی رہتے تھے۔ 15 شوّال المکرّم کو اِسلام و کفر کے

درمیان ایک عظیم معرکہ غزوۂ اُحد ہوا تھا، جس میں سیّدُ الشُّھَداء اَسَدُ اللہِ وَاَسَدُ الرَّسُول حضرتِ سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ اللہ کریم ان سب کے صدقے آپ سب پر، مجھ پر رحم کرے اور آپ سب کو ٹھیک کردے۔ جان بچ گئی اس کے شکرانے میں خوب بڑھ چڑھ کر مَدَنی کام کرنا ہے، یہ 12 دن کا مدنی قافلہ تھا اب اللہ کرے گا تو آپ سب ایک ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ۔ بے حساب مغفِرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تعزیت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ❖ اُمِّ عبید سے ان کے بچّوں کے والد محمد طاہر (راولپنڈی) ❖ محمد جمال سے ان کے بیٹے دانش عطاری ❖ محمد فاروق و برادران سے اُن کی والدہ ❖ محمد یوسف سے ان کے بچّوں کی امّی (سردار آباد) ❖ بنتِ برکت عطاریہ سے ان کے والد برکت علی (باب المدینہ کراچی) ❖ عرفان عطاری سے ان کے صاحبزادے فیضان رضا ❖ حاجی اشفاق عطاری اور حاجی امین عطاری سے ان کی والدہ کے انتِقال کی خبر ملنے پر لواحقین سے تعزیت فرمائی اور ان سمیت دیگر سوگواروں کو مرحوم کے ایصالِ ثواب کی نیّت سے مسجد بنانے، مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی رسائل تقسیم کرنے کا ذِہن دیا۔

حضور تاجُ الشّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر تعزیت

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشینِ مفتیِ اعظم ہند، تاجُ الشّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ رحمۃ اللہ القوی 20 جولائی 2018ء بروز جمعہ بعمر 76 سال ہند میں وصال فرما گئے، اناللہ وانا الیہ رٰجعون۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے وصال کی خبر ملنے پر ان کے بھائی حضرت مولانا منان رضا خان صاحب المعروف منّانی میاں، حضور تاج الشریعہ کی آل اولاد، تمام مریدین اور معتقدین سے تعزیت فرمائی اور دعا کی: یااللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! حضرت کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین حضرت کے دَرَجات کو بلند فرما، ان کی تُربت پُر انوار و تجلیات کی بارشیں نازل فرما، ان کی تُربت کو نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے روشن فرما، یَااللہ! حضور تاج الشریعہ کو بے حساب مغفرت سے مُشرَّف فرما کر جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، یا ربَّ الْمصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت کے تمام مریدین، متوسلین اور معتقدین، آپ کی آل بالخصوص حضرت مولانا منان رضا خان صاحب المعروف منّانی میاں اور سب کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، ہمیں ان کی برکتیں نصیب فرما اور حضرت کی اسلامی اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی خدمات قبول فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش پر 21 جولائی 2018ء کو دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں قراٰن خوانی کا اہتمام کیا گیا جس میں درج ذیل ایصالِ ثواب موصول ہوا:

❁ قراٰنِ پاک: 13070 ❁ متفرق پارے: 19002 ❁ سورۂ یٰسین: 13863 ❁ سورۂ ملک: 73246 ❁ سورۂ رحمٰن: 56729 ❁ سورۂ واقعہ: 4102 ❁ سورۂ مزمل: 34606 ❁ چاروں قل شریف: 2783466 ❁ آیتِ کریمہ: 208400 ❁ دیگر سورتیں: 106 ❁ یا سلام: 1967544 ❁ ذکر اللہ 20400 ❁ آیت الکرسی: 209748 ❁ استغفار: 765404 ❁ کلمۂ طیبہ: 457384 ❁ درودِ پاک: 30875823 ❁ فاتحہ: 1967544 ❁ نوافل: 2550 ❁ سورۃ الناس: 400

مَدَنی کلینک و روحانی علاج

معدے کی بیماریاں اور ان کا علاج

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر عیدِ قربان کی آمد آمد ہے۔ اس مبارک مہینے میں مسلمان نہ صرف جانوروں کی قربانی کی عبادت بجا لاتے ہیں بلکہ اس کا گوشت خود بھی کھاتے اور رشتہ داروں اور غریبوں کو بھی دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے قربانی کے دنوں میں کھانے پینے میں بے اعتِدالی کے باعِث معدے کے مختلف امراض میں اضافہ ہوجاتا ہے **جسمِ انسانی میں معدے کی اہمیت** معدہ انسانی جسم کا ایک انتہائی اہم عضو ہے۔ہم جو کچھ کھاتے پیتے ہیں وہ جاکر معدے میں جمع ہوتا ہے نیز معدہ کھانے کو ہضم کرنے کا کام بھی کرتا ہے۔ معدے کی خرابی جسم کے تمام نظام کو متأثر کرسکتی ہے لہٰذا اسے درست رکھنا اور اس سے متعلّق احتیاطیں جاننا بہت ضَروری ہے۔ **معدے کی خرابی اور مختلف امراض** معدے میں تیزابیت، اُلٹیاں، سینے میں درد اور جلن، منہ میں کڑوا پانی آنا، معدے کا السر اور مناسب علاج نہ کروانے کی صورت میں آخر کار معدے کا کینسر۔ **اسباب** معدے کی تکلیف اور جلن وغیرہ کا مسئلہ عُموماً رات میں زیادہ ہوتا ہے۔کوئی اور بیماری نہ ہونے کی صورت میں اس کا سبب رات کو دیر سے زیادہ مِقْدار میں کھانا اور پھر فوراً سوجانا ہوسکتا ہے۔ شادی وغیرہ دعوتوں کے موقع پر ایسا مسئلہ زیادہ ہوتا ہے۔ تنگ فٹنگ والے چست کپڑے پہننا بھی اس مسئلے کا ایک سبب ہے۔مزید اسباب میں تمباکو نوشی، پان گٹکے، سافٹ ڈرنک، تیز مرچ مصالحے والے کھانوں کا استِعمال اور پانی کم پینا وغیرہ شامل ہیں۔ **اپنی غذا پر غور فرمائیں** جن اسلامی بھائیوں کے ساتھ معدے کے مسائل وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہوں وہ اپنی غذا پر غور کریں اور جن چیزوں کے کھانے کے بعد اس تکلیف کا شکار ہوتے ہوں ان سے پرہیز فرمائیں۔ **پرہیز** معدے کی تکلیف میں مبتلا افراد تیز مرچ مصالحے والی نیز تلی ہوئی اشیاء کے استِعمال سے پرہیز فرمائیں۔ وہ سبزیاں جو دیر سے ہضم ہوتی اور گیس پیدا کرتی ہیں جیسے گوبھی، آلو، اروی، بینگن نیز چنے کی دال، کلیجی، پائے وغیرہ استعمال نہ کریں۔ اُبلی ہوئی سبزیاں، کھچڑی اور دلیہ تھوڑی سی کالی مرچ کے ساتھ استعمال فرمائیں۔ **معدے پر زیادہ بوجھ مت ڈالیں** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معدے کے کام کرنے کی بھی ایک حد ہے۔ اگر اچّھی طرح چبائے بِغیر یا ضَرورت سے زیادہ غذائیں اس میں ڈالی جائیں تو بے چارہ آخر کس کس چیز کو ہَضم کرسکے گا؟ نتیجۃً نظامِ اِنْہِضام (Digestive System) دَرْہَم بَرْہَم ہو جائے گا، مِعدہ بیمار پڑجائے گا اور پھر سارے جسم کو اَمراض فَراہَم (Transfer) کرنے لگے گا جیسا کہ طبیبوں کے طبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حِکْمت نِشان ہے: مِعْدہ بدن میں حَوض کی مانِند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رَگیں) مِعْدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر مِعْدہ صحّت مند ہو تو رَگیں (مِعْدہ میں سے) صِحّت لیکر پلٹتی ہیں اور اگر مِعْدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر واپس جاتی ہیں۔(شعب الایمان، 5/66، حدیث: 5796) **پانی مناسب مقدار میں استعمال کریں** معدے میں تیزابیت وغیرہ کی صورت میں سادہ پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال مفید ہے۔عام حالات میں کام کرنے والے افراد روزانہ 10 سے 12 جبکہ گرمی میں اور پسینہ لانے والے حالات میں کام کرنے والے اس سے بھی زیادہ مقدار میں پانی نوش فرمائیں۔ معدے میں تیزابیت کی صورت میں ٹھنڈے دودھ کا استِعمال بھی مفید ہے۔ اگر معدے کے السر کی وجہ سے جلن ہو تو دودھ استعمال نہ کریں۔ **دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے** معدے کو درست رکھنے کیلئے کھانا کھاتے ہوئے بھی احتیاط ضروری ہے لہٰذا لقمہ چھوٹا لیجئے اور چپڑ چپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اِس احتیاط کے ساتھ اِس قَدَر چبایئے کہ منہ کی غذا پتلی ہوجائے، یوں کرنے

سے ہاضم لُعاب بھی اچّھی طرح شامل ہوجائے گا۔ اگر اچّھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہضم کرنے کیلئے معدے کو سخت زحمت کرنی پڑے گی اور نتیجۃً طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا ہو سکتا ہے لہٰذا **دانتوں** کا کام **آنتوں** سے مت لیجئے۔ (پُراسرار خزانہ، ص20) **معدے کے السر کا اصل علاج** معدے کے السر کا اصل علاج پیٹ کا قفلِ مدینہ یعنی سادہ غذا اور بھوک سے کم کھانا ہے۔ فیضانِ سنّت جلد اول کے دو ابواب پیٹ کا قفلِ مدینہ اور آدابِ طعام کا مطالعہ فرما کر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معدے کے السر سمیت کئی امراض سے چھٹکارہ ملے گا۔

❁ اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ (2) تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

معدے کی بیماریوں کا گھریلو اور روحانی علاج

معدے کی تکلیف اور میتھی کا استعمال معدے کے السر یا انتڑیوں کے زخم اور سُوجن میں میتھی کا استعمال بہت مفید ہے ❁ کھانسی کی دوائیں عام طور پر معدہ خراب کرتی ہیں لہٰذا پرانی کھانسی کے مریض کا دواؤں کے استعمال کی وجہ سے معدے کی جلن اور بدہضمی کے مرض سے بچنا دشوار ہے۔ میتھی کے استعمال سے نہ صرف کھانسی سے فائدہ ہوتا ہے بلکہ معدے کی بھی اِصلاح ہوتی ہے ❁ میتھی کا قہوہ(یعنی جوشاندہ) معدے اور انتڑیوں کی گندگیاں صاف کرتا اور نظامِ ہَضْم سے اضافی اور نقصان دہ رطوبتیں خارِج کرتا ہے۔ (میتھی کے 50 مدنی پھول، ص3،4،8) **متفرق مدنی پھول** انسانی جسم کو مناسب مقدار میں پروٹین، وٹامنز وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا دال، سبزی، چاول، گوشت اور پھل وغیرہ سب چیزیں مناسب مقدار میں ضرور کھائیں صرف کسی ایک یادو پر زور دینا اور باقی کو ترک کر دینا مناسب نہیں ❁ جس طرح زیادہ کھانے کے نقصانات ہیں یونہی غیر معمولی طور پر زیادہ عرصہ معدے کو خالی رکھنا بھی نقصان دہ ہے ❁ کھانے کے بجائے صرف چائے، کافی یا سافٹ ڈرنک اور بسکٹ وغیرہ پر اِکتفا کرنا اور اسے پرہیز کا نام دینا بھی نادانی ہے کہ یہ معدے کیلئے زیادہ نقصان دہ ہے ❁ جوڑوں کے درد کی دوائیں استعمال کرنے والوں کو بھی معدے کا السر ہو سکتا ہے لہٰذا بِالخصوص ایسی ادویات ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر استعمال نہ کریں ❁ فاسٹ فوڈ، جنک فوڈ اور کولڈ ڈرنک وغیرہ معدے کیلئے زہرِ قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ **معدے کے السر وغیرہ کے 2 گھریلو علاج** **1** دو ہفتہ تک دن میں تین مرتبہ بند گوبھی کا رس ایک ایک گلاس پی لیجئے، بند گوبھی کا سالن بھی کھایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ (گھریلو علاج، ص55) بند گوبھی کا بطور سلاد استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ **2** رال سفید عمدہ: 5 تولہ، مُلیٹھی مُقَشَّر: 5 تولہ۔ مُلیٹھی کو چھیل لیں یعنی اس کے اوپر کے چھلکے اتار لیں، پھر دونوں کو پیس کر بحفاظت رکھ لیں۔ خالی پیٹ صبح شام آدھا آدھا چمچ آدھا کپ عرق سونف کے ساتھ تا حصولِ شفا استعمال فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ معدے کے ہر طرح کے السر کیلئے مفید ہے۔ **جگر یا معدہ کے تمام امراض کیلئے** ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ﴾ (پ16، الکہف:109) بعد نمازِ فجر تین عدد سادہ چینی کی پلیٹوں پر یا مومی کاغذوں پر زردہ کے رنگ سے اوپر دی ہوئی آیتِ مبارکہ لکھئے (اِعراب لگانے کی حاجت نہیں البتّہ دائرے والے حروف کے دائرے کُھلے رکھئے) اور صبح، دوپہر اور رات ایک ایک پلیٹ پانی سے دھو کر پی لیجئے۔ (مدّتِ علاج 40 دن) اس کے علاوہ اِسی رنگ سے لکھ کر ریگزین یا چمڑے میں تعویذ بنالیجئے۔ اسلامی بہنیں اپنے گلے میں اور اسلامی بھائی اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ یہ علاج گُردوں کے درد کیلئے بھی مُفید ہے۔ جب بھی تعویذ پہننا ہو اُس کو پلاسٹک کوٹنگ یا موم جامہ کرلینا چاہئے۔ (گھریلو علاج، 56)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے کی توفیق عطا فرما اور اس کی برکت سے معدے کے تمام امراض سے محفوظ فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُخمِ بالنگا کے فوائد

ابواُسید عطّاری*

اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت تُخمِ بالنگا بھی ہے لوگ اسے تُخمِ بالنگو، تک ملنگا یا تُخمِ ملنگا بھی کہتے ہیں۔ یہ سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں جنہیں پانی میں ڈالا جائے تو پھول جاتے ہیں۔ ان کا استعمال فالُودے، شربت، ٹھنڈے پانی اور دودھ وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے بیج اپنے اندر حیرت انگیز طِبّی فوائد کا خزانہ لئے ہوئے ہیں۔ چند فوائد پیشِ خدمت ہیں:

تخمِ بالنگا کے طبّی فوائد

❁ اس میں دودھ کے مقابلے میں پانچ گُنا زیادہ کیلشیم اور وٹامن C ہے۔ ❁ تُخمِ بالنگا میں موجود اومیگا فیٹی ایسڈ کی کثیر مقدار خون میں کولیسٹرول اور جسم میں موجود انسولین کی مقدار کو برابر رکھنے میں مددگار ہے۔ ❁ چونکہ اس کی تاثیر ٹھنڈی ہے اس لئے اس کا باقاعدہ استعمال جسم کی گرمی کا خاتِمہ کرکے جسم میں ٹھنڈک پیدا کرتا اور دماغ کو قوت بخشتا ہے اور جسم کی گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں مثلاً جریان اور سوزاک وغیرہ میں کمی لاتا ہے۔ ❁ معدے (Stomach) اور آنتوں کی صفائی کرتا، جگر و معدے کی گرمی اور تیزابیت دور کرتا، معدے اور پیشاب کی نالیوں کی جلن سے سکون دیتا اور کھانا جَلد ہَضْم کرتا ہے۔ ❁ دل کی دھڑکن (Heart Beat) کو معتدل (Normal) رکھنے میں مفید ہے۔ ❁ مختلف قسم کے سرطان (Cancer) سے حفاظت کرتا ہے۔ ❁ شوگر کی سطح کو اعتِدال میں لاتا ہے۔ ❁ ہمارے جسم میں پروٹین، وٹامنز، کاربوہائیڈریٹس اور بہت سی نمکیات کی کمی کو پورا کرتا ہے۔
❁ اس کے ذریعے خشک کھانسی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔
❁ مُدافعتی نظام (Immunity System) کو بہتر بناتا ہے۔
❁ تُخمِ بالنگا کا تیل پینے اور بالوں میں لگانے سے قدرتی چمک دَمک اور خوبصورتی آجاتی ہے۔

خونی بواسیر اور قبض سے نجات

❁ تُخمِ بالنگا کے ایک چمچ بیج پانی میں بھگودیں، جب پھول جائیں تو رات کو سونے سے پہلے ایک گلاس دودھ میں ملا کر پی لیں، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خونی بواسیر، قبض اور گیس سے نجات حاصل ہوگی۔

وَزن میں کمی

❁ ایک چمچ تُخمِ بالنگا رات بھر پانی میں رکھیں اور صبح نکال کر ایک گھنٹا ایسے ہی چھوڑ دیں، اس کے بعد ڈیڑھ گلاس پانی میں ایک چمچ شہد (Honey) اور ڈیڑھ چمچ لیموں کا رس مکس کرکے اِسے گرینڈ کرلیں اور نہار منہ اس کا استعمال کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے وَزن میں نمایاں کمی محسوس کریں گے۔

احتیاط: نزلہ، کھانسی اور زکام وغیرہ کے مریض اپنے طبیب کے مشورے کے بغیر استعمال نہ کریں۔

(نوٹ: یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

عُلَما و شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

1 مولانا مفتی محمد عثمان رضوی قادری صاحب (ادارہ شرعیہ، جنکپور، نیپال): دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے دیدار سے مُشرّف کروایا، جس کا ٹائٹل پیج و دیگر موضوعات قابلِ مطالعہ اور لائقِ عمل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بذاتِ خود دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات سے بہت خوش اور متأثر ہوں۔

2 مولانا شبیر احمد سیالوی گردیزی (بانی و مہتمم جامعہ احسن القرآن، منڈی بہاؤالدین، پنجاب پاکستان): میں تقریباً پچھلے ڈیڑھ سال سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کر رہا ہوں، یہ ماہنامہ جہاں دینی امور سے مالا مال ہے وہاں دنیاوی معاملات میں بھی شمعِ نور کا سرچشمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں تقریباً ایک سال سے اس ماہنامہ سے دَرْس دے رہا ہوں، اس کے فیضان سے ہر روز کئی لوگ استفادہ کر رہے ہیں، اس ماہنامہ کا سلسلہ "دارالافتاء اہلِ سنّت" مجھے بہت پسند ہے میں باقاعدگی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 بنتِ محمد اکرم (ایم فل اسکالر، لیکچرار مصطفائی کالج برائے خواتین، سردارآباد فیصل آباد) ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اسلوب عالمانہ ہونے کے باوجود بہت سادہ ہے۔ تمام عُمْر کے لوگوں کے لئے نَفْع بخش ہے۔ موضوع کے مطابق تصاویر کا انتخاب تحریر کو بہت دلکش بنا رہا ہے نیز سوالات و جوابات کا سلسلہ اس ماہنامہ کی واضح خُصوصیت ہے۔ مُسْتَنَد کُتُب سے حوالہ جات کا استعمال یقیناً ایک گِراں قدر تحفہ ہے۔

اسلامی بھائیوں کے تاثرات (اقتِباسات)

4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمی و روحانی شمارہ ہے، سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام، اہلِ بیت اور اولیاء اللہ کی محبت کے جام پلانے میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔

(محمد سعد پیرزادہ عطاری، سمہ سٹہ بہاولپور)

5 اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہدایت کا ایک پیغام ہے، اللہ تعالٰی کے فضل سے ہم اسے ہر بار خریدتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے پڑھتے بھی ہیں۔

(ڈاکٹر مبشر احمد، مرکز الاولیاء لاہور)

مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تاثرات (اقتباسات)

6 میرے ابّو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گھر لائے تھے۔ میں نے اس میں سے "جانوروں کی کہانی" پڑھی بہت اچّھی لگی۔

(عمر، سردار آباد فیصل آباد)

7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی کیا بات ہے۔ میں اسے بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ مجھے اس میں بچّوں کے مضامین بہت اچّھے لگتے ہیں۔ (محمد فیضان عطاری، بابُ الاسلام سندھ)

اسلامی بہنوں کے تاثرات (اقتِباسات)

8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دین اور دنیا کے کئی معاملات میں راہنمائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کسی بھی طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔

(بنتِ رفیق، بلوچستان)

9 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے۔اس کے تمام ہی سلسلے علمِ دین کی برکتوں سے مالا مال ہیں، خصوصاً **مدنی مذاکرہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، اسلامی بہنوں کے شَرعی مسائل** اور **تذکرۂ صالحات** سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

(بنتِ صفدر عطّاری، نواب شاہ، بابُ الاسلام سندھ)

10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالَعہ کرنے کی سعادت ملی۔اِسے پڑھ کر کثیر علمِ دین حاصل ہوا اور یہ احساس ہوا کہ اسے بہت پہلے حاصل کرنا چاہئے تھا آئندہ ہر ماہ پڑھنے کی نیّت ہے۔ (بنتِ شہزاد فریدی، بابُ المدینہ کراچی)

دو خطبوں کے درمیان دعا کس طرح مانگیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ دو خطبوں کے درمیان دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنی چاہئے یا بغیر ہاتھ اٹھائے؟ سائل: (اسامہ محبوب عطاری، بابُ المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خطیب دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر زبانی دُعا کر سکتا ہے، لیکن مناسب یہ ہے کہ ہاتھ اُٹھائے بغیر دُعا کرے تاکہ خطیب کو دیکھ کر مقتدی بھی ہاتھ اُٹھا کر زبانی دعا کرنا نہ شروع ہو جائیں کیونکہ قولِ اَرجح کے مطابق دورانِ خطبہ مقتدیوں کو زبان سے دعا کرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ البتّہ خطیب کے علاوہ حاضرین ہاتھ اٹھا کر دل میں دعا مانگیں تو اس میں فِی نَفْسِہٖ تو حرج نہیں لیکن وہی خدشہ کہ عوام ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے دیکھیں گے تو زبانی دعا میں مشغول ہو جائیں گے اس لئے سامعین کو بھی دل ہی میں بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کر لینی چاہئے۔

لیکن یاد رہے کہ اگر سننے والوں میں سے کوئی دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر زبان سے بھی دعا کرتا ہے تو اس سے اُلجھنا، اسے روکنا، منع کرنا بھی رَوا نہیں کہ ایک صحیح اور معتمد قول پر اس کی بھی اجازت ہے، یہی وجہ ہے کہ خود امامِ اہلِ سنّت علیہ الرَّحمہ نے اپنے ایک فتویٰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ (میں نے) ہمیشہ سامعین کو بَیْنَ الْخُطْبَتَیْن دعا کرتے دیکھا اور کبھی منع و انکار نہیں کرتا۔ مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ میں اس مسئلہ کی تحقیق میں عمدہ تنقیحات پر مشتمل فتاویٰ موجود ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے۔

کتبـــــــــہ

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطّاری عفاعنہ الباری

آپ اپنے سوالات، مدنی مشورے اور تأثرات اس موبائل نمبر +923012619734 پر واٹس اپ بھی کر سکتے ہیں
(اسلامی بہنیں آڈیو یا ویڈیو ہرگز نہ بھیجیں)

مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شرکت

26 تا 28 جون 2018ء بمطابق 11 تا 13 شوّال 1439ھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی 26 رُکنی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ ہوا جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی خصوصی وقت عطا فرماتے ہوئے اراکینِ شوریٰ کو مدنی پھولوں سے نوازا۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے تربیتی اجتماع میں مدنی پھول

✿گزشتہ دنوں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں "مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ و مدنی بہاریں" کے ذمہ داران اسلامی بھائیوں کا تین دن کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت الحاج مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے بھی شرکت فرمائی اور شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا۔

دورۂ حدیث شریف کا آغاز

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے یومِ ولادت 10 شوّال المکرم سے دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ میں دورۂ حدیث شریف کے نئے درجات کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پاکستان میں ✿بابُ المدینہ کراچی ✿زم زم نگر حیدر آباد ✿سردارآباد فیصل آباد ✿مرکز الاولیاء لاہور ✿مدینۃ الاولیاء ملتان ✿اسلام آباد ✿گوجرانوالہ اور اِس سال سے ✿اوکاڑہ میں بھی دورۂ حدیث شریف کے درجات کا سلسلہ جاری ہے جن میں طلبائے کرام کی مجموعی تعداد تقریباً 741 ہے۔ پاکستان کے علاوہ نیپال، ہند، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ اور برطانیہ میں بھی دورۂ حدیث شریف کے درجات جاری ہیں۔

تخصّص فی الحدیث کا آغاز

6 سالہ درسِ نظامی اور 2 سالہ تخصّص فی الفقہ کے بعد اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں 1 سالہ "تخصّص فی الحدیث" بھی شروع ہو چکا ہے۔

مجلس جامعۃ المدینہ کی جانب سے اہم اعلان

جامعات المدینہ (للبنین) سے درسِ نظامی مکمل کرنے والے 519 مدنی اسلامی بھائیوں کی دستار بندی کے اجتماعات 25 صفر المظفر 1440ھ کو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن کے صد (100) سالہ عرس کے موقع پر ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مجلس مزاراتِ اولیاء کی کاوشیں

گزشتہ دنوں ✿سید عبدالغفور ٹوہانوی علیہ رحمۃ اللہ القوی (چشتیاں) ✿خواجہ عبدالسلام چشتی المعروف بڑا بھائی سرکار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار (شکر گڑھ) ✿سید احمد شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (منچن آباد) ✿خواجہ احمد خان چشتی میروی علیہ رحمۃ اللہ القوی (پنڈی گھیپ) ✿حضرت سید علی بابا کڑیاں والی سرکار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار (ماڈل ٹاؤن، مرکز الاولیاء لاہور) ✿پیر بابا نبی بخش چشتی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی (تحصیل جڑانوالہ) ✿پیر محمد ابراہیم اویسی علیہ رحمۃ اللہ القوی (گڑھ فتح شاہ دھانی والا، پنجاب) ✿حضرت شیخ برہان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن (چک شیخ برہان کمالیہ) اور ✿مفتی محمد اجمل قادری اشرفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (عارف والا) کے اعراس کا سلسلہ ہوا جن میں دعوتِ اسلامی کی مجلس مزاراتِ اولیاء کے تحت قراٰن و فاتحہ خوانی، مدنی قافلوں، مدنی حلقوں، چوک درس، شخصیات سے ملاقاتوں اور دیگر مدنی کاموں کا سلسلہ رہا۔

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے مدنی کاموں کی جھلکیاں

✿مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت کوٹلی، چکوال اور کالیاں میں دعائے صحت اجتماعات ہوئے جن میں کم و بیش 750 اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ ان اجتماعات کے اختتام پر استخارہ و کاٹ کے علاوہ فی سبیل اللہ تعویذاتِ عطّاریہ بھی دیئے گئے۔ ✿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت آن لائن استخارہ بھی کیا جاتا ہے گزشتہ ماہ رابطہ کرنے والے 63086 اسلامی بھائیوں کی 58117 استخاروں کے ذریعے غمخواری کا سامان کیا گیا، 7566 کو مکتوبات روانہ کئے گئے۔ جبکہ اس مجلس کی

ویب اور موبائل سروس(ای میل، واٹس ایپ، ایس ایم ایس اور پوسٹ) کے ذریعے 102099 اسلامی بھائیوں کو ان کے مسائل کا حل بیان کیا گیا۔ آپ بھی اس نمبر 02134858711 پر رابطہ کرکے آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں۔

مختلف شعبہ جات کی مدنی خبریں

✿ شعبۂ تعلیم کے تحت مرکز الاولیاء لاہور کی یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس اجتماع میں ڈویژن آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، باٹنی ڈیپارٹمنٹ اور BBA ڈیپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹس اور ٹیچرز نے شرکت کی۔ ✿ مجلس خدّام المساجد کے تحت دعوتِ اسلامی کے لئے اوکاڑہ کی نئی سوسائٹی علی ارچرڈ میں 20 مرلہ پلاٹ فیضانِ علی مسجد کے لئے ✿ کمالیہ کی نئی سوسائٹی مدینہ کالونی میں بھی 20 مرلہ پلاٹ مسجد و مدرسہ کے لئے ✿ ماموں کانجن کی نئی سوسائٹی گلشنِ سلطان ہاؤسنگ میں 10 مرلہ پلاٹ برائے فیضانِ مشکل کُشا مسجد ✿ سمندری کی نئی سوسائٹی بنام فرید سٹی میں بھی 10 مرلہ پلاٹ فیضانِ مشکل کُشا مسجد و مدرسہ کے لئے ✿ سردارآباد فیصل آباد کی ایک نئی سوسائٹی میں 13 مرلہ پلاٹ ✿ بھٹ شاہ میں ایک مسجد اور ✿ سطحِ زمین سے 6000 فٹ بلندی پر واقع گورکھ ہل میں ایک مسجد کی ترکیب بنی۔ ✿ مجلس وُکلا کے تحت ملیر کے علاقے باغِ ابراہیم میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں نگرانِ مجلس وُکلا نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس مدنی حلقے میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ملیر کے سابق صدر اعجاز علی بنگش اور موجودہ ممبر مینیجنگ کمیٹی سمیت ملیر کورٹ کے وکلا نے شرکت کی جبکہ ان افراد نے مدنی چینل کو تأثرات بھی دیئے۔ ✿ مجلسِ اصلاح برائے فنکار کے تحت آرٹس کونسل کراچی میں مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں مختلف فنکاروں اور گلوکاروں نے شرکت کی۔ ✿ مدنی چینل عام کریں مجلس کے تحت 27 رمضان 1439 ھ کو مرکز الاولیاء لاہور میں کیبل نیٹ ورک سے تعلق رکھنے والے افراد کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ سردارآباد میں اِسی مجلس کے ذمّہ داران کی سردارآباد فیصل آباد کے سب سے بڑے کیبل نیٹ ورک میڈیا کام گروپ آف کمپنیز کے پریزیڈنٹ محمد ندیم آفتاب سندھو اور جنرل منیجر محمد بلال سے ملاقات ہوئی، انہیں مدنی چینل کے مبلغین کے بیانات و مدنی گلدستے اور بچّوں کے لئے غلام رسول کے مدنی پھول کا ڈیٹا کیبل نیٹ ورک کے ہوم چینلز پر چلانے کے لئے دیا گیا جو کہ مختلف اوقات میں چلایا بھی جارہا ہے۔ اسی مجلس کے ذمّہ داران اسلامی بھائیوں کا کشمیر کے مختلف علاقوں وادیِ نیلم، باغ، مظفر آباد، عباس پور اور وادیِ کاغان (K.P.K) میں جدول رہا جہاں انھوں نے مقامی افراد کو نیکی کی دعوت دی اور اپنے گھروں میں مدنی چینل دیکھنے کی ترغیب دلائی۔ ✿ مجلسِ اصلاح برائے کھلاڑیان کے تحت شیخوپورہ میں 26 مئی بروز ہفتہ بعد نمازِ عصر سابق قومی کرکٹر رانا نوید الحسن کی کرکٹ اکیڈمی میں مدنی حلقہ ہوا جس میں کرکٹر رانا نوید الحسن سمیت تقریباً 41 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ ✿ مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت 100 محارم اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں 1439 محارم اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، 425 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کئے گئے اور 223 عاشقانِ رسول نے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پائی۔

کوپن کے سوالات کے درست جوابات

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: ”محمد عثمان عطاری (سردار آباد، فیصل آباد)، امِ اُسید رضا (باب المدینہ کراچی)، بنتِ محمد اشرف عطاریہ (گجرات)“ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) ایک لاکھ نیکیوں کے برابر (2) قسطنطنیہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) عبد الکریم عطاری (باب المدینہ کراچی) (2) محمد عمران عطاری (منڈی بہاؤالدین) (3) محمد فتح شیر عطاری (جڑانوالہ) (4) عبد الرحمن قریشی (سانگھڑ) (5) حافظ محمد شہزاد عطاری (ڈیرہ غازی خان) (6) عتیق رضا عطاری (مرکز الاولیاء، لاہور) (7) سالم جان (شکارپور) (8) محمد حسّان عطاری (سرگودھا) (9) عبد الرحمٰن عطاری (خانیوال) (10) محمد حماد فیاض (شیخوپورہ) (11) بنتِ محمد امین (باب المدینہ کراچی) (12) بنتِ سیّد عطاءُ اللّٰہ (ضیاکوٹ، سیالکوٹ)

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف مدنی کورسز

5 شوّال المکرّم 1439ھ سے پاکستان کے شہروں بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدر آباد، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردار آباد فیصل آباد، گلزارِ طیبہ سرگودھا، دارالحکومت اسلام آباد اور گجرات میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں جامعات المدینہ للبنات کے درجۂ خامسہ کی طالبات کیلئے 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** ہوا جس میں بالخصوص اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کام سکھائے گئے۔ **مجلس مختصر کورسز** کے تحت ماہِ رمضان المبارک 1439ھ میں پاکستان بھر میں کم و بیش 2039 مقامات پر 20 دن کے **"فیضانِ تلاوتِ قراٰن کورس"** کا سلسلہ ہوا جس میں شُرکا کی تعداد کم و بیش 59858 رہی۔ اس کورس کی برکت سے 13097 اسلامی بہنوں نے مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے اور 22882 اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنے کی نیّت کی۔ جبکہ کم و بیش 9733 اسلامی بہنیں عطّاریہ اور 3279 اسلامی بہنیں طالبہ بن کر سلسلۂ عالیہ قادریہ میں داخل ہوئیں۔

مجلسِ رابطہ کی مدنی خبریں

بابُ المدینہ کراچی، مورو بابُ الاسلام سندھ اور پنجاب کے شہر عطار والا (بورے والا) کے مختلف اسکولز کی پرنسپلز سے مجلس رابطہ کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے ملاقات کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دارُالمدینہ کے دورے اور دیگر مدنی کاموں کا ذہن دیا اور انہیں مختلف کُتُب و رسائل بھی تحفے میں پیش کئے۔

مجلسِ تجہیز و تکفین

مجلسِ تجہیز و تکفین کے تحت مئی کے مہینے میں پاکستان کے مختلف مقامات پر تجہیز و تکفین اجتماعات کا انعقاد ہوا جن میں کم و بیش 8299 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ان اجتماعات میں 685 کتب اور 20798 رسائل تقسیم ہوئے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جون اور جولائی 2018ء میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: [1] یاربِّ کریم! جو کوئی رسالہ **"جنت میں مردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟"** کے 31 صفحات پڑھ لے، اُسے اپنی ذات کے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 25556 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 59633 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ [2] یاربَّ المصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی رسالہ **"فیضانِ علم و عُلَما"** کے 36 صفحات پڑھ یا سُن لے، اُس کا حافظہ مضبوط اور سینہ علمِ دین کا خزینہ بنا، اُس کا دِل کائنات کے سب سے بڑے عالِم، عالمِ ماکانَ و مایکُون صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبّت کا مدینہ بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 60996 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 77464 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ [3] یاربَّ المصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی رسالہ **"مقصدِ حیات"** کے 36 صفحات پڑھ یا سُن لے، وہ تجھے راضی کرکے اپنی زندگی کا مَقصد پانے میں کامیاب ہوجائے اور بے حساب بخشا جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 78897 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 77215 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ [4] اے میرے پیارے اللہ پاک! جو کوئی رسالہ **"شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل"** کے 15 صَفحات پڑھ یا سُن لے وہ اور اُس کا تمام گھرانا شاد و آباد، پھلتا پھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے ہمیشہ مسکراتا رہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 122496 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 109009 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (overseas) کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہار

یوگنڈا کے شہر کمپالہ میں مدنی کاموں کی برکت سے دو خواتین نے اسلام قبول کیا جن کی اسلامی تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا، ایک نے مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنا بھی شُروع کر دیا ہے۔

مختلف مدنی کورسز ❖ مجلس مختصر کورسز آن لائن کے تحت رضوی ممالک (ہند اور نیپال) کی کابینہ و کابینات سطح کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں کو اردو سکھانے کے لئے 92 دن کا "اردو درجہ کورس" کروایا گیا۔ ❖ جون 2018ء کو ہند کے مختلف شہروں میں "مدنی انعامات کورس" ہوئے جن میں شریک اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 454 رہی۔ ❖ ممبئی ہند میں 11، 12، 13 مئی 2018ء کو دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کو ضَروری شَرعی احکام اور مدنی کام سکھانے کے لئے 3 دن کا "مدنی کام کورس" کروایا گیا۔ اس کورس میں 96 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **شعبۂ تعلیم کی مدنی خبریں** ❖ مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت 1060 تعلیمی اداروں سے وابستہ شخصیات اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی اور 823 تعلیمی اداروں سے وابستہ شخصیات اسلامی بہنوں کو مدنی رسائل تحفۃً دیئے گئے۔ ❖ 13 شخصیات اسلامی بہنوں نے جامعۃ المدینہ للبنات اور دار المدینہ کے دورے کئے ❖ 512 اداروں میں درس اور اجتماعات منعقد ہوئے، جبکہ 1 گھنٹہ 12 منٹ اور 30 منٹ کے دورانئے کے 4 مدرسۃ المدینہ بالغات لگائے گئے۔ **ملک و بیرونِ ملک مدنی کاموں کی کارکردگی** مئی 2018ء میں پاکستان سمیت کئی ممالک میں مختلف مدنی کام ہوئے جن کا اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے: ❖ انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی ماحول سے منسلک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 9630 ❖ روزانہ گھر درس دینے اور سننے والیوں کی تعداد 78115 ❖ روزانہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان یا مدنی مذاکرہ سننے والیوں کی تعداد 17009 ❖ مدرسۃ المدینہ بالغات کی تعداد 3133 ❖ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد 41216 ❖ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 9272 ❖ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک اسلامی بہنوں کی تعداد 355869 ❖ ہفتہ وار مدنی دورہ میں شرکت کرنے والیوں کی تعداد 24392 ❖ تربیَتی مدنی حلقوں کی تعداد 934 ❖ مدنی حلقوں میں شرکت کرنے والیوں کی تعداد 20196 ❖ جمع شدہ مدنی انعامات کے رسائل کی تعداد 70352 ہے۔

حج کی سعادت پانے والے خوش نصیب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کریں اور لازمی پڑھیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حج کا طریقہ سیکھنے میں بہت معاون ہوگی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلماء و المشائخ کے ذمہ داران نے پچھلے دنوں ان علمائے کرام سے ملاقات کی:

❀ مفتی محمد صِدّیق ہزاروی صاحب (مدرس جامعہ ہجویریہ، لاہور) ❀ مولانا گل احمد عتیقی صاحب (مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ، لاہور) ❀ مولانا محمد اکرم اظہری صاحب (مہتمم جامعہ مصباح القراٰن، بہاول پور) ❀ پیر محمد ریاض احمد اویسی صاحب (مہتمم جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور) ❀ مولانا جاوید مصطفٰی سعیدی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ سعیدیہ، بہاول پور) ❀ مولانا محمد کاشف صاحب (مہتمم جامعہ اسلامیہ نبویہ، بہاول پور) ❀ مولانا محمد سعید احمد چشتی صاحب (خطیب مسجد بابا فرید پاکپتن شریف) ❀ مولانا سرفراز احمد فریدی صاحب (صدر مدرس جامعہ نقشبندیہ رضویہ، پاکپتن شریف) ❀ مولانا بشیر احمد فردوسی صاحب (مہتمم جامعۃ الفردوس حاصل پور) ❀ عبد الرسول قادری اشرفی صاحب (جامعہ رضائے مصطفٰی، بہاول نگر) ❀ مولانا محمد طاہر اکبر گولڑوی صاحب (مہتمم جامعہ انوار المصطفٰی، تحصیل منچن آباد، ضلع بہاول نگر) ❀ مفتی محبُّ اللہ نوری صاحب (جامعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف، اوکاڑہ) ❀ مولانا پیر محمد سجاد رضوی القادری صاحب (خطیب جامع مسجد نورانی نزد سمندری روڈ سردار آباد فیصل آباد) ❀ محمد شعیب منیر قادری رضوی صاحب (خطیب جامع مسجد ہجویری، سردار آباد فیصل آباد) ❀ مولانا محمد توحید اجمل ضیائی صاحب (تحصیل سمندری سردار آباد فیصل آباد) ❀ پیر سیّد بشارت حسین شاہ بخاری صاحب (آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ پھول پور سمندری، سردار آباد فیصل آباد) ❀ قاری محمد عاشق حسین رضوی صاحب (خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ تحصیل سمندری، سردار آباد فیصل آباد) ❀ مولانا قاری مقبول حسین اختر القادری صاحب (مہتمم دار العلوم شمع الاسلام، زم زم نگر حیدر آباد) ❀ مولانا حافظ قاضی شاہ روم باچہ صاحب (مہتمم دار العلوم حنفیّہ مردان، kpk) ❀ پیرِ طریقت مولانا شکیل صاحب (خطیب مسجد، مردان kpk) ❀ مولانا فضل واحد صاحب (مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈانگ باباجی مردان kpk) ❀ مولانا پیر خالد عثمان چشتی صاحب (مردان kpk)

علمائے کرام کی مَدَنی مراکز میں آمد ❀ شیخ الحدیث مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر) اور استاذ العُلَماء، شیخ الحدیث مولانا پیر شفیق احمد قادری صاحب (مہتمم مدرسہ غوثیہ جیلانیہ، شکار پور) کی عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں المدینۃُ العلمیۃ اور مرکزی جامعۃُ المدینہ آمد ہوئی۔ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب نے جامعۃُ المدینہ کے طَلَبہ کو مَدَنی پھول عطا فرمائے اور اپنے ایک صاحبزادے کو مرکزی جامعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی (عالِم کورس) کے درجۂ سابعہ (ساتویں سال) میں جبکہ مولانا شفیق احمد قادری صاحب نے اپنے ایک صاحبزادے کو درجۂ سابعہ، ایک بھتیجے کو درجۂ خامسہ (پانچویں سال) جبکہ ایک اور بھتیجے کو درجۂ ثانیہ (دوسرے سال) میں داخل کروایا۔

شخصیات سے ملاقات مجلسِ رابطہ اور مجلسِ نشر و اشاعت کے ذمّہ داران اسلامی بھائیوں نے گزشتہ دنوں ان شخصیات سے ملاقات کی:

❀ محسن شاہنواز رانجھا (سابق وفاقی وزیر) ❀ اوریا مقبول جان (تجزیہ کار) ❀ اسامہ غازی (اینکر پرسن) ❀ کامران شاہد (اینکر پرسن) ❀ فہیم صدیقی (جرنلسٹ) ❀ صابر شاکر (اینکر پرسن) ❀ نذیر لغاری (اینکر پرسن) ❀ عارف نظامی (اینکر پرسن) ❀ عارف حمید بھٹی (تجزیہ کار) ❀ جرنل نور (میجر جرنل ریٹائرڈ) ❀ پی جے میر (جرنلسٹ) ❀ سید ارشاد احمد عارف (تجزیہ کار) ❀ ہارون الرشید (کالم نگار) ❀ رحمت علی رازی (کالم نگار) ❀ ڈاکٹر اجمل نیازی (کالم نگار)

جواب دیجئے! ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ

سوال 01: سب سے پہلے قاضیُ القضاۃ کا لقب کسے ملا؟

سوال 02: دو مرتبہ جنت خریدنے والے کون سے صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734
جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

طارق اسماعیل ساغر (کالم نگار) عامر ہاشم خاکوانی (کالم نگار) رانا عظیم رضا عبدالرحمٰن (پاکستان یونین آف جرنلسٹ) بلال ڈار (جرنلسٹ) عبدالرحیم زیارت وال (سابق وزیر اطلاعات و نشریات، بلوچستان) سردار خان نیازی (تجزیہ کار) سجاد میر (کالم نگار) الطاف میر (کالم نگار) جمشید امام (کالم نگار) ایثار رانا (کالم نگار) رحمت علی رازی (کالم نگار) سرفراز سید (کالم نگار) مخدوم اطہر (کالم نگار) اعجاز حفیظ خان (کالم نگار) ناصر اقبال خان (کالم نگار) ندیم چوہدری (کالم نگار) ذوالفقار راحت (کالم نگار) رضوان رضی (تجزیہ کار) اجمل جامی (اینکر پرسن) اجمل آصف (سابق ایم پی اے، سردارآباد فیصل آباد) حسن علوی (ڈی پی او، اٹک) طاہر اقبال (پی آر او، اٹک) ذوالفقار احمد (ایس ایچ او، اٹک) عادل میمن (ڈی پی او، چکوال) حیدر سلطان (سابق ایم پی اے، چکوال) سید آصف احمد رضا (ڈپٹی سیکرٹری، اسلام آباد) ملک ریاض (سیکشن آفیسر، اسلام آباد) ضیاء الحق (سیکشن آفیسر، اسلام آباد) ملک غلام رسول سنگھا (سابق تحصیل ناظم، خوشاب) انسپکٹر عبدالمجید جٹ (ایس ایچ او تھانہ، بھیرہ) محمد عنایت احمد (انچارج سیکیورٹی برانچ سرگودھا) سردار سرفراز خان ڈومکی (سابق صوبائی وزیر فشریز بلوچستان چیف آف ڈومکی) سردار زادہ میر خان ڈومکی (سابق ضلع ناظم، سبی) میاں قیصر احمد شیخ (سابق ایم این اے) چوہدری اویس اسلم مڈھانہ (سابق ایم پی اے) مظفر خان سیال (ڈپٹی کمشنر، سرگودھا) ملک غلام عباس اعوان (ڈی ایس پی، سرگودھا سٹی) ملک محمد عثمان اعوان (ڈی ایس پی، سرگودھا) محمد ایوب خان بلوچ (ڈپٹی کمشنر، بہاولپور) ملک محمد یوسف (ڈی آئی جی پولیس، سبی ریجن) جاوید اقبال غرشین (ایس ایس پی، نصیر آباد) ملک لال حسین کھوکھر (ڈی ایس پی، سلانوالی) سہیل بلوچ (کمشنر، سبی ڈویژن) سلیم خان لہڑی (ڈی آئی جی پولیس، سبی ریجن)

افطار اجتماعات میں شخصیات کی شرکت رمضانُ المبارک کے بابرکت مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر افطار اجتماعات کا سلسلہ ہوتا ہے، امسال ماہِ رمضان میں مجلسِ نشر و اشاعت کے تحت مرکزالاولیاء لاہور کے ایک مقامی ہال اور مجلس رابطہ کے تحت چیمبر آف کامرس مرکز الاولیاء لاہور اور جہلم پنجاب میں افطار اجتماعات منعقد ہوئے، مرکزالاولیاء لاہور میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری اور جہلم پنجاب میں رکنِ شوریٰ حاجی وقارُالمدینہ عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، ان افطار اجتماعات میں: وسیم ڈار فضل کریم (ٹائل والے، جہلم) گگن شاہد (بک کارنر والے، جہلم) امر (بک کارنر والے، جہلم) ظریف خان (چیئرمین پنجاب ٹیکنیکل کالج جہلم) ڈاکٹر عبدالحمید (چیسٹ اسپیشلسٹ، جہلم) پروفیسر عبدالرحمن عطاء (جہلم) حاجی ارشد نظام بابر (جہلم) اور ڈاکٹر جمال (جہلم) سمیت مختلف صحافیوں، اینکر پرسنز، رپورٹرز، پروڈیوسرز، چیمبر آف کامرس کے عہدے داران و ممبران اور کئی سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ ضیاء کوٹ سیالکوٹ میں شخصیات و تاجِر اسلامی بھائیوں کا اجتماع ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے شخصیات کو مساجد، مدارس اور جامعاتُ المدینہ بنانے اور مَدَنی عطیات دینے کی ترغیب دلائی۔ **شخصیات اعتکاف** رکنِ شوریٰ حاجی وقارُالمدینہ عطّاری نے رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کا سنّتِ اعتکاف متعدّد شخصیات کے ہمراہ جامع مسجد عائشہ صادق رینج روڈ راولپنڈی میں کیا۔ اعتِکاف کرنے والی چند شخصیات کے نام یہ ہیں: ملک افتخار احمد (M.P.A) ملک ارشد (انچارج سی ٹی ڈی، جہلم) چوہدری خادم (انچارج آئی بی، جہلم) سید آصف احمد رضا (ڈپٹی سیکرٹری) محمد ضیاءالحق (سیکشن آفیسر) محمد اقبال (سیکشن آفیسر) ابرار عباسی (سینئر پرائیویٹ سیکرٹری) صفدر محمود (سیکشن آفیسر) داوٗد (کرنل ریٹائرڈ) حبیب اللّٰہ زمان (ڈائریکٹر)۔

وضو میں ہر عُضو 3 بار دھونا

طہارت میں ہر عُضو کا پورا تین بار دھونا سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے، تَرک کی عادت سے گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، 4/616)

جواب یہاں لکھئے

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: ----------------------- ولد: -----------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

DAWAT-E-ISLAMI

گھریلو زندگی خوشگوار بنائیے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

شوہر کے لئے مَدَنی پھول ● بیوی سے حکمتِ عملی اور میانہ روی کے ساتھ نرمی والا برتاؤ رکھئے ● خدانخواستہ کسی بھی قسم کی حق تلفی ہونے کی صورت میں بیوی سے مَعْذِرت کرلیجئے ● کھانے میں نمک کم یا زیادہ ہونے، کپڑوں کی اِستری برابر نہ ہونے وغیرہ کی صورت میں طیش میں آنے کی بجائے نرمی سے سمجھانا مفید بلکہ محبت میں زیادتی کا باعث ہوگا ● اپنی ضرورت کے کام حتی الامکان خود ہی کرلیجئے، ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے حکم چلاتے رہنا گھر کے اَمْن کو متأثر کرتا ہے ● خدانخواستہ ماں اور بیوی میں اختلاف ہوجانے پر اِنصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیجئے، ایسی صورت میں ماں کو جھاڑنے یا بیوی کو مارنے کی بجائے صرف نرمی سے کام لیجئے۔ **بیوی کے لئے مَدَنی پھول** ● شوہر کا ہر وہ حکم جو شریعت کے مطابق ہو ضرور بجالائیے ● شوہر کا کھڑے ہو کر اِستقبال کیجئے اور اِسی طرح رُخصت بھی کیجئے ● شوہر سے بے جا مطالبات کرنے سے بچئے اور ان کی اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے باہر مت نکلئے ● ساس اور سُسر سے والدین کی طرح عزّت واحترام سے پیش آئیے جبکہ نند کو اپنی بہن کا درجہ دیجئے ● ان سے بگاڑنے کی بجائے خدمت کرکے ثواب کی حقداری حاصل کیجئے ● ساس کی جھڑکیاں ماں کی ڈانٹ سمجھ کر برداشت کرلیجئے، ورنہ جوابی کاروائی کی صورت میں گھر کا اَمْن متأثر ہونے کا اِمکان ہے ● سُسرال کی بدسلوکی کی داستان میکے میں سنانے کی بجائے "ایک چپ 100 سکھ" کے اُصول پر عمل اور دعائے خیر کیجئے ● گھر کے دیگر افراد کی موجودگی میں شوہر سے "کانا پھوسی" مت کیجئے، یوں ہی بہو کی موجودگی میں ماں اور بیٹی بھی "کانا پھوسی" سے بچیں، اِس طرح وسوسوں سے حفاظت ہوگی۔ **متفرق مَدَنی پھول** ● میاں بیوی اپنے والدین یا گھر کے دیگر افراد کی کمزوریاں اور کوتاہیاں ایک دوسرے کو بتانے سے مکمل گریز کریں ● "ہم تو برا کسی کا دیکھیں، سنیں نہ بولیں" اگر گھر میں یہ اُصول نافذ کرلیا جائے تو مدینہ مدینہ ● والدین کا اِحترام ہمیشہ ہر حال میں لازم ہے ● شرعی پردے کے اِہتمام کے ساتھ ساتھ گھر میں فیضانِ سنّت کا درس جاری کردیجئے ● "زبان کا قفلِ مدینہ" گھر کے اَمْن کو بحال رکھنے میں بہترین مُعاوِن ہے ● گھر میں کہیں سے تعویذ برآمد ہوجائے تو بلا ثبوتِ شرعی ایک دوسرے پر اِلزام تراشی سے گریز کیجئے، کہ یہ کام شیطان کا بھی ہوسکتا ہے ● گھر کے تمام افراد مَدَنی انعامات پر عمل کو مضبوطی سے تھام لیں۔ (ماخوذ از مکتوباتِ عطّار)

رہے شاد وآباد میرا گھرانا
کرم از پئے مصطفٰے غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص 553)

ISBN 978-969-631-936-8
0132019

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net